پبلشرز

راجپال اینڈ سنز۔ بک سیلرز۔ آریہ پستکالیہ انارکلی لاہور

مرتیو پرلوک کا پانچواں ایڈیشن

قیمت ۱۲ ار

موت اور اُس کے بعد

میں

ان سوالات کا مدلل جواب

درج ہے

- موت کیا ہے ؟
- مرنے کے وقت انسان کی کیا حالت ہوتی ہے ؟
- مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے ؟
- رُوح کیا ہے ؟
- کیا رُوحیں بلائی جا سکتی ہیں ؟
- رُوحوں کو بلانے کے طریقے ؟
- روح بلانے کے چند سچے واقعات اور انکا راز ؟
- وید۔ قرآن۔ بائبل اس بارے میں کیا کہتے ہیں ؟
- سورگ نرک یعنی دوزخ بہشت کیا ہیں ؟
- اس طرح کے اور بھی سینکڑوں
- معنی خیز مضامین پر دلچسپ
- پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی

ہے ؏

موت اور اسکے بعد

پہلا باب

پہلا حصّہ

ابتدا

گنگا کے کنارے پر ایک سُندر تپو بھُومی ہے۔ درختوں کی ٹھنڈی چھایہ اور ہری، ہری گھاس ساری زمین پر لہرا رہی ہے۔ ٹھنڈے پانی کے خوبصورت چشمے جاری ہیں۔ پران پرد وایو آکسیجن آہستہ آہستہ بہ رہی ہے۔ رنگ برنگ کے پھُول کھِل رہے ہیں۔ پھل والے درخت پھلوں سے لدے ہوُئے ہیں۔ طرح طرح کے پرندے ادھر اُدھر چہچہا رہے ہیں۔ غرضکہ سارا بن قدرتی نظاروں سے بھرپوُر ہو کر بھگتی اور ویراگ کی درس گاہ بنا ہوا ہے پوتّر اور پنیہ بھُومی ہیں رشی جن کا شبھ نام آتم دیتا رشی ہے۔ باس کرتے ہوُئے تپو جیون ونیت کرتے ہیں۔ رشی آتم گیانی ہیں۔ آتم ورت

ہیں۔ ویدوں کا مرم جانتے ہیں۔ اُپنشدوں کے رہسیوں کی جانکاری رکھتے
ہیں۔ اور سدا یُوا تم چنتا میں مگن رہتے ہیں۔ اپنا جیون اپنے ہی اُپکار میں
لگانے کے ابھیاسی نہیں۔ اب تو پروپکار برتی اُن کے ہردے میں اُچتیہ
ستھان رکھتی ہے۔ اور اسی عہد کو عملی رُوپ دینے کے لئے ہفتہ میں ایک بار
ست سنگ سے لابھ اُٹھانیکا موقعہ سرو سادھارن کو دیا کرتے ہیں۔
سینکڑوں گرہستھی نر ناری۔ بان پرستھی اور برہم چاری ست سنگ سے لابھ
اُٹھانے کے لئے ہر ہفتے ان کی سیوا میں حاضر ہُوا کرتے ہیں۔ ست سنگ
کا کاریہ کرم یہ ہوتا ہے۔ کہ پہلے جنہیں کچھ پُوچھنا گچھنا یا دُکھ سُکھ کہنا ہوتا ہے
پُوچھتے یا کہتے ہیں۔ رشی اُن کا اُچت سمادھان کر دیا کرتے ہیں۔ اور جب ست
سنگ میں ایکترت پُرش کچھ پُوچھتے نہیں۔ بلکہ کچھ اُپدیش ہی سُننا چاہتے
ہیں۔ تب انہیں کچھ نصیحت آمیز وعظ کر دیا کرتے ہیں ٭

دُوسرا حصّہ

ایک ست سنگ کی کتھا

جاہنوی (گنگا) تٹ پر اُتم دتیا رشی بیاس گدی پر وراجمان ہیں
اور سینکڑوں نر ناری اُن کے سنگ سے لابھ اُٹھانے کے لئے ان کے سامنے
...... بیٹھے ہیں۔ آج کے سنگ میں بدقسمتی سے اکثر نر ناری ایسے ہی جمع
ہیں۔ جو دُکھوں سے پیڑت ہیں۔ اور اپنی دُکھ کتھا سُنا کر کر تو یہ کی منشا

لینے کی چنتائیں ہیں۔ رشی کی آگیا پاکر انہوں نے اپنے غمگین ہردیوں کا غبار نکالنے کے لئے اپنی دُکھ کتھا سُنانی شروع کی۔

رام دت - مہاراج میرا ہردیہ پُتر شوک سے بیاکُل ہو رہا ہے چالیس ورش کی آیو تک ہم استری پُرش اولاد کا مُنہ دیکھنے کی خوش قسمتی حاصل نہیں کر سکے تھے۔ چالیس برس کی عمر میں ایک پُتر ہُوا - وہی ایک مانر سنتان تھی - بڑے یتن سے اُسے پالا پوسا تعلیم کا انتظام کیا - اب اُس کی آیو ۱۸ ورش کی تھی - اور بنارس وشو ودیالیہ (یونیورسٹی) میں پڑھتا تھا - ایف اے کی پریکھشا پاس کر چکا تھا - بی اے کے پہلے ورش میں آیا ہی تھا - کہ اچانک پلیگ نے آکر گھیر لیا انیک چکتسائیں کیں - انیک اپائے کئے - لیکن کچھ بھی کارگر نہ ہُوا - تیسرے دن ہی طائر روح جسم عنصری کو چھوڑ کر اُڑ گیا - مرتیو کے انیائی ہاتھوں نے ہم پر ذرا بھی دیا نہیں کی - اِس بڑھاپے میں ہمارے بڑھاپے کی لاٹھی - ہمارے سروسو کا اپہرن (لوٹ) کر کے ہم کو تباہی چھوڑ دیا - کسی طرح مردہ کا داہ کرم کیا - اب اُس کی ماتا اُسی دن سے ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی ہے - نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے - کبھی کبھی بے سُدھ بھی ہو جاتی ہے - اسی حالت میں اسے چھوڑ کر آیا ہوں - کہ آپ سے یہ آپ بیتی کتھا کہوں - آپ مہربانی کر کے بتلائیں - کہ کیا کریں - جس سے چت کی دیاکلتا دُور ہو - اور ہم پھر شانتی کا مُنہ دیکھ سکیں -

رام دت کی کتھا سماپت ہی ہوئی تھی - کہ دُوسری طرف سے ایک استری

کے رونے کی آواز آئی۔ سب کا دھیان اُدھر ہو گیا۔ دیالو رشی نے دلاسا دے
کر اس کا حال پوچھا۔

کرشن دیوی - کسی طرح سے صبر کر کے اس نے اپنا حال سُنانا شروع کیا۔
میری عمر اس وقت صرف ۳۰ برس کی ہے۔ بارہ برس کی عمر میں بیاہ ہُوا تھا
بیس برس کی نہیں ہونے پائی تھی۔ کہ ساس اور سُسر دونو کا دیہانت ہو گیا۔
ایک پُتر ہُوا تھا۔ ۲ ورش کا ہو کر وہ چل بسا۔ اس کے دُکھ کو ہم بھُولے بھی
نہیں تھے۔ کہ تین دن ہوئے۔ جب سوامی بیمار ہوئے۔ انہیں ایسا مہلک
بخار چڑھا۔ کہ اُس نے پیچھا ہی نہیں چھوڑا۔ انہیں سرسام ہُوا بہکی بہکی
باتیں کرتے۔ چار پائی چھوڑ کر بھاگتے۔ ڈاکٹروں نے دیکھا حکیموں نے
دیکھا۔ سبھی نے کچھ نہ کچھ دوائیں دیں۔ کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ کل پراتہ کال مجھے
رونے اور بیوگی کا جیون دُکھ بھوگنے کے لئے چھوڑ کر چل دیئے۔ اب
میں سارے گھر میں اکیلی رہ گئی۔ کیا کہوں۔ کہاں جاؤں۔ چیت ٹھیک
نہیں۔ کہیں ٹھکانہ نہیں۔ رہ رہ کر یہی جی میں آتا ہے۔ کہ کچھ کھا کر سو رہوں۔
جس سے دُکھ کا جیون سماپت ہو جاوے۔

کٹھنتا سے کرشنا اتنا کہنے پائی تھی۔ کہ پھر آنکھوں سے آنسوؤں کی
دھارا پرواہت ہو گئی۔ اور ہچکیوں نے تانتا باندھ دیا۔ کسی پرکار لوگ
اُسے تسلی دے رہے تھے۔ کہ ایک طرف سے پھر رونے کا شبد
سنائی دیا۔ اور سب اُدھر دیکھنے لگے۔ دیکھا تو معلوم ہُوا کہ دو چھوٹی چھوٹی
عمر کے بھائی اور بہن رو رہے ہیں۔ کچھ سجنوں نے ان بالکوں کو پریم سے

اٹھاکر رشی کے سامنے بٹھلایا۔ اور پوچھنے پر انہوں نے اپنا حال اس طرح سُنایا :-

کرشن کانت اور سبھدرا ۔ ابھی ہم دونوں اپنی شالاؤں میں شکشا پاتے ہیں۔ اور شروع جماعتوں میں ہی ہیں۔ ہمارے ماتا اور پتا جو ہماری بڑے پریم سے پالنا کرتے تھے۔ کل اچانک ہیضے سے بیمار ہوئے۔ اور دونوں کا ایک ہی دن میں صفایا ہو گیا۔ پڑوسیوں کی سہائتا سے اُن کی انتشٹھی کی۔ اب ہم دو نو یتیم ہیں۔ کوئی رکھشا کرنے والا نہیں۔ کوئی نہیں۔ جو دُکھ سُکھ میں ہماری سُدھ لے :-

وہ بالک اتنا کہہ چکے تھے۔ کہ پھر رونے لگے۔ انہیں رشی نے ڈھارس اور پیٹھ پر پریم سے تھپکی دی۔ اور وعدہ دیا۔ کہ تمہاری تعلیم و حفاظت کا انتظام ہو جائے گا۔ گھبراؤ مت۔ اسی بیچ میں ایک شخص آ گئے۔ بڑھا۔ اور عاجزی سے عرض کیا۔ کہ مجھے بھی کچھ کہنا ہے۔ اجازت پاکر اس نے بھی کہنا شروع کیا :-

جے سنگھ ۔ میں اتینت سکھی گرہستی تھا۔ میرے دو پتر اور ایک پتری ہیں۔ تینوں سوشیل آگیاکاری اور شکشا کے پریمی ہیں ۔ مختلف تعلیمگاہوں میں شکشا پاتے ہیں۔ میری دھرم پتنی بڑی وِدُشی (عالمہ) تھی۔ مجھے جب باہر سفر میں یا کہیں اور کچھ کام ہوتا۔ تو میں سدیو شیگھر سے شیگھر گھر آنے کا یتن کرتا تھا۔ میرا اٹل یقین تھا۔ کہ جونہی گھر پہنچونگا۔ بیوی کی میٹھی آواز اور اعلےٰ انتظام دیکھنے سے سارے دُکھ

دُور ہو جائیں گے۔ اور واستو میں ایسا ہوتا بھی تھا۔ اس پرکار میں سمجھا کرتا تھا۔ مجھ سے بڑھ کر کوئی دُوسرا سُکھی گرہست نہ ہوگا۔ پر دُربھاگیہ سے وہ دیوی مجھ سے جُدا ہو گئی۔ کچھ دن معمولی بخار آیا تھا۔ اور اُسی بخار نے اتنا خوفناک رُوپ اختیار کیا۔ کہ گرہ لکشمی کے پران لے کر ہی پیچھا چھوڑا۔ اب گرہ دیوی کے ویوگ نے مجھے پاگل سا بنا رکھا ہے۔ جہاں ایک طرف گرہست جیون مٹی میں ملا دکھائی دیتا ہے۔ تو دوسری طرف نین مہینے کے بالک کی رکشا کے وچار سے میں گھلا سا جا رہا ہوں۔ چت کو بہیترا سمجھاتا ہوں کہ سنتان ہے۔ دھن ہے۔ بڑا خاندان ہے۔ زمیداری ہے۔ علاقہ ہے۔ سب کچھ ہے۔ لیکن جیون سے الگ ہوئی دیوی کا خیال آتا ہے۔ سارے وچاروں پر پانی پھر جاتا ہے۔ اور کوئی چیز بھی شانتی نہیں دے سکتی۔ اور جب یتن کرتا ہوں۔ کہ اُس کی یاد ہی نہ آوے۔ تو اس میں کامیابی نہیں ہوتی۔ یاد آتی ہے۔ اور پھر آتی ہے۔ روکنے سے یاد اور بھی زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ یہ دُکھ سے سنتپت ہوں۔ اور خیال اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے کھاتے پیتے سبھی وقت مجھے دُکھی بنا دیتا ہے۔ میں کیا کروں۔ جس سے اس دُکھ سے نورتی ہو۔

سنتوش کمار (اسی بیچ میں بول اُٹھا) بڑی بڑی منتوں کے ماننے سے اس ساٹھ برس کی عمر میں پوتے کا مُنہ دیکھا تھا۔ لیکن وہ سُکھ تین ماہ بھی رہنے نہیں پایا۔ کہ پوتر نے دھوکا دیا۔ اور سارے کنبہ کو دُکھی کر کے چل دیا۔ یہ دُکھ ہے۔ کہ دور ہونے میں نہیں آتا۔ دل میں ایک آگ سی

لگ رہی ہے جیسے میں جل بھُن رہا ہوں۔ شانتی کا کوسوں پتہ نہیں
رادھا بائی ۔ (بارہ برس عمر کی ایک بال بدھوا روتی ہوئی) نردئی
ماتا پتا نے تین برس ہوئے جبکہ میں بے سمجھ بالکا تھی سمجھ۔ ار تو اب
بھی نہیں ہوں۔ میرا بواہ ہتیارے دھن کے لالچ میں پڑ کر ایک ٦٠
ورش کے بوڑھے سے کر دیا تھا۔ جسے دیکھ کر سب اُسے میرا داداہی سمجھتے
تھے۔ دو برس تو وہ چارپائی پر پڑے پڑے کھوں کھوں کرتے ہوئے
کسی طرح جیتا رہا۔ تھوڑی دُور بھی چلنا پڑتا۔ تو بھی ٹیک کر چلنے پر بھی
ہانپنے لگتا۔ نہ مُنہ میں دانت تھے۔ بات کرتا تو صاف بول بھی نہیں سکتا تھا
یہ حالت اُس کی پیچھے سے نہیں ہوگئی تھی۔ بلکہ بواہ کے وقت بھی اُس کا یہی
حال تھا۔ اب ہفتہ ہؤا۔ جب وہ مر گیا۔ اس کے مرنے کا تو مجھے کچھ
بھی دُکھ نہیں ہؤا تھا۔ لیکن جب ادھر سے ناطہ دار استری پرُش اکٹھے
ہوئے اور اُنہوں نے میری اچھی اچھی چُوڑیاں میرے منع کرنے پر
بھی توڑیں۔ میرے اچھے بستر اور زیور بھی اُتار لئے۔ اور سُندر بندھے
ہوئے بالوں کو کھول کر بکھیر دیا۔ اور کہا۔ کہ تو نے آتے ہی اپنے شوہر
کو کھا لیا۔ اب تو بیوہ ہے۔ اسی حالت میں تجھ کو ساری عمر ختم کرنی پڑے
گی۔ تب سے میرے دُکھ کا پارا وار نہیں۔ بلکہ اور بھی کئی دُکھ ہیں۔ کبھی
کوئی دُشٹ استری آکر میرے دھن چھیننے کے لئے طرح طرح کی چکنی
چُپڑی باتیں بناتی ہے۔ کبھی کوئی دُشٹ پرُش آکر مجھے کہتا ہے۔ کہ
بدھواؤں کو چاروں دھام میں جاکر تیرتھ کا پُنیہ پراپت کرنا چاہیئے۔

اگر تو چلے - تو میں تیرے ساتھ چل سکتا ہوں - کبھی کوئی دُشٹ و دھرمی سادھو کے رُوپ میں آ کر مجھے پھسلانے کا یتن کرتا ہے - اور کہتا ہے کہ اگر تو ہندو مت چھوڑ دے - تو تیرا نکاح اچھے آدمی کے ساتھ ہو سکتا ہے - کبھی وشئی آ کر میری عصمت کے خراب کرنے کا ارادہ کرتا ہے - ان اور انہیں پرکار کی انیک آپتیوں کا مجھے ہر روز سامنا کرنا پڑتا ہے - ان مصیبتوں میں پھنس کر میں نہایت دُکھت اور پیڑت ہو رہی ہوں - رہ رہ کر اپنی حالت پر رونا آتا ہے - رادھا اتنا ہی کہہ چکی تھی - کہ پھر رونے لگی - بیچ میں ایک اور آدمی آیا - اور اپنی کہانی سنانے لگا -

سیتلا - (ایک دلت جاتی کا پُرش) اب کی بار ہمارے گاؤں میں چیچک بھینکر رُوپ سے پھیلی - سینکڑوں بالکوں کے سوائے اچھے اچھے جوان استری پرش بھی اُس کی بھینٹ ہو گئے - کسی کسی تو بوڑھے کو بھی چیچک (ماتا) نے آ کر موت کا سندیش سُنایا - میرے گھر میں بھی چیچک کا پرکوپ ہوا - اور دو پرانی اس کی بھینٹ ہوئے - ایک تو چھوٹی لڑکی تھی - اور دوسرا جوان لڑکا تھا - ان خوفناک موتوں نے گھر میں کہرام مچا دیا - کسی کو بھی اپنی سُدھ بُدھ نہیں رہی - آس پاس کے لوگوں کے کہنے سننے سمجھانے بجھانے سے میں نے جی کڑا کیا اور اپنے کو سنبھال کر اُن کو شمشان میں لے جا کر انتیشٹھی کرنے کی تیاری کرنے لگا - اپنے چھوٹے بھائی کو بازار بھیجا - کہ جا کر ارتھی اور کفن کے لئے بانس اور کپڑا وغیرہ لے آوے - اس پر جو کچھ بیتا - وہ آپ کو سُناتا ہوں ◆

ساونتا ۔ (سیتلا کا چھوٹا بھائی بازار جاتے ہوئے بولا) میں بازار جاتا ہوں تم ایندھن کو شمشان میں بھجوانے کا پربندھ کرو۔ (یہہ کہکر ساونتا چل دیا۔ ابھی راستہ چلنا شروع ہی کیا تھا۔ کہ ایک آدمی آکر ڈپٹ کر بولا)

سوبرہمن ائیر ۔ (ایک اونچی جاتی کا برہمن ۔ زور سے) ارے تو تو پنچم ہے۔ تو اس براہمنوں کے راستے پر کیسے آیا؟

ساونتا ۔ میرے گھر میں دو موتیں ہو گئی ہیں ۔ مجھے کفن کے لئے کپڑا لے جانے کی جلدی ہے۔ اس لئے آپ کرپا کر کے ادھر ہی سے جانے دیں ۔

سوبراہمن ائیر ۔ دو موتیں کیا ۔ تیرا سارا خاندان مر جاوے ۔ تب بھی تو اس راستہ سے نہیں جا سکتا ۔ کیا تیرے مردوں کے کارن ہم سب اپنا پرائشچت کریں گے ۔

ساونتا ۔ آپ میرے مردوں کے کارن کیوں پرائشچت کریں گے ۔

سوبراہمن ائیر ۔ تیرے اس راستے پر چلنے سے یہ مارگ ناپاک ہو جاوے گا ۔ اور اس پر جتنے بھی اُچیہ جاتی کے لوگ چلیں گے ۔ انہیں سبھی کو شاستر کی ریتی سے تیرا پرائشچت کرنا پڑے گا ۔ ساونتا اسی مارگ سے کچھ آگے بڑھا ہی تھا ۔ کہ امیر نے کھینچکر ایک لاٹھی اس کے سر پر ماری ۔ جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا ۔ ساونتا اسی حالت میں کچھ ایک راہگیروں کی سہائیتا سے بنا کپڑا لئے لوٹ آیا ۔ اور اسے اس حالت میں دیکھ کر تعجب سے لوگوں نے سب حال پوچھا اور اس کے

دُکھ کی کہانی سُن کر وہاں جمع ہوئے سبھی پنچم اپنے ہندو ہونے سے نفرت کرنے لگے۔

سیتلا ۔ اُوپر لکھی مصیبت کی داستان سُنا کر سیتلا نے کہا۔ مہاراج ایک دُکھ تو گھر میں دو مرے ہوؤں کا تھا ہی ۔ وہی ہمارے رونے کے لئے کم نہ تھا۔ اب یہ دوسری مصیبت بھائی کے زخمی ہونے سے ہمارے سر پر اور آگئی۔ اس کا مرہم پٹی کرنے کے لئے جب کوئی ڈاکٹر (اُوچیہ جاتی کا ہونے کے کارن) نہیں آیا۔ تب ہمیں سب نے اپنی سمجھ کے مطابق مرہم پٹی کر دی ۔ اور اُسے اسی سسکتی ہوئی حالت میں چھوڑ کر شمشان کی طرف چلے گئے ۔ اور داہ کرم کر کے لوٹنے بھی نہ پائے تھے۔ کہ رستے میں دوڑتی اور ہانپتی ہوئی استری نے آکر خبر دی۔ کہ اس زخمی بھائی کی موت ہو گئی۔ ہم ابھاگے اب اسی اپنے پیارے اور ایک ماتر بھائی کا داہ کرم کر کے آرہے ہیں ۔ گھر میں گھُسنے کو جی نہیں چاہتا۔ گھر کاٹنے کو دوڑتا دکھائی دیتا ہے ۔اس لئے مہاراج گھر نہ جا کر آپ کی شرن میں آیا ہوں ۔

آتم دیتا رشی نے اس کی دُکھت اوستھا اور اُچیہ جاتی کے ہندوؤں کے دلتوں کے ساتھ بُرے برتاوے کی یاد کرتے اور دُکھت ہوتے ہوئے سیتلا کو دھیرج دیتے ہوئے پریم سے بٹھلایا ۔

اس کے بعد بھی ست سنگ میں ایک ایک پُرش استریوں میں سے کسی نے اپنی کھیتی کھو جانے کی کتھا سُنائی۔ کسی نے مقدمے میں ہار جانے کی چرچا کی۔ جس کے سبب اپنا بے زر ہو جانا بیان کیا۔ کسی نے دوستوں اور رشتہ داروں کے دُر بیوہار کی شکایت کی۔ بس اسی طرح کے کچھ بعد

دیگر حالات کے بیان کرنے میں سنگ کا سارا وقت ختم ہوگیا۔ رشی کے بچن سننے کا کسی کو موقعہ نہ ملا۔ اور عملی روپ سے آج کا سنگ مرشیہ خوانوں کی مجلس ہی بنا رہا۔ آتم ودیتا رشی نے اگلے سنگ میں اپدیش دینے کا بچن دے کر آج کے سنگ کا کام ختم کرتے ہوئے سنگ میں حاضر نرناریوں کو اس قسم کا آدیش دیا :-

آتم ودیّا - بڑے بڑے دُکھ بڑی سے بڑی مصیبت کے کشٹ۔ کرونا ندھان۔ کرونا کر۔ کرونامے۔ پربھو کے سمرن سے کم ہوتے ہیں۔ اور جاتے رہتے ہیں۔ وہی اسہائیوں کا سہائی۔ نرآشروں کا آشر انر آلنو یوں کا آلنون ہے۔ دُنیا کے بڑے بڑے ویدھ۔ ڈاکٹر۔ راجے۔ مہاراجے۔ اور ساہوکار پرستن ہو کر صرف جسمانی کلیان کا سبب بن سکتے ہیں۔ لیکن دلی بیماری سے غمگین نرناری کے شانتی کا کارن تو وہی پربھو ہے جو اس ہردے مندر میں براجمان ہے۔ اور دُنیا کے لوگوں کی طرح اس کا سمبندھ منشوں سے صرف جسمانی نہیں۔ بلکہ مانسک اور رُوحانی بھی ہے۔ وہی ہے۔ جو گربھ میں جیووں کی رکشا کرتا ہے۔ جہاں منشوں کی بُدھی بھی نہیں پہنچ سکتی۔ ایک پہاڑ کا حصہ سرنگ سے اُڑایا جاتا ہے۔ پہاڑ کے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک ٹکڑے کے بھیتر دیکھتے ہیں۔ کہ ایک حقیر کیڑا ہے جس کے پاس کچھ دانے اناج کے بھی پڑے ہیں۔ عقل حیران ہو جاتی ہے۔ دلیل کام نہیں دیتی۔ من کے سنکلپ وکلپ تھک جاتے ہیں۔ یہ کیسا چمتکار ہے۔ ہم خواب تو نہیں دیکھ رہے ہیں۔ بھلا اس کٹھور پتھر کے

پتھر کے بھیتر یہ کیڑا پہنچا۔ تو کیسے پہنچا۔ اور اس کو وہاں دانے ملے تو کیسے ملے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ منش کے جب انتہ کرن تھک جاتے ہیں۔ اور کام نہیں کرتے۔ تو وہ تعجب کے سمندر میں غوطے لینے لگتا ہے۔ اننت میں ترک اور بدھی کا ہتھیار ڈال کر منش بے سدھ سا ہو جاتا ہے۔ انایاس اس کا ہردیہ شردھا اور پریم سے پورت ہو جاتا ہے۔ ایشور کی اس مہماں کے سامنے سر جھک پڑا۔ اور ہردے سے ایک ساتھ نکل پڑا۔ کہ پربھو آپ وچتر ہو۔ آپ کے کاریہ بھی وچتر ہیں۔ آپ کی مہماں سمجھنے میں بدھی تھکی اور من بکمتا بن رہا ہے۔ آپ ہی انتم دھیہ اور آنترے ہو۔ آپ کے ہی آنترے ہونے سے دکھ دکھ نہیں رہتے۔ کشٹ کشٹ نہیں پرتیت ہوتے۔ آپ کے ہی آنترے میں آنے سے سنگ کے ان نرناریوں کے کشٹ دور ہو گئے۔

آتم دیتا اتنا ہی کہنے پائے تھے۔ کہ سنگ میں سے ایک بھگت کا ہردیہ گدگد ہو گیا۔ آنکھوں سے پریم کے آنسو بہنے لگے۔ پریم میں مگن ہو کر اتینت مدھر سور سے ہردے کے بھیتری نہ میں پوشیدہ بھاو کو گا کر پرکٹ کرنے لگا۔ اور سنگ میں اپستھت سمست نرناری اس طرح سے مگن ہو گئے کہ پرتیک کو اپنا دکھ کم ہوتا دکھائی دینے لگا۔

ایک بھگت۔ اشلوک

تومیو ماتا چہ پتا تومیو۔ تومیو بندھوشچہ سکھا تومیو۔ تومیو ودّیا دروِنم تومیو۔ تومیو سروم مم دیو دیو۔ تومیکم شرنیم۔ تومیکم ورینیم۔ تومیکم جگت پالکم

سو پرکاشم - تو میکم جگت کرتری پاتری پرہرتری - تو میکم پرم نشچلم نروکلپم -

بھجن

پتو مات سہایک سوامی سکھا - تم ہی اک ناتھ ہمارے ہو
جن کے کچھ اور آدھار نہیں تن کے تم ہی رکھوارے ہو
پرتپال کرو سگرے جگ کو اتِ نشے کرونا اُدھارے ہو
بھولیں ہم ہیں تم کو - تم تو ہمری سُدھ ناہیں بسارے ہو
اُپکارن کو کچھ انت نہیں - چھن ہی چھن جو بستارے ہو
مہاراج مہامہاں تمری - سمجھیں ورلے بدھ دارے ہو
شُبھ شانتی نکیتن پریم ندھے - من مندر کے اُجیارے ہو
یہ جیون کے تم جیون ہو - اِن پرانن کے تم پیارے ہو
تم سو پربھو پائے پرتاپ ہری کہہ کے اب اور سہارے ہو

تیسرا حصّہ

دُوسرا سنگ

سنگ کے سنگٹھت (تنظیم) ہو جانے پر سبھی نرناری رشی وچن سُننے

لہ پالن کہ سارا جہان سہ نہایت رحیم کہ ہردے۔ ھہ اخیر تہ بھنڈار
ھہ خزانہ +

کے جگیا سُو ہوئے۔ تب آتم دیتیا رشی۔ نے حسب اقرار اُپدیش آرنبھ کیا۔

آتم دیتیا رشی۔ جگت میں پرانیوں کے جُدا ہونے پر جو دُکھ پس ماندگان کو ہُوا کرتا ہے۔ اس کا سبب یہ نہیں ہوتا۔ کہ دِیکیت (رستہ) پرانی اُنہیں عزیز تھا۔ بلکہ اصلی کارن یہ ہوتا ہے۔ کہ دِیکیت پرانیوں کے ساتھ پسماندگان کے سوارتھ سِدھی میں مخل ہوتا ہے۔ پس اصلی دُکھ اتنا ہی ہوتا ہے کہ سوارتھ ہانی ہوئی۔ جیسے پُتر کا شوک ہے۔ وہ صرف اس لئے۔ کہ اُس نے پُتر کو بڑھاپے کی لاٹھی سمجھ رکھا تھا۔ پُتر کیا مرا۔ مانو اُس کی بڑھاپے کی لاٹھی ٹوٹ گئی۔ اب چنتا صرف اس بات کی ہے۔ کہ بڑھاپے میں سہارا کون دیگا جیسے ماتا پتا کا دُکھ ہے۔ وہ بھی اپنے ہی سوارتھ کے لئے کہ اب اس کا پالن پوشن کون کرے گا۔ جیسے استری کا دُکھ ہے۔ وہ بھی اپنے ہی سوارتھ کو جو سُکھ استری سے ملا کرتا تھا۔ اب وہ نہیں ملے گا۔ اس لئے یہ صرف ہے۔ کہ جسے مرتیو کا شوک کہتے ہیں۔ وہ شوک اصل میں بندھو یا بندھوؤں کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنے ہی سوارتھ میں بادھا پہنچنے سے کیا جاتا ہے

جگت سوارتھ مے ہے خود غرض ہے۔

یاگولکیہ نے اپنی پتنی میتری کو یہی اُپدیش کتنے سُندر شبدوں میں دیا تھا ؎

یاگولکیہ کا اُپدیش

نوا ارے پتیو اکاما ئے پت پریو بھوت
آتمنستو کاما ئے پتی پریو بھوت
نوا ارے جایا ئے کاما ئے جایا پریا بھونت

اتمنستو کا ماٹے پتر پریہ بھونت ۲

نوااروے پترا نام کا ماٹے پتراہ پریا بھونت

اتمنستو کا ماٹے پتراہ پریا بھونت ۳

نوااروے تنسیہ کا ماٹے تتم پریم بھوت

اتمنستو کا ماٹے تتم پریم بھوت ۴

نوااروے برہمنہ کا ماٹے برہم پریم بھوت

اتمنستو کا ماٹے برہم پریم بھوت ۵

نوااروے چھترسیہ کا ماٹے چھترم پریم بھوت

اتمنستو کا ماٹے چھترم پریم بھوت ۶

نوااروے لوکا نام کا ماٹے لوکاہ پریا بھونت

اتمنستو کا ماٹے لوکاہ پریا بھونت ۷

نوااروے دیوا نام کا ماٹے دیواہ پریا بھونت

اتمنستو کا ماٹے دیواہ پریاہ بھونت ۸

نوااروے بھوتا نام کا ماٹے بھوتانی پریانی بھونت

اتمنستو کا ماٹے بھوتانی پریانی بھونت ۹

نوااروے سروسیہ کا ماٹے سروم پریم بھوت

اتمنستو کا ماٹے سروم پریم بھوت ۱۰

برہدارنیک اپنشد ۴ - ۵ - ۶

ارتھ - اے پیاری میتریئی ! نشچے پتنی کی کامنا کے لئے پتنی کو پتی پریہ نہیں ہوتا

کنتو اپنی کامنا کے لئے پتی پریہ ہوتا ہے ۔ ۱

نشچے بھاریا کی کامنا کے لئے پتی کو بھاریا پریہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اپنی کامنا کے لئے بھاریا پریہ ہوتی ہے ۔ ۲

نشچے پتروں کی کامنا کے لئے (ماتا پتا کو) پتر پریہ نہیں ہوتے ۔ کنتو اپنی کامنا کے لئے ہی پتر پریہ ہوتے ہیں ۔ ۳

نشچے دھن کی کامنا کے لئے (منش) کو دھن پریہ نہیں ہوتا ۔ کنتو اپنی کامنا کے لئے دھن پریہ ہوتا ہے ۔ ۴

نشچے براہمن کی کامنا کے لئے (منش کو) برہمن پریہ نہیں ہوتا کنتو اپنی کامنا کے لئے برہمن پریہ ہوتا ہے۔ ۵

نشچے چھتری کی کامنا کے لئے (منش کو) چھتری پریہ نہیں ہوتا ۔ کنتو اپنی کامنا کے لئے چھتری پریہ ہوتا ہے ۔ ۶

نشچے لوگوں کی کامنا کے لئے (منش کو) لوک پریہ نہیں ہوتے ۔ کنتو اپنی کامنا کے لئے لوک پریہ ہوتے ہیں ۔ ۷

نشچے دیوؤں کی کامنا کے لئے (منش کو) دیو پریہ نہیں ہوتے ۔ کنتو اپنی کامنا کے لئے دیو (ودوان) پریہ ہوتے ہیں ۔ ۸

نشچے بھوتوں (پرانی اپرانی) کی کامنا کے لئے (منش کو) بھوت پریہ نہیں ہوتے ۔ کنتو اپنی کامنا کے لئے ہی پریہ ہوتے ہیں ۔ ۹

نشچے سب کی کامنا کے لئے (منش کو) سب پریہ نہیں ہوتے ۔ کنتو اپنی کامنا کے لئے ہی سب کچھ پریہ ہوتے ہیں ۔ ۱۰

آتم ودیتیا - اس سمپورن اُپدیش کا سار یہی ہے۔ کہ سمست پرانی اور ایرانی
مرتیو کا دُکھ کیول اپنی ہی کامنا کے لئے منش کو پریہ ہوتے ہیں۔ اگر منش
میں کسی طرح سے یہ یوگیتا آجائے۔ کہ وہ اپنے رشتہ داروں استری
پتر وغیرہ کے ساتھ جو اُس نے کامنا جوڑی ہوئی ہے۔ اُسے جدا کرلیوے
تو کیا اس سمہ بھی منش کو کسی مرتیو کا دُکھ ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب یقیناً
یہ ہے۔ کہ پھر دُکھ کیسا۔ دُکھ تو سارا سوارتھ ہانی ہی کا ہوتا ہے۔ اگر
زندہ اور مُردہ دونو کے درمیان سوارتھ کا تعلق نہ ہو۔ تو پھر کسی کو موت
دُکھی نہیں کر سکتی۔ جگت میں ہر روز ہزاروں منش پیدا ہوتے اور
مرتے ہیں۔ لیکن ہمیں اُن کے پیدا ہونے کی نہ خوشی ہوتی ہے۔
نہ اُن کے مرنے کا غم۔ کیوں خوشی اور غم نہیں ہوتا۔ سبب صاف
ہے۔ کہ اُن کی پیدائش کے ساتھ ہم سوارتھ کا تعلق نہیں جوڑتے۔
اس لئے ان کے جنم کی ہمیں کچھ بھی خوشی نہیں ہوتی۔ اور چونکہ اُن کے
جیونوں کے ساتھ ہمارا سوارتھ جڑا ہوا نہیں ہوتا۔ اس لئے اُن کے
جیونوں کی مرتیو کا بھی ہمیں کچھ غم نہیں ہوتا۔ نیویارک۔ لندن۔ پیرس۔
وغیرہ نگروں میں ہر روز منش مرا کرتے ہیں۔ کیوں ہم اُن کا ماتم نہیں کرتے
کیول اسی لئے کہ ان سے ہمارے سوارتھ کا کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔ لیکن
نیویارک وغیرہ نگروں میں سینکڑوں منش ہونگے۔ جو اُن کے مرنے کا غم
کرتے ہونگے۔ کیوں غم کرتے ہیں؟ اس لئے کہ اُن کا سوارتھ اُن مرنے
والوں کے ساتھ جُڑا ہوا ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ مرتیو کے شوک کا کارن

سوارتھ اور ایک ماتر سوارتھ ہے - اس لئے سوارتھ کیا ہے - اس پر تھوڑا سا وچار کرنا ہوگا ✦

چوتھا حصّہ

خود غرضی پر وچار

آتم وِدّیا - سوارتھ کا مقصد ہے (سو - ارتھ) اپنی کامنا - اپنی غرض سوہ (SELF) اور آتما پریائے واچک (مرادف) ہے دونوں کا ایک ہی ارتھ ہے - اس لئے اپنا ارتھ یا اپنی آتما کا ارتھ ان میں کچھ انتر نہیں ہے - بلکہ یہ دونوں سمانارتھک پد ہیں ✦

سوارتھ تین قسم کا ہے - (۱) اعلیٰ (۲) درمیانہ (۳) ادنےٰ ✦

اعلیٰ سوارتھ وہ ہے - جس میں آتما صاف شکل میں رہ کر اپنے ارتھ سوارتھ کے بھید کی طرف مشغول ہوتی ہے - (۲) درمیانہ سوارتھ وہ ہے جس میں آتما من اور حواس سے ایکت ہو کر ملے ارتھ کی سدھی کرتا ہے (۳) ادنی سوارتھ وہ ہے - جس میں آتما من اور اندری سے ایکت ہو کر ممتا کے بس میں ہو کر سماست ارتھ کی سدھی کرتا ہے - نکرشٹ سوارتھ وہ ہے جس سے منش کو مرتیو کے دُکھ سے دُکھی ہونا پڑتا ہے - یہ تینک پرکار کا سوارتھ ٹھیک ٹھیک سمجھا جا سکے - اس لئے اس کا کچھ ورن بیان دیا جاتا ہے - آتما کی دو پرکار کی ورتی ہوتی ہے - ایک کا نام ہے - اندرونی ورتی - اور دوسری بیرونی ورتی ✦

کہتے ہیں۔اندرونی ورتی کا بھاویہ ہے۔کہ آتما کیول آتما۔پرماتما انوبھو
اُن بھیدوں کی ویاکھیا } میں مصروف ہو۔اسی کو سُدھی ادھیاسن
(INTUITION OR REALIZATION) کہتے ہیں۔اسی کا نام شریے یا نورتی
مارگ ہے۔لیکن جب آتما اپنے بھیتر نہیں لیکن باہر کام کرتا ہے۔تب پیرونی
ورتی والا کہلاتا ہے۔اس کا کرم یہ ہے۔کہ آتما بُدھی کو تحریک کرتا ہے۔بدھی من
کو۔من گیان اندریوں کو گتی دیتا ہے۔اندریاں وشے میں پرورت ہو
جاتی ہیں۔اسی کو شرون اور منن کہتے ہیں۔اسی کا نام پریے یا پراورتی
مارگ ہے۔منش کے لئے اِن دونو مارگوں کی اُپیوگتا ہے۔اگر یہ دونوں
پرورتی اور نورتی } مارگ ٹھیک ریتی سے کام میں لائے جاویں۔تو پرورتی
مارگ نورتی مارگ کا وسیلہ (معاون) ہوتا ہے۔اپنشدوں میں جہاں
پرورتی مارگ کی نندا کی گئی ہے۔اُس کا بھاو صرف یہ ہے۔کہ جو منش
صرف پرورتی مارگ کو ہی اپنا اُدیش بنا کر نورتی مارگ کی تحقیر کرتے ہیں۔
وہی اُپنشدوں کی شکشا انوسار ترسکار کے یوگیہ ہوتے ہیں۔اس بات
کو اُپنشدوں نے (آسن وگدھ) شبدوں میں کہا ہے دیکھو:۔

نہ سامپرایہ پرتِ بھاتی بالم پرمادینتم وِتّ موہین موڑھم۔ایم لوکو
ناستی پراتِ مانی پُنہ پُنر وشماپدیتے مے۔کٹھ اُپنشد ۲-۶

ارتھات اگیانی پرشوں کو جو پرمادگرست اور دھن کے موہ سے موڑھ
ہو رہے ہیں۔پرلوک کی بات پسند نہیں آتی۔ایسے پُرش جو صرف اس
لوک کو ماننے والے (پرورتی مارگ گامی) ہیں۔اور پرلوک (نورتی)

رمارگ،ا کو نہیں مانتے - انہیں بار بار مرتیو کا گراس بننا پڑتا ہے - پرلوک کا وچار چھوڑ کر جو صرف اسی لوک کو اپنا سب کچھ سمجھنے لگتے ہیں - انہیں سنسار کی موہ جکڑ لیتا ہے - اور موہ گرہست ہو کر انہیں اپنے اُدیش سے بھی گرا ہوا ہو جانا پڑتا ہے - اس دشے میں ایک بڑی نصیحت آموز کہانی نارد کی ہے -

نادر کی کہانی } ایک بار نارد نے کرشن مہاراج جی کی سیوا میں اُپسقت ہو کر اُن سے آتم گیان پراپت کرنا چاہا - مہاراج نے انہیں ادھیکاری نہیں سمجھا - اور اسی لئے انہیں آتم اُپدیش نہیں کیا - دوسرے موقعہ پر آکر نارد نے پھر وہی پرشن کیا - مہاراج نے اُتر نہ دے کر نارد سے کہا - چلو کہیں سیر کر آویں - نارد خوشی سے رضامند ہو گیا - اور اس پرکار دونو چل دیئے کچھ دُور پہنچ کر ایک گاؤں دکھائی دیا - کرشن نے نارد سے کہا - کہ جاؤ اس گرام سے پینے کو پانی لے آؤ - نارد چلے گئے ایک کنویں پر پہنچے - جہاں کچھ استریاں پانی بھر رہی تھیں - اُن میں ایک نہایت خوبصورت - نیک چلن کنیا بھی تھی - نارد نے اس سے پانی مانگا - اس نے بڑی پرسنتا سے نارد کو پانی دیا - لیکن نارد جل لے کر وہاں سے چلے نہیں - اور جب وہ کنیا جل لے کر اپنے گھر کی طرف چلی - تو اس کے پیچھے ہو لئے - کنیا نے گھر پہنچ کر اپنے پیچھے نارد کو آتا دیکھ کر سمجھا - کہ یہ برہمچاری بھوکا پربتیت ہوتا ہے - اس نے آدر سے نارد کو نہلا کر بھوجن کرایا - پھر بھی وہاں سے نہیں ٹلے - اسی بیچ میں کنیا کا پتا جو کہیں باہر گیا ہوا

تھا۔ لوٹ کر گھر آیا۔ اور اُس کی نارد سے ملاقات ہوئی۔ جب باتیں
ڈھنگ کی ہونے لگیں۔ تب نارد نے اچھا موقع دیکھ کر کنیا کے پتا
سے کہا۔ کہ اس کنیا کا بواہ میرے ساتھ کر دو۔ کنیا کے پتا نے یوگیہ
ور سمجھ کر بواہ کر دیا۔ اس کنیا کے سوا گھر میں کوئی بالک یا استری نہیں
تھی۔ اس لئے کنیا کے پتا نے نارد سے کہا یہیں رہو۔ نارد اسی گھر
میں پرسنتا سے رہنے لگے۔ کچھ کال کے بعد پتا کا دیہانت ہو گیا۔
اب وہ جوڑی اس گھر میں مالک کی طرح رہنے لگے۔ گرہست دھرم
کا پالن کرتے ہوئے نارد کے ہوتے ہوتے تین پُتر ہو گئے۔ اس بیچ
میں ورشا ادھک ہونے سے باڑھ آگئی۔ اور پانی گاؤں میں بھی آگیا۔ اور
گرام واسی اپنے اپنے گھر چھوڑ کر جدھر تدھر جانے لگے۔ نارد کو بھی کہیں
چلنے کی چنتا ہوئی۔ اور انہوں نے اپنے دو چھوٹے بچوں کو کندھوں پہ
بٹھلا کر ایک بڑے پُتر کو ایک ہاتھ سے پکڑا۔ اور دوسرے ہاتھ سے
استری کا ہاتھ پکڑ کر پار ہونے کے لئے چل دیئے۔ پانی زور کا تھا۔ پُتر
اپنے کو سنبھال نہ سکا۔ اس کا ہاتھ نارد کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ نارد
اپنی وہ وشتا دیکھ کر کسی پرکار سنتوش کر کے آگے چل دیئے کہ پانی
نے پھر دھکیلا۔ اور نارد گرنے کو تھے۔ لیکن کسی طرح اُنہوں نے
اپنے کو تو سنبھالا۔ لیکن اس سنگھرشن (رگڑے) میں اُن کے کندھوں
سے باقی کے دو پُتر بھی پانی میں گر کر بہ گئے۔
اب اُن کے ساتھ صرف اُن کی عورت رہ گئی۔ نارد کو اُن پُتر دل

کے بہہ جانے کا دُکھ تو بہت ہوُا۔لیکن کسی پرکار اپنی استری اور اپنے جی کو سمجھا کر آگے چل دیئے۔کہ استری تو موجود ہی ہے۔اور پُتر ہو جاویں گے۔ جب وہ دونوں اس طرح جا رہے تھے۔تب اچانک پانی کی ایک پربل جھپیٹ نے استری کو بھی بہا دیا۔نارد بہت ہاتھ پاؤں مار کر کسی پرکار پانی سے نکل کر اسی استھان پر پہنچے۔جہاں سے کرشن مہاراج کے لئے پانی لینے گرام کو چلے تھے۔تب ان کا مایا موہ چھُوٹا اور وہیں پشچاتاپ کرنے لگے۔کہ میں گرام میں کس کام کے لئے گیا تھا اور وہاں جا کر کس جگرہ وال (جھگڑے) میں پھنس گیا۔لیکن اب پچھتائے کیا ہوت ہے۔جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔

کہانی کتنی اچھی شکشا دیتی ہے۔کہ منش جب ادلیش کو بھُلا کر سنسار کے مایا موہ میں پھنس جاتا ہے۔تب اس کی ایسی ہی بڑی حالت ہوتی ہے۔جیسی نارد کی ہوئی اس لئے اُپنشد نے شکشا یہ دی ہے۔کہ منش شرے مارگ کو بھُلا کر کیول پرورتی مارگ کو اپنا ادلیش نہیں بنا لینا چاہئے۔کنتو پرورتی اور نورتی دونوں کو اُچت سنھان دینا چاہیئے۔ تبھی منش کا کلیان ہو سکتا ہے۔

اس پر کوئی کہہ سکتے ہیں۔کہ اُپنشدوں نے جس پرکار پرورتی کی نندا کی ہے۔اسی پرکار کیول نورتی کی نندا کیوں نہیں کی اسکا سمادھان یہ ہے۔کہ منش پرورتی میں تو اتپن ہی ہوتا ہے۔وہ اُسے انایاس (بلاخواہش) اسدھ ہوتا ہے۔لیکن نورتی مارگ بلا کوشش سے پراپت

ہی نہیں ہو سکتا۔ کوئی منش سیدھا نورتی میں نہیں جا سکتا۔ اُسے ہمیشہ پرورتی سے ہی نورتی میں جانا پڑتا ہے۔ جب کوئی شروع سے نورت پنتھ گامی ہو ہی نہیں سکتا۔ تو پھر کیول نورتی پتھ کے لئے اُپنشدوں کو کچھ کہنے کی آوشکتا ہی کیا ہو سکتی تھی۔

سنتوش کمار۔ پھر کیوں یم نے نچکیتا سے کہا۔ کہ "ودیا بھیپسنم نچکیتم منیے"، ارتھات میں نچکیتا کو شریے (نورتی) پنتھ گامی مانتا ہوں۔

آتم ودیتا۔ اس کا بھاؤ یہ ہے۔ کہ یم نے نچکیتا کو سمجھا کہ وہ شریے مارگ کی بیقدری نہیں کرتا۔ بلکہ اسے ٹھیک سمجھکر پرورتی مارگ سے جس میں نچکیتا تھا ہی نورتی مارگ میں جانے کا خواہشمند ہے +

آتم ودیتا۔ رشی (پھر ویاکھیان آرنبھ کر کے بولے) نورتی اور پرورتی مارگ کو ٹھیک سمجھانے کے لئے اوسھتاؤں (حالتوں) کا گیان ہونا آوشک ہے۔ اس کا بہت استھول ورن بیان دیا جاتا ہے۔

اوسھتائیں تین ہیں۔ (۱) بیداری (۲) خواب (۳) خوابِ غفلت ان میں سے جب من اور اندری دونوں اپنے اپنے کرم سے اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ تب اُسے جاگرت اوسھتا کہتے ہیں۔ لیکن جب اندریوں کا کام بند ہو کر کیول من کا کام جاری رہتا ہے۔ تب اسے سوپن اوسھتا کہتے ہیں۔ اور جب کیول آتما اپنے ہی بھیتر کام کرتا ہے۔ اور من کا کام بھی بند ہو جاتا ہے۔ تب اس کو خوابِ غفلت کہتے ہیں۔ نورتی پرورتی مارگوں اور اس کے ساتھ ہی جاگرت سوپن آدی اوسھتاؤں پر وچار کرنے

سے سوارتھ کے بھیدوں کا کچھ سروپ سمجھ میں نہیں آتا ہے - جب
جاگرت میں سشٹیتی اوستھا جیسی حالت ہو جاوے - تب وہ سوارتھ کا انکرشٹ
رُوپ ہوتا ہے - لیکن جب من اور اندری دونو یا کیول من کام کرے لیکن
پریم کے دش میں نہ ہو - تو وہ سوارتھ کا مدھیم رُوپ ہوتا ہے - سوارتھ
کا نکرشٹ رُوپ سمجھنے کے لئے ممتا کا گیان ہونا چاہیئے ۔

وید اور اُپنشد کی شکشا یہ ہے - کہ منش سنسار کی پرتیک وستو کو
ایشور پردت سمجھ کر استعمال میں لاوے (تین تیکتین بھونجیتھا) یجروید ادھیائے
۴۰ منترا - اس کا پھل یہ ہوتا ہے - کہ سنسار کی پرتیک وستو کیلئے منش کی
بھاونا یہ ہوتی ہے - کہ وہ اس کی نہیں ہے - بلکہ ایشور کی ہے - اور
کیول پریوگ کیلئے اُسے ملی ہوئی ہے - اور اس اوستھا میں سوامی کا ادھیکار
ممتا کیا ہے ؟ ہے - کہ اپنی وستو جب چاہے لے لے - استعمال کرنیوالے
کو اُس کے دینے میں چون وچرا کرنے کی گنجائش نہیں رہتی - اُداہرن
کے لئے کلپنا کرو - کہ رام دت کا ایک پُستک ہے - اور اُسے پڑھنے کے
لئے سنتوش کمار نے لیا ہے - سنتوش کمار اس پُستک کو پڑھتا ہے
یہ پُستک اُسے بہت رُچکر معلوم دیتی ہے - اور اس کا جی نہیں چاہتا
کہ سماپت کرنے سے پہلے چھوڑے - لیکن پُستک کے سماپت ہونے سے
پہلے پُستک کے سوامی رام دت کو اس کی ضرورت پڑی - اور رام دت
نے پُستک سنتوش کمار سے مانگی - اب بتلاؤ - کہ سنتوش کمار کا کیا کرتویہ ہے
اسے وہ پُستک رام دت کو دے دینی چاہیئے - یا نہیں ۔

جے سنگھ - آوشیہ دے دینی چاہئے ÷

کرشنا دیوی - اُسے دے ہی نہیں دینی چاہئے - بلکہ پرسنتا اور شکریہ کے ساتھ پُستک کو لوٹا دینا چاہیئے ÷

آتم ویتا - ٹھیک ہے - آپ لوگوں کا اُتر ٹھیک ہے - لیکن ایک بات بتلاؤ کہ یہ سنتوش کمار بھلا کر کہ پُستک کا سوامی رام دت ہے - یہ کہنے اور سمجھنے لگے - کہ یہ پُستک میرا ہے - اور پُستک رام دت کو نہ لوٹا دے - تو اس کا پھل کیا ہوگا ÷

کرشنا دیوی - اس کا پھل یہ ہوگا - کہ پُستک کو تو رام دت بل پوروک چھین کر ہی لیگا - کیونکہ پُستک اس کا ہے - اور سنتوش کمار کو پُستک کے چھن جانے سے فضول میں دُکھ اُٹھانا پڑے گا ÷

آتم ویتا - اچھا کوئی ودھی ہے - جس سے سنتوش کمار اس دُکھ اُٹھانے سے بچ جاوے ÷

جے سنگھ - ایک ماتر اُپائے یہ ہے - کہ سنتوش پرسنتا سے پُستک کو پُستک کے مالک کو لوٹا دے ÷

آتم ویتا - ٹھیک ہے - سنتوش کمار کو اس اداہرن میں دُکھ کیوں اُٹھانا پڑا -

کرشنا دیوی - کیول اس لئے کہ اس نے پُستک کے سنبندھ میں یہہ بھاونا پیدا کر لی تھی - کہ پُستک میری ہے ÷

آتم ویتا - ٹھیک ہے - اسی بھاو کا نام ممتا ہے - پُستک کی مانند سنسار کی مرتیو کے دُکھ کا کارن ہر ایک چیز جس میں دھن - سمپتی - زمینداری - راجیہ

پتر۔پوتر۔بندھو باندو سبھی شامل ہیں۔ایشور کے ہیں۔اور منش کو صرف پریوگ کیلئے ملے ہیں۔انہیں ایشور جب بھی لینا چاہے۔استعمال کرنے والے کو پرسنتا سے لوٹا دینا چاہیئے۔اگر پریوگتا اس میں ممتا کا تعلق جوڑ لیتا ہے۔اور یہ سمجھتا ہے۔کہ یہ دھن میرا ہے۔سمپتی میری ہے۔راجیہ میرا ہے۔پتر میرا ہے۔پوترا میرا ہے وغیرہ انہیں نہ دینا چاہے گا۔تو بھی پُستک کے سوامی کی طرح ان چیزوں کا سوامی ایشور انہیں بل استعمال کر کے لے لیگا۔اور اُس سمۓ سنتوش کمار کی طرح پریوگتا کو دُکھ بھوگنا پڑے گا۔یہ ٹھیک ہے ❖

رام دت وغیرہ سبھی حاضرین جلسہ ایک آواز سے بولے۔کہ ہاں ٹھیک ہے ❖

آتم ویتا۔تو کیا یہی کلیش آپ لوگ نہیں بھوگ رہے ہے؟

اُپستھت گن۔نیچے گردن کر کے پرتھم چُپ ہو گئے۔پھر آتم ویتا کے دوبارہ پُوچھنے پر بہت دھیمے سُور سے بولے۔ٹھیک ہے۔یہی کلیش ہم بھی بھوگ رہے ہیں ❖

آتم ویتا۔پھر جب آپ سمجھ گئے۔کہ آپ انوچت ریتی سے ممتا کے وش ہو کر کلیش بھوگ رہے ہیں۔تو پرسنتا کے ساتھ اس کلیش کو دُور کر دینا چاہیئے منش ممتا ہی کے وش میں ہو کر تو اس پرکار کے کاریہ کرتا ہے۔جس سے اسے دُکھی ہونا پڑتا ہے۔اسی ممتا کے وش میں ہونے کا نام نکرشٹ سوارتھ ہے۔یہی نکرشٹ سوارتھ ہے۔جس سے مُنش کو دھن سمپتی کے چلے جانے یا بندھو باندھوؤں کی مرتیو سے دُکھ اٹھانا پڑتا ہے۔اس کے سوا ایک

بات اور بھی ہے۔اگر کچھ ایک لوگوں کے کتھن انوسار اس پرکار دُکھت اور کلیشت ہونے کو کسی وستو کی دُنیہ پر اپتی کا یتن مانا جاوے۔ تو بھی یہ یتن برتھا ہے۔یہ بات پتا پُتر وغیرہ کے سبندھ کی اصلیت کا گیان ہونے سے سپشٹ ہوگی ؎

پانچواں حصّہ

تعلق کا اصلی رُوپ

پتا۔پُتر۔بندھو۔باندھوؤں کے سمبندھ کا واستوک رُوپ کیا ہے۔ یہ بات جاننے کے لئے تعلق کی سچائی پر وچار کرنا چاہئے۔کیا پتا پُتر کا سمبندھ دونوں کی آتماؤں میں ہے۔اُتر یہ ہے کہ نہیں۔کیونکہ پتا پُتر کے سمبندھ کے لئے آیو کا بھید لازمی ہے۔لیکن آتمائیں سب ایک مانند دوامی ہیں۔دولت کا نہ آغاز ہے۔نہ انجام۔اس لئے یہ تعلق آتماؤں میں عمر کا بھید نہ ہونے سے نہیں ہو سکتا۔پھر کیا تعلق شریر اور شریر میں ہے۔نہیں یہ بھی نہیں ہو سکتا۔کیونکہ مرنے کے بعد بھی شریر باقی رہتا ہے۔لیکن کوئی اسے پتا یا پُتر سمجھ کر گھر میں نہیں رکھتا لیکن شریر سے آتما کے نکلتے ہی جبکہ اُس کی سنگیا لعش ہو جاتی ہے۔حتیٰ الامکان جلد جلانے کی ہر ایک خواہش کرتا ہے۔ اگر جسم ہی پتا یا پتر ہو تو اس کے داہ کرنے سے پتا یا پتر کے گھات کا پاپ

داہ کرنے والوں کو ہونا چاہیئے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ لاش کا جلانا
فرض[1] اور ثواب[2] بتلایا گیا ہے۔ اس لئے یہ ظاہر ہے۔ کہ پِتا پُتر وغیرہ کا
سمبندھ نہ تو کیول آتما آتما کا ہیں ہے۔ اور نہ کیول شریر شریر میں۔ پھر
یہ سمبندھ کس میں ہے۔ اس کا اُتر یہ ہے۔ کہ یہ سمبندھ شریر اور آتما
کے اتصال ہونے پر سھاپت ہوتا ہے۔ اور ویوگ ہونے پر ٹوٹ جاتا ہے
آتما اور شریر کے سنیوگ کا نام ہی پِتا پُتر آدی ہُوا کرتا ہے۔ ایک گرہستھی
کے گھر میں پُتر کا جنم ہوتا ہے۔ اس جنم ہونے کا ارتھ کیا ہے۔ شریر
اور آتما کا سنیوگ۔ اسی سنیوگ ورتیہ کا نام ہی پُتر ہونا ہے۔ اس پرکار
جب شریر اور آتما کے سنیوگ کا نام ہی پِتا پُتر آدی ہُوا کرتا ہے۔ تو اس
سمبندھ کے ٹوٹ جانے پر اس سمبندھ کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ یہ نتیجہ
نکالنا الوار یہ ہے۔ اس پرکار جب مرتیو اشریر اور آتما کا ویوگ ہونے
پر سمبندھ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور پِتا پُتر وغیرہ کی کوئی ہستی باقی نہیں رہتی
تو پھر دُکھت اور کلیشت ہونا رُوپ تیّن کسی کی پُنیہ پراپتی کے لئے کیا جا

[1] بھسمانتم شریرم۔ یجر وید ادھیائے ۴۰ منتر ۱۷۔ ارتھات شریر کے لئے انتم
کریہ بھسم کرنا ہے۔ اسی لئے اس سنسکار کا نام انتیشٹی ارتھات انتم کریہ رکھا گیا
ہے۔ اسی کو نرمیدھ بھی کہتے ہیں۔

[2] ایزو ئی پرنم پتقرنت۔ پر یت مریتم ہرنت۔ ایزوٹی پرسن پتویت پر یت مگناد
بھبادھیت۔ برہدارنیک اُپنشد ادھیائے ۵ برہمن ۱۱ کانڈ ۱۔ ارتھات شب
کا شمشان میں لیجانا اور اس کا داہ کرنا سادھارن تپ نہیں بلکہ پرم تپ ہے۔

سکتا ہے ۞

ایک فارسی کوی عُرفی نے بہت اچھی طرح سے اس سدھانت کے پر درشت کرنے کا یتن کیا ہے۔ اُس نے لکھا ہے۔ کہ اگر رونے سے عزیز مل جاتا۔ تو سو برس تک اسی اُمید میں رویا جا سکتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ مرنے پر مرنے والے کے لئے رونا پیٹنا دُکھت اور رنجیدہ ہونا فضول اور بالکل غیر ضروری ہے۔ بلکہ اس کے خلاف باقی ماندہ خاندان کو یہ سوچتے ہوئے کہ یہ وستو ایشور کی تھی۔ اس نے اسے جب چاہا لے لیا۔ اور اُس کے اس طرح اس چیز کے لے لینے سے ہم پر جو اُس کے متعلق جوابدہی کا بوجھ تھا۔ کم ہو گیا۔ اور نتیجہ میں ہمیں کچھ آزادی پراپت ہوئی۔ اس سبکدوشی کے حاصل ہونے کے لئے خوشی کرنی چاہیئے۔ نہ کہ ماتم ۞

آتھم وتیا۔ رشی نے یہاں پر اپنا اُپدیش ختم کیا۔ اُپدیش کے خاتمہ پر سالعین کے چہروں سے ایک قسم کی گمبھیرتا ظاہر ہو رہی تھی۔ جتنے وہ دُکھت تھے۔ اس کا بہت سا حصّہ دُور ہو چکا تھا۔ اور باقی رہے دُکھ کی بھی بے وجودی سمجھتے ہوئے اس کے دُور کرنے کے لئے کوشاں معلوم ہوتے تھے۔ اور جو کچھ انہوں نے اُپدیش سُنا تھا۔ اس پر وچار کرتے ہوئے اور بھی کچھ اپدیش شنکاؤں کے سمادھان روپ میں سُننا چاہتے تھے۔ اسی اُدّیش (پریوجن) سے شروتاؤں میں سے ایک بول اُٹھا۔

لہ فارسی شعر اس طرح ہے :-

عُرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال ۔ صد سال میتواں بہ تمنا گریستن

پرتھم تیرتھ - اس اُپدیش کے لئے مشکور ہوتے ہوئے ایک سوال کرتا ہے - آپ نے جو وید کی یہ شکشا بتائی ہے - کہ مرتیو کا دُکھ صرف ممتا کا نتیجہ ہے اس کا مطلب یہ ہے - کہ مرتیو دکھ دینے والی نہیں ہے - اور مرنے سے مرنے والے کو کچھ کلیش نہیں ہوتا ۔

آتم ودیتا - ہاں یہ ٹھیک ہے - کہ مرتیو رنجدہ نہیں ہے - اور اگامی سنگ میں اس شکشا کے سمبندھ میں کچھ کہا جاوے گا

چھٹا حصّہ

تیسرا سنگ

مرتیو کا اصلی رُوپ

سُندر اور سوہاونی تپو بھومی میں جہاں سُکھ اور شانتی کی وایو چل رہی ہے - آتم ودیتا رشی دیاس آسن پر براجمان ہیں - اکثر نر ناری جمع ہیں - ہر ایک کے دل میں ایک عجیب قسم کا جوش اور لگن ہے - کہ آج وہ پرشنوں کے پرشن جگت گے اعلیٰ ترین پرشن مرتیو کے سوال پر ایک ایسے مہاپُرش سے کچھ سُننے کی خوشش نصیبی پراپت کرنے والے جو سوال کے متعلق کچھ کہنے کے ادھیکاری ہیں - اس لئے ہر ایک نر ناری ٹکٹکی باندھے ہوئے رشی کی طرف دیکھ رہا ہے - کہ کب زبان مبارک سے اوپدیش شروع ہوتا ہے ۔

آتم ودیا ۔ رشی نے اپنی خاموشی کو توڑا ۔ اور سنگ میں نرناریوں کی اُپدیشامرت سُننے کی خواہش کو محسوس کر کے اس پرکار کہنا شروع کیا۔

مرتیو کیا ہے؟ اس کے سمبندھ میں انیک پرکار کی باتیں انیک سمپردائیوں میں پرچلت ہیں۔ لیکن جیون اور مرتیو کا واستوک رُوپ یہہ ہے۔ کہ ایک ناڑی اور لنوں کے بنے ہوئے شریر اور امر آتما کے سنیوگ کا نام جیون ہے۔ اور انہیں کے ویوگ کا نام مرتیو ہے۔ اپنے اپنے سُروپ سے جیون اور مرتیو کوئی ایسی وستو نہیں ہے۔ جن میں جوابدہی سب فعلوں کا آروپ کیا جاسکے ۔ وہ ایک پرکار کی کریائیں ہیں۔ اور اسی لئے اُن کے پرنیام پر دھیان دے کر انہیں دُکھ یا سکھ پر کہا جاتا ہے ۔ اسی مرتیو کے سمبندھ میں اب کچھ کہا جاتا ہے ۔

مرتیو سکھ پرد ہے سب سے پہلی بات جو مرتیو کے سمبندھ میں سمجھ لینے کی ہے وہ یہ ہے۔ کہ نتیجہ کی نگاہ سے مرتیو دُکھ پرد نہیں۔ بلکہ راحت رساں ہے مرتیو کس طرح سُکھ پرد ہے؟ یہ سدھانت کچھ تشریح چاہتا ہے۔ اور وہ تشریح اس پرکار ہے۔ جیون اور مرتیو دن اور رات کی مانند کہا جاتا ہے یہ سبھی جانتے ہیں۔ کہ دن کام اور رات آرام کرنے کے لئے ہے۔ مُنش دن میں کام کرتا ہے۔ کام کرنے سے اس کے من بُدھی آدی اور داہیہ کرن ارتھات آنکھ ۔ ناک ۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ سبھی تھک کر کام کرنے کے ناقابل ہو جاتے ہیں ۔ اور تب وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اسی پرکار شکتی کی کمی ہونے پر راتری آتی ہے۔ دن میں جہاں مُنش کے شریر کے اندر

اور باہر کی سبھی اندریاں اپنا کام مستعدی سے کرتی تھیں - اب رات آنے پر منش گہری نیند میں سو جاتا ہے - اور اندرونی و بیرونی حواس سبھی شانت اور پرشار تھ رہت ہو جاتے ہیں - کام کرنے سے جہاں شکتی خرچ ہو کر کم ہوتی ہے - کام نہ کرنے سے خرچ بند ہو جانے سے شکتی دوبارہ جمع ہونے لگتی ہے - اسی پرکار خرچ ہوئی شکتی کو پنہ منش پرشارتھ مے ہو کر اس جمع شدہ شکتی کو خرچ کر ڈالتا ہے - پھر راتری آتی ہے اور دوبارہ شکتی کا خزانہ بھر دیتی ہے - یہ سلسلہ انادی کال سے چلا آتا ہے - اور اننت کال تک چلتا رہتا ہے ٭

گایتری - (سنگ میں اُلپھتت ایک دیوی) راتری میں کام نہ کرنے سے شکتی کس پرکار جمع ہو جاتی ہے ؟

آتم دیتا - شکتی خون میں رہتی ہے - اور نیا خون پرتی سمے آہار کے روپانترت ہونے سے (از تقات غذا کے تغیر سے بنا رہتا ہے - اور راتری میں شکتی کا خرچ بند ہونے سے اس شکتی کی ماترا بڑھتی رہتی ہے - یہ اصول جاندار اور بیجان سبھی میں کام کرتا ہے - جب کسی زمین کی پیداوار کم ہو جاتی ہے - تو کسان اُسے کچھ وقت کے لئے چھوڑ دیتا ہے - اور اس میں کچھ نہیں بوتا - اسطرح کچھ عرصہ تک زمین کے خالی پڑے رہنے سے زمین پھر غلہ پیدا کرنے کے قابل ہو جاتی ہے - تب کسان پھر اس میں بونا شروع کر دیتا ہے یہ جواب دینے کے بعد آتم دیتا رشی پھر اپنا ویاکھیان جاری کرتے ہیں ٭

آتم دیتا - جس پرکار دن اور رات کام کرنے اور آرام کرنے کے لئے

ہیں۔ مُنش جیون رُوپی دن میں کام کرتا ہے۔ یہ کام صغرسنی سے شروع ہو
کر جوانی میں کمال تک پہنچ جاتا ہے۔ بڑھاپا اس جیون رُوپی دن کا آخری
پہرہ ہوتا ہے۔ اس لئے جس طرح شام ہونے سے پہلے مُنش کام کرتے
کرتے تھک جاتا ہے۔ زیادہ مُشقت کے لائق نہیں رہتا۔ اسی طرح
بڑھاپا آنے پر بھی مُنش کام کرنے کے ناقابل ہو جاتا ہے۔ دماغ کام
نہیں دیتا۔ قوتِ حافظہ جواب دے جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ہلانا دُوبھر
ہو جاتا ہے۔ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں سبھی جانتے ہیں۔ کہ بڑھاپے کی
آخری منزل میں مُنش نکما ہو جاتا ہے۔ چارپائی پر پڑے ہوئے کھوں کھوں
کرنے کے سوائے اور کسی کام کا نہیں رہتا۔ وہ ساری طاقت جو اوائل
عمر جوانی میں تھی۔ بڑھاپے میں خواب کی سی بات ہو جاتی ہے۔ اس
طرح جب جیون رُوپی دن میں مُنش کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے
اور زیادہ کام کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ تب موت کی رات نکماپن دور کرنے
کیلئے آتی ہے۔ جس طرح انسان رات بھر آرام کر کے صبح سویرے
نئے جوش اور نئی اُمنگ کے ساتھ اُٹھتا ہے۔ اسی طرح مرتیو رُوپی رات
میں آرام پا کر مُنش جیون رُوپی دن کے پراتہ کال روپی بچپن میں نئے
جوش۔ نئی اُمنگ۔ نئی طاقت اور نئی جراُت کیساتھ پیدا ہوتا ہے۔
جہاں بڑھاپے میں ہاتھ پاؤں ہلانا مشکل تھا۔ وہاں زمانہ بچپن سراسر
اُس کے اُلٹ ہے۔ یہاں بچپن میں ہمت اس قدر زیادہ ہوتی ہے۔ کہ بچے
کو ہاتھ پاؤں ٹھیرانا مشکل ہوتا ہے۔ اگر اُسکے چلتے ہوئے ہاتھوں

کو پکڑ لو - تو وہ پاؤں ہلانے لگے گا - پاؤں بھی پکڑ لو - تو رونے لگے گا - غرضیکہ جب تک وہ اپنے ہاتھ پاؤں ہلانے میں مخمل اسباب کو دُور نہ کر لیگا - چین نہ لیگا - اتنی تبدیلی کیوں ہو گئی - اس کا ایک ہی جواب ہے اور وہ یہ کہ مرتیو دیوی راتری نے آرام دے کر بڑھاپے کی ناقابلیت کو بچپن کی اس نئی قابلیت میں بدل دیا - اس طرح ہم نے دیکھ لیا کہ موت دُکھ دینے کے لئے نہیں - بلکہ آرام اور سُکھ دینے کے لئے ہی آتی ہے - اسی لئے کرشن مہاراج نے گیتا میں ارجن کو مخاطب کیا ہے - شریر کپڑے کی مانند ہے ؛

वासांसि जीर्णानि यथा विहाय नवानि गृ-
ह्णाति नरोऽपराणि । तथा शरीराणि विहाय
जीर्णान्यन्यानि संयाति नवानि देही ॥
गीता २-२२ ॥

یعنی جس طرح مُنش پھٹے پُرانے کپڑے اُتار کر نئے کپڑوں کو پہن لیا کرتا ہے - اُسی طرح آتما پُرانے اور نکمے شریر کو چھوڑ کر نیا شریر گرہن کرتا ہے ؛

بھلا کبھی کسی کو دیکھا اور سُنا ہے - کہ پُرانی پوشاک کو چھوڑ کر نئی پوشاک زیب تن میں کسی کو رنج یا افسوس ہُوا ہو - بلکہ بر خلاف اس کے یہ تو دیکھا جاتا ہے - کہ نئے کپڑے پہن کر سبھی خوش ہوتے ہیں - پھر بھلا آتما نکمے اور خستہ شریر کو چھوڑ کر نیا اور مضبوط جسم حاصل کرنے سے

ناخوش اور رنجیدہ کیوں کر ہو سکتا ہے؟ اس لئے یہ اصول کہ موت دُکھ دینے والی نہیں، بلکہ سُکھ دینے والی ہے۔ درست اور قابل تسلیم ہے ؛

ویدیہ بھلد ر ۔ اسنگ کا ایک ممبر آتم ودیا کا اُپدیش سُنکر بولا) آپ کا اُپدیش تو یقیناً لاجواب اور قابل تسلیم ہے مگر اصول کی حدود کا تجاوز کر جس وقت سدھانت کی سیما النگھن کر عمل دُنیا پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ تو بات اس کے بالکل برعکس معلوم ہوتی ہے۔ ایک کوڑھ کے عارضہ میں مبتلا آدمی جیلخانہ میں قید ہے۔ بیماری خوفناک صورت اختیار کئے ہوئے ہے۔ مریض کے جسم سے خون اور پیپ بہہ رہی ہے۔ قیدی ہونے کی اذیتیں بھی ساتھ ہی ساتھ برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ کسی طرح کی اُسے خوشی نہیں ہے بلکہ زندگی دُوبھر ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ اگر وہ مرجائے۔ تو ان سارے دُکھوں سے چھوٹ جائے۔ اسی لئے اگر اُسے پوچھتے ہیں۔ کہ اِن تمام دُکھوں سے چھوٹنے کے لئے کیا تم مرنا چاہتے ہو۔ تو مرنے کا نام سُن کر وہ بھی کانوں پر ہاتھ دھرتا ہے۔ یہ حالت تو ایک معمولی شخص کی ہوئی کہ موت کا نام سن کر کانپنے لگتا ہے۔ اب ایک عالم فلاسفر کا حال سنیئے :-

موت رنجدہ کیوں معلوم ہوتی ہے

ملک فرانس کا ایک مشہور فلاسفر لاپلاس تھا جس نے موجودہ مغربی اصول نے بولر تھیوری (NEBULER THEORY) کا حوالہ دیتے ہوئے ایک کتاب

لاپلاس کی زندگی کا ایک واقعہ

میں پیدائش دُنیا کے بارے میں لکھا تھا۔ جس میں سورج اور چند روغیرہ
نکھشتروں کی پیدائش کا ذکر کیا گیا تھا۔ کتاب مکمل ہو جانے پر اُس کی ایک
کاپی اس نے شہنشاہ نپولین کی نذر کی۔ نپولین نے کتاب کو پڑھا۔ اور
لاپلاس سے پھر ملاقات ہونے پر ایک سوال کیا۔ سوال یہ تھا۔ کہ تم نے کتاب
میں دُنیا کے بنانے والے الیشور کا کیوں ذکر نہیں کیا؟ لاپلاس ناستک
تھا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ مجھے پیدائش دُنیا پر غور وخوض کرتے ہوئے
الیشور کے تصوّر کی ضرورت ہی لاحق نہیں ہوئی۔ نپولین اس کا جواب سُنکر
خاموش ہو گیا۔ مگر جب لاپلاس کی موت کا وقت قریب آیا۔ اور اسے یقین
ہو گیا۔ کہ اب چند ہی لمحوں میں موت آکر اس کی رُوح پر قبضہ کرنا چاہتی ہے
تو وہ اس قدر خوفزدہ ہوا۔ کہ ڈر کے مارے اُسے کچھ بھی سدھ بُدھ نہ رہی
اور بے اختیار اُس کی زبان سے یہ لفظ نکل پڑے :۔

LOVE IS GREATER THAN THOUSANDS OF MY MATHEMATICS.

یعنی الیشور کی محبت میرے ہزاروں گنتوں سے افضل ہے۔ اسوقت
الیشور کا پریم اسے بہت یاد آیا۔ جب اس نے سمجھ لیا۔ کہ اب موت گلا گھونٹنا
چاہتی ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر معمولی درجے کے آدمی ایک طرف
موت سے خوف زدہ ہوتے ہیں۔ تو دوسری طرف لاپلاس جیسے فلاسفروں
کو بھی موت کم ڈراونی نہیں ہے۔ عملی طور پر جب موت اس قدر خوفناک
ہے تو کس طرح اُسے سُکھ پر دکھایا جا سکتا ہے۔ سکھ ایک (راحت آمیز

کہا جا سکتا ہے ؟

آتم ویتا - یہ سچ ہے - کہ عملی دنیا میں موت رنجیدہ معلوم دیتی ہے - مگر سوچنے کی بات تو یہ ہے - کہ مرتے وقت جو دُکھ ہوتا ہے - اس کا باعث بذاتہٖ خود موت ہے - یا کوئی وجہ ہے - جسے مرنے والے نے خود پیدا کر لیا ہے ؟

ویربھدر - اور کونسی وجہ ہو سکتی ہے ۔

آتم ویتا - اس کی وجہ کیا ہے - اس کا ذکر اشارتاً اوپر ہو چکا ہے - مفصل طور پر کہا جاتا ہے - یہ کہا جا چکا ہے - کہ دُنیا کی ہر ایک چیز ایشور کی ہے - اور انسان کے استعمال کے لئے ملی ہے - انسان کو دنیا کی تمام اشیاء کے محض استعمال کا حق ہے - ممتا کے زیر اثر ہو کر جب آدمی انہیں اپنا سمجھنے لگتا ہے - تبھی اسے کشٹ بھوگنا پڑتا ہے ۔

ممتا سے دُکھ ہوتا ہے موت سے نہیں!

ویربھدر - اپنا سمجھنے سے دکھ کیوں ہونا چاہیئے ؟

آتم ویتا - دنیا میں موت کی عملی صورت یہ ہے - کہ وہ انسانوں کو حاصل شدہ اشیاء سے محروم کر دیا کرتی ہے - فرض کرو کہ جے چند ایک گرہستی ہے - کئی دیہات اُس کے زیر کاشت ہیں - روپیہ پیسہ بھی کافی ہے - بیٹے پوتے بھی ہیں - غرضیکہ ہر طرح سے خوشحال اور بشاش ہے - مقررہ عمر گذارنے کے بعد اب جے چند بستر مرگ پر پڑا ہے - اور جلد ہی دنیا سے کوچ کرنیوالا ہے - اچھا بتلاؤ کہ جے چند یہاں سے جب جائیگا - تو وہ اپنے ساتھ کیا کیا لے جائیگا ۔

انسان کے ساتھ صرف پاپ اور پُنیہ ہے

ستیہ شیل - جے چندر یہاں سے اپنے افعال کے سوائے جن کا نام دھرم ہے - اور کچھ نہ لے جائے گا ؛

آتم ودیا - کیا زمینداری - دھن دولت - بیٹوں اور پوتوں میں سے کسی کو بھی ساتھ نہیں لے جائے گا ؟

ستیہ شیل - نہیں -

آتم ودیا - کیوں ساتھ نہ لے جائے گا ؟ اپنی مرضی سے ساتھ نہ لیجائے گا. یا کسی مجبوری سے ؟ اگر کسی مجبوری سے تو وہ مجبوری کیا ہے ؟

ستیہ شیل - اپنی مرضی سے کون اپنی چیزوں کو چھوڑا کرتا ہے یقیناً کوئی مجبوری ہی ہونی چاہیئے - اور وہ مجبوری موت کے سوا اور کچھ معلوم بھی نہیں ہوتی

ہمیں دُنیاوی اشیاء کے صرف استعمال کا حق ہے

آتم ودیا - ٹھیک ہے - وہ مجبوری موت ہی کی شکل میں ہے - موت کا کام ہی یہ ہے - کہ وہ مرے ہوئے آدمی سے زندگی میں میسر شُدہ چیزوں کو الگ کر دیا کرتی ہے - اگرچے جے چندر محض اِن چیزوں کے استعمال تک ہی میں اپنا حق تصور کرتا ہے - تو وہ اس سکول ماسٹر کی طرح ہے - جو سکول کی آخری گھنٹی بجتے ہی سکول کی استعمالی کتابوں اور بلیک بورڈ وغیرہ کو - جو اُسے سکول کے گھنٹوں میں سکول کا کام چلانے کے لئے ملے تھے - سکول میں ہی چھوڑ کر خوشی خوشی سکول سے چل دیتا ہے - تمام میسر شدہ اشیاء کو خود بخود یہیں چھوڑ کر یہ سمجھتا ہوا کہ جیون رُوپی سکول کے بند ہونے پر ان کے استعمال کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے - وہ خوشی خوشی دنیا سے چل دیگا - اِس حالت میں اُسے موت سے کچھ بھی دُکھ نہ ہوگا ؛

شری ہرش ۔ جے چندر کی اس حالت میں کچھ دُکھی ہونا ہی پڑے گا۔ کیونکہ اُسے اپنی پیاری چیزیں تو چھوڑنی ہی پڑینگی ✦

آتم ویتا ۔ ہرگز نہیں ۔ کیا اس سکول ماسٹر کو سکول کی اشیاء سکول ہی میں چھوڑ کر چھٹی ہونے پر گھر چلتے وقت کچھ دُکھ ہُوا تھا ✦

شری ہرش ۔ سکول ماسٹر تو چھٹی ہو جانے پر بخوشی گھر جایا کرتے ہیں تو انہیں تو کبھی دُکھ نہیں ہوتا ✦

آتم ویتا ۔ تب جے چندر کو کیوں دُکھ ہونا چاہئے ؟ وہ بھی ساری جائیداد کو اپنی نہیں بلکہ ایشور کی سمجھکر استعمال کی میعاد ختم ہونے پر جا رہا ہے۔ ہاں جے چندر کو اُس حالت میں دُکھ ہو سکتا ہے ۔ اگر وہ ان تمام اشیاء میں ممتا جوڑ کر یہ سمجھنے لگے ۔ کہ یہ اشیاء میری ہیں ✦

ہرش وردھن ۔ ممتا جوڑنے سے کیوں دُکھ ہوگا ؟

آتم ویتا ۔ اس لئے کہ وہ تو ان اشیاء کو اپنی سمجھکر چھوڑنا نہ چاہیگا کیونکہ کون اپنی اشیاء کو چھوڑا کرتا ہے ۔ لیکن موت اس سے ان چیزوں کو زبردستی چھڑائیگی ۔ پس زبردستی امرضی کے خلاف چیزوں کے چھڑانے ہی سے تو کشٹ ہوا کرتا ہے ۔ اس سے صاف ظاہر ہے ۔ کہ موت بذاتِ خود رنجیدہ نہیں ۔ بلکہ منش دنیا کی چیزوں میں ممتا جوڑکر تے وقت موت کو دُکھ دائیک بنا لیا کرتا ہے ✦

ایک مثال

LAUGHING GLASS یعنی ایک طرح کے ہنسانے والے آئینہ میں منش کی اچھی سے اچھی صورت اتنی بھدّی اور خراب دکھائی دیتی ہے کہ دیکھنے والا خود اپنی صورت دیکھ کر ہنسنے لگتا ہے۔ کیا اس میں صورت کا قصور ہے؟ صورت کا کچھ قصور نہیں۔ صورت تو اچھی بھلی ہے۔ پھر خراب کیوں دکھائی دیتی ہے؟ اس کی وجہ آئینے کی خرابی ہے۔ کیونکہ معمولی آئینہ میں صورت اچھی اور جیسی ہے۔ ویسی ہی دکھائی دینے لگتی ہے۔ اسی طرح موت بذات خود اچھی ہے۔ جو خوش آمدید کہنے لائق ہے۔ لیکن جب اس کی خوشنما شکل کو ممتا کا شیشہ لگا کر دیکھتے ہیں۔ تو شیشے کے نقص کے باعث موت کی خوب صورتی بھی خوفناک اور ڈراونی دکھائی دینے لگتی ہے +

ایک دوسری مثال

فرض کرو۔ کہ اس ست سنگ میں موجود سجنوں میں رام دت نامی ایک شخص نے کچھ خلاف ورزی کی اور سنگ کے منتظموں نے اُسے چلے جانے کا حکم دیا۔ رام دت سنگ چھوڑ کر جاتا ہے۔ بتلاؤ اس کو کچھ کشٹ ہوگا یا نہیں؟

شیل بھدر۔ ضرور کشٹ ہوگا +

آتم دیتا۔ مگر جب رام دت کسی غرض سے خود بخود اس سنگ سے اٹھ کر چلا جائے۔ تو کیا تب بھی اُسے دُکھ ہوگا؟

شیل بھدر۔ تب اُسے کچھ بھی دُکھ نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ تو اپنی خوشی سے خود بخود اٹھ کر گیا ہے +

آتم دیتا۔ تو سوچنا یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں رام دت کو سنگ چھوڑنا
پڑتا ہے۔ لیکن جب وہ خود بخود چھوڑتا ہے۔ تب وہ دُکھی کبھی نہیں ہوتا۔ اور
جب دُوسرا کوئی اُسے مجبور کر کے سنگ چھوڑاتا ہے۔ تب اُسے دُکھی ہونا پڑتا
ہے۔ ان دونوں صورتوں میں جو دو طرح کی ایک دوسری سے مختلف حالتیں
ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جب منش اپنی مرضی سے کوئی کام کرتا ہے۔
تب اُسے دُکھ نہیں ہوتا۔ مگر وہی کام جب مجبوری کی حالت میں کرتا ہے۔
تب اُسے دُکھی ہونا پڑتا ہے۔ اسی مثال کے مطابق جب منش دنیاوی اشیاء
میں ممتا کا ناطہ نہ جوڑ کر خود بخود چھوڑتا ہے۔ تب اُسے موت کے وقت دُکھی
نہیں ہونا پڑتا۔ لیکن جب ممتا کے بس ہو کر انسان دنیا کو خود نہیں چھوڑتا۔ اور
موت زبردستی اس کی مرضی کے خلاف اُس سے دُنیا چھڑا دیتی ہے۔ تب اُسے
دُکھی ہونا پڑتا ہے۔ لہذا ثابت ہے۔ کہ مرتے وقت انسان کے دُکھ کا باعث
دُنیا کو نہ چھوڑنے کی خواہش ہے۔ نہ کہ موت۔ اس سنسار کے نہ چھوڑنے کی
خواہش منش کو کیوں پیدا ہوتی ہے؟ اس کی وجہ وہی ممتا ہے۔ جس کے پھیر
میں پڑ کر منش یہ سمجھنے لگتا ہے۔ کہ دُنیا میں میری زمینداری ہے۔ میرا دھن
ہے۔ میری جائداد ہے۔ میرے پُتر پوترے ہیں مکان ہے۔ غرضیکہ جو کچھ ہے
سب یہاں ہی تو ہے۔ اس لئے سنسار نہیں چھوڑنا چاہئے ؛

آتم دیتا رشی نے اس طرح اپنا اُپدیش ختم کیا۔ سنگ کے ممبران
اُپدیش رُوپی امرت کو پان کر کے اپنے کو خوش قسمت خیال کرتے تھے لیکن
مضمون کے گہرے ہونے سے شنکاؤں کا اُٹھنا بند نہیں ہوا تھا۔ اس لئے

اُن میں سے ایک شخص یوں کہنے لگا ؛

شیل بھدر ۔ یہ بات تو صاف ہو گئی ۔ کہ موت بذاتِ خود دُکھدائیک نہیں اس واقفیت سے بہرہ ور ہونے کے لئے اس علم کی زیادتی کے لئے ہم سبھی حاضر نرناری اظہار شکریہ کرتے ہیں ۔ اس اُپدیش سے یہ بھی ظاہر ہو گیا ۔ کہ اگر مرنے والا اپنے کو ممتا کے چکر سے آزاد رکھ سکے ۔ تو بنا کسی پرکار کا دُکھ اٹھائے بخوشی تمام اس جگت سے کوُچ کر سکتا ہے ۔ اور یہ بھی اُپدیش سے معلوم ہو چکا ہے ۔ کہ پتا اور پُتر کے تعلقات شریر اور آتما کے ملاپ کے ہی نام ہیں ۔ ان کے ویوگ ہونے پر پھر سمبندھ کی کوئی ہستی بھی باقی نہیں رہتی ۔ اور اس طرح جب سمبندھ ہی نہ رہا ۔ تو پھر مرحوم رشتہ دار کے لئے رونا پیٹنا یا اسی طرح کی کوئی اور بات کرنا بالکل فضول ہے ۔ لیکن مرنے والا مر کر کہاں جاتا ہے ۔ پر لوک کس کا نام ہے ؟ اس بات کے جاننے کے لئے ہم سب بڑے خواہشمند ہیں ۔ کرپا کر کے آئندہ ست سنگ میں اس مضمون کا اُپدیش کریں ؛

آتم ویتا ۔ بہت اچھا ؛

(اس کے بعد آج کا سنگ سماپت ہو گیا)

دوسرا باب

پہلا حصّہ چوتھا سنگ

مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے

خوبصورت اور سہاونے درختوں کے خوشگوار سایہ میں ست سنگ لگا ہوا ہے۔ بیشمار نرناری پرلوک کا حال جاننے کے لئے بڑے خواہشمند دکھائی دیتے ہیں۔ آتم دیتا اپنی مقررہ جگہ بیاس آسن پر رونق افروز ہیں۔ سنگ کی کاروائی شروع ہونے میں۔ ابھی پانچ منٹ کی دیر ہے۔ اس لئے سنگ کو سنگھٹت دیکھ کر بھی آتم دیتا اپنا اپدیش شروع نہیں کرتے ہیں۔

شویت کیتو۔ مہاراج سنگ میں شامل ہونیوالے نرناری تو آگئے ہیں۔ پانچ منٹ کی کیا بات ہے۔ پانچ منٹ پہلے ہی اپدیش شروع کر دیجئے۔

آتم۔ نہیں یہ نہیں ہوسکتا۔ جو لوگ وقت کے پابند ہیں۔ عین وقت پر آویں گے۔ وقت مقررہ سے کام شروع کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ ان شکشاؤں سے لابھ نہ اُٹھا سکیں گے۔ جو وقت سے پیشتر دی جا چکی ہونگی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ انہیں وقت کا پابند ہونیکے لئے بجائے انعام کے اُلٹی سزا بھوگنی پڑے گی۔ جو شخص وقت کی پابندی کرتا ہے۔ اس کیلئے ۵ منٹ بڑے

قیمتی ہیں۔ نپولین نے آسٹریا کو فتح کر لینے پر کہا تھا۔ کہ اُس نے آسٹریا کو اس لئے فتح کر لیا۔ کہ آسٹریا والے پانچ منٹ کی قیمت نہیں جانتے تھے۔ لہٰذا سنگ کی کاروائی وقت سے پہلے شروع ہو گی۔ نہ وقت کے بعد۔ بلکہ ٹھیک وقت پر ہی ہمیشہ شروع ہوتی رہی ہے۔ اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ رشی کی آگیا سے سنگ میں موجود ایک پریمی نے مگن ہو کر ایک بھجن گایا ہ

اشرن شرن۔ شرن ہم تیری

بھولے ہیں مارگ بپن سگھن ہے چھائی گہن اندھیری (۱) اشرن
سوارتھ سمیر چلی ایسی۔ سب سمن بکھرائے

ہاس بھاؤ سگندھی چرائی۔ پریم پردیپ بجھائے (۲) اشرن شرن
کلہہ کنٹکوں سے چھد دایا۔ سکھ رس سبھی سکھا

بھراتری بھاؤ کے ناطے توڑے اپنا کیا پرایا (۳) اشرن "
لکھ دُردشا ہماری بندھ نے اُس بوند چھلکائی

وہ بھی ہم پر گر کر چھوٹی ادھر اُدھر کترائی (۴) اشرن "
کروناسندھو سہارا تیرا تو ہی ہے۔ رکھوالا

دین اناتھ ہوئے ہم ہا۔ تو دُکھ ہرنے والا (۵) اشرن "
ایسی کرپا پرکاش دکھا دے اپنی دشا سُدھاریں

آتم تیاگ کا مارگ پکڑ لیں وشو پریم اُدھاریں (۶)

اشرن شرن شرن ہم تیری

بھجن ختم ہوا ہی تھا۔ اور وقت پورا ہونے میں جب صرف ایک منٹ باقی

تھا۔ تب کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ۱۰۔ ۱۲۔ اپنے تعلیم یافتہ شنش۔ جن میں کئی ودیشی علما بھی تھے۔ سنگ میں شامل ہوئے۔ اور آتم وِدیا رشی کی مناسب تعظیم بجا لانے کے بعد اُچت سوزوں جگہوں پر بیٹھ گئے سنگ کی کاروائی شروع ہونے کا وقت بھی ہو چکا تھا۔ اس لئے رشی نے اپنا اُپدیش شروع کیا

آتم ودیا۔ یہ بات کہی جا چکی ہے۔ کہ انسان ہر جان دار جسم اور رُوح کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے۔ وید میں کہا گیا ہے۔ کہ جسم میں آنے جانے والی رُوح ابدی ہے۔ مگر یہ جسم صرف بھسم ہونے تک رہتا ہے۔ اس کے بعد نشٹ ہو جاتا ہے :-

वायुरनलममृतमथेदं भस्मान्तं
शरीरम्॥ यजु॰, अ॰, ४०॥

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آتما تو ہمیشہ ایک ہی بنا رہتا ہے۔ مگر جسم برابر ہر پیدائش میں بدلتا رہتا ہے۔ اسی لئے آتما کو امر (غیر فانی) اور جسم کو فانی کہا گیا ہے ؛

شری ہرش کیا آتما کبھی پیدا ہی نہیں ہوتا؟ دنیا کے آغاز میں تو ایشور اس کی بھی رچنا کرتا ہی ہوگا؟

آتم ودیا۔ نہیں۔ آتما کی رچنا کبھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے ست شاستروں میں اس کے لئے کہا گیا ہے "آتما نہ تو پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے نہ اُسکی پیدائش کا کوئی ذریعہ (MATERIAL, CAUSE) اور نہ وہ کسی کی پیدائش کا ذریعہ ہے۔ یعنی نہ وہ کسی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوتا ہے۔ وہ (آتما) ابدی غیر فانی، قدیم اور پُرانا ہے۔ جسم کے ناش

ہونے سے اُس کا ناش نہیں ہوتا ۔ اکٹھ اُپنشد ۲۔۲۔ ۱۸) +

یہ جواب دینے کے بعد آتم وِتیا نے اپنا اُپدیش شروع کیا +

آتم وِتیا ۔ آتما کے اس طرح مختلف جسم تبدیل کرتے رہنے کے سلسلے کا نام پنرجنم یا آواگمن (مسئلہ تناسخ) ہے ۔ جب پرانی ایک جسم (مراد انسانی جسم سے ہے) چھوڑتا ہے ۔ تو اس طرح شریر چھوڑنے یا مرنے کے بعد اس کی تین حالتیں ہوتی ہیں +

دُوسرا حصّہ

مرنیکے بعد کی پہلی حالت

آتم وِتیا ۔ انسان کی پہلی حالت وہ ہے ۔ جس میں اس کے پن اور پاپ دونو قسم کے افعال اکٹھے ہوتے ہیں ۔ نچکیتا" نے ایک یم سے یہی سوال کیا تھا کہ مرنے کے بعد پرانی کی کیا حالت ہوتی ہے ۔ یم نے اس کے جواب میں کہا تھا ۔ کہ مرنے کے بعد ایک طرح کے پرانی جاندار (انسان ۔ چرند ۔ پرند ۔ چلنے پھرنے والے پرانیوں) کو پراپت ہوتے ہیں ۔ مگر دوسری قسم کے پرانی بے جان (نہ چلنے والے درخت وغیرہ) جسموں میں جاتے ہیں ۔ یہ دو حالتیں جانداروں کی کیوں ہوتی ہیں ۔ یم آچاریہ نے اس کا جواب یہی دیا تھا ۔ کہ ان جانداروں کے علم اور افعال کے مطابق ہی یہ تفریق ہوتی ہے +

آواگمن

جب انسان کے پن اور پاپ مساوی یا پُن زیادہ ہوتے ہیں ۔ تب اُسے

انسانی جنم نصیب ہوتا ہے ۔ لیکن جب اس کے برعکس ہوتی ہے یعنی اچھے افعال کم یا کچھ بھی نہیں ۔ یا پاپ زیادہ یا سب پاپ ہی پاپ ہوتے ہیں ۔ تو اُسے انسان سے ادنےٰ درجہ کے متحرک اور غیر متحرک قالبوں میں جانا پڑتا ہے ۔

بسنتی دیوی ۔ کیا روح انسانی قالب تک پہنچ کر پھر اپنے سے مختلف قسم کے قالب میں بھی جا سکتی ہے ؟

آتم ودیا ۔ ہاں جا سکتی ہے ۔ اگر اس کے افعال بہت بُرے ہیں تو یقیناً اسے نیچے جانا پڑتا ہے ۔ { انسان کو ادنیٰ قالبوں میں جانا پڑتا ہے }

بسنتی دیوی ۔ مگر یہ تو ترقی کے اصولوں کے خلاف ہے کہ انسان ترقی کر کے پھر نیچے لوٹے ۔

آتم ودیا ۔ دُنیا میں ایک پہیے کی گاڑی کبھی نہیں چلتی ۔ تنزل سے خالی عروج کا تصوّر نہ صرف مُشکل ہی ہے ۔ بلکہ مشاہدہ کے بھی برخلاف ہے ۔ دُنیا میں کوئی چیز نہیں دیکھی جاتی ۔ { عروج کے ساتھ تنزّل لازمی } جس میں عروج کے ساتھ تنزل وابستہ نہ ہو ۔ انسان پیدا ہوتا ہے ۔ مگر آخر کار اُسے مرنا بھی پڑتا ہے ۔ سورج نمودار ہوتا ہے ۔ بڑھتا ہے اور بڑھنے کے بعد ڈھلنا شروع ہو جاتا ہے ۔

ایک وقت آتا ہے ۔ اور آئیگا ۔ جب سورج حرارت سے خالی ہو جائیگا چندرماں بڑھتا ہے ۔ لیکن بڑھنے کے بعد اسے گھٹنا بھی پڑتا ہے ۔ ایک وقت چندرماں میں پانی وغیرہ کا ہونا بتلایا جاتا تھا ۔ مگر اب کہتے ہیں ۔ کہ

پانی کا تنزل ہو کر چند برس لئے آب ہو گیا ہے - وغیرہ - اسطرح جب دُنیا کا عام قاعدہ یہ ہے - کہ ترقی کے ساتھ تنزل بھی ہوتا ہے - تب انسان اس اصول سے کیونکر سبکدوش ہو سکتا ہے - علاوہ ازیں ہم اعمال کی دُنیا میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں تو نیک افعال کیساتھ افعال بد موجود ہیں ہی - اور نیک کام کر کے اگر انسان اچھا پھل حاصل کیا کرتا ہے - تو بُرے کام کر کے اس کے پھل سے کیونکر بچ سکتا ہے - انسان کام کرنے میں آزاد ہے - آزادی اسکا پیدائشی حق ہے - مگر چوری اور اسی طرح کے بُرے کام کر کے اُسے جیلخانے جانا پڑتا ہے - جہاں اس کی آزادی چھن جاتی ہے - کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایک آزاد پرانی بُرے افعال کی لپیٹ میں آکر آزادی کھو بیٹھتا ہے *

بسنتی دیوی - یہ تو دیکھا ہی جاتا ہے *

آتم ودیا - تو پھر اگر تنزل سے خالی عروج کا اصول ہی دُنیا میں کام کر رہا ہوتا - تو آزاد انسان غلام کیسے ہو جاتا - غلطی یہ ہے - کہ تم مسئلہ کرم کو بھول کر محض عروج کی مرگ ترشنا (ریت) سے پیاس بجھانے کے خواہشمند ہو - پرانی کرم پھل ہی سے مُنش بنتا ہے - اور کرم پھل سے ہی حاصل شدہ انسانیت کو بھی کھو دیتا ہے *

بسنتی دیوی - قیدی ہونا تو ایک طرح کی مُستقل غلامی ہوتی ہے لیکن مذکورہ بالا قالبوں میں جانا اس سے مختلف بات ہے *

آتم ودیا - قیدی ہو کر قید خانہ میں جانا اور مذکورہ بالا قالبوں میں جانا ان میں برائے نام تفاوت ہے انسانی قالب ہی ایک قالب ہے - جس میں بھوگ کے ساتھ پرانی آزادانہ طور پر کام کر سکتا ہے - باقی جتنے قالب ہیں وہ

تمام قالب جیلخانہ کی مانند ہیں۔ انسان جس قدر میعاد کے لئے ان قالبوں میں جاتا ہے۔ اس کے اختتام پر پھر جیلخانہ سے واپس ہونے کی مانند انسانی قالب میں لوٹ آتا ہے ❖

دیوپریہ ۔ پرانی ان قالبوں میں آخر جاتا کیوں ہے ؟

آتم دیتا ۔ پرانی خود بخود حسب مرضی ان نیچے کے قالبوں میں نہیں جاتا۔ بلکہ قیدی ہو کر قید خانہ میں بھیجے جانے کی مانند ہی ان مذکورہ بالا قالبوں کے جیلخانوں میں بھی اعلےٰ منصف کے حکم کے مطابق سزا بھگتنے کے لئے بلکہ سدھار کے ارادہ سے بھیجا جاتا ہے ❖

تناسخ انسان کی بہتری کے لئے ہے

دیوپریہ ۔ وہاں سدھار کس طرح ہوتا ہے ؟

آتم دیتا ۔ منش کا پاپ یہی ہے۔ کہ وہ اپنی اندریوں کو پاپ کرم کرنے کا ابھیاسی بنا کر خود بخود اُن کے جال میں پھنس جاتا ہے۔ تب رحم دل منصف اپنے فیصلہ میں رحمدلی کا ثبوت دے کر اُسے کسی ایسے قالب میں بھیج دیتا ہے۔ جہاں اس کی وہی اندریاں چھن جاتی ہیں۔ فرض کرو کہ ایک منش نے آنکھوں کو گنہگار بنا لیا ہے۔ تو وہ کسی ایسے قالب میں بھیج دیا جاویگا۔ جو آنکھوں سے محروم ہوگا۔ کرنے سے کرنے کی۔ اور نہ کرنے سے نہ کرنے کی مشق ہوا کرتی ہے۔ اس لئے آنکھوں کے نہ ہونے سے آنکھوں کا کام بند ہو گیا۔ اور کام بند ہو جانے سے آنکھوں کی بُری اور پاپ کرنے کی عادت چھوٹ جائے گی۔ جونہی یہ عادت چھوٹ جاتی ہے۔ وہ انسانی قالب میں بھیج دیا جاتا ہے۔ جہاں اب آنکھوں کی پابندی سے آزاد ہے اسیطرح

تناسخ کے ذریعہ پرانیوں کا سُدھار ہوا کرتا ہے - جب کوئی ادنے پرانی
ساری اندریوں سے پاپ کر کے انہیں گنا آلودہ بنا لیتا ہے - تب وہ غیر متحرک
قالبوں میں بھیج دیا جاتا ہے - قالب اعضا سے خالی ہیں - اُن میں جانے سے
تمام اعضا کا مذکورہ بالا طریق سے سُدھار ہوا کرتا ہے *

رحم اور انصاف

ترک پریہ - آپ نے ایشور کو منصف کہکر مخاطب کیا ہے - بھلا انصاف
اور رحم دو متضاد صفات کیونکر ایک شخص میں یکجا رہ سکتی ہیں *

آتم وِدیا - رحم اور انصاف دو متضاد خاصیتیں نہیں ہیں - اُن کے سمجھنے
میں معمولی انسان ہی نہیں کبھی کبھی اعلےٰ درجہ کے عالم بھی غلطی کیا کرتے
ہیں - ہربرٹ سپنسر نے بھی اسی طرح کی غلطی کی ہے - اُس نے ایشور کو ناقابل فہم
(UNKNOW ABLE) ثابت کرنے کے لئے ایک دلیل یہ بھی دی
ہے کہ انصاف اور رحم دو متضاد خاصیتیں کیونکر ایک ہی شخص میں اکٹھی
ہو سکتی ہیں - اس طرح کے دعوےٰ کی تائید کرنے والے ایک غلطی
کیا کرتے ہیں اور وہ غلطی یہ ہے - کہ وہ رحم دلی سے مراد ملزم کو معاف
کرنا سمجھ لیا کرتے ہیں - گناہوں کا معاف کرنا رحمدلی نہیں - بلکہ بے انصافی
ہے - اور رحم اور انصاف ایک بھاؤ کے بتلانے والے شبد نہیں ہیں
بلکہ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں *

ترک پریہ - تو پھر رحم اور انصاف میں فرق کیا ہے ؟

آتم ویتا ۔ رحم اور انصاف میں فرق یہ ہے ۔ کہ انصاف کرم پر انحصار ہے ۔ جب کوئی شخص کرم نہ کرے ۔ تو کوئی منصف انصاف نہیں کر سکتا انصاف کرم کی سزا اور جزا دینے کا نام ہے ۔ مگر رحم رحمدل اپنی طرف کرتا ہے ۔ رحم کے لئے کرم کی ضرورت نہیں دونوں میں جو فرق ہے ۔ وہ صاف ہو گیا کہ انصاف کے لئے کرم کی ضرورت ہے ۔ مگر رحم کیلئے کرم ضروری نہیں

ترک پریہ ۔ اگر ایشور کے لئے یہ تصور کیا جائے ۔ کہ وہ غلطیوں کو جائز سمجھنے پر معاف بھی کر سکتا ہے ۔ تو اس میں نقصان کیا ہے؟ اس سے انسانوں میں ایشور کے تئیں پریم اور شردھا کے بھاو ہی اتپن ہونگے ◆

آتم ویتا ۔ گناہوں کی سزا نہ ملنے اور معاف کر دینے کا پھل یہ ہوتا ہے کہ انسانوں کی رغبت جرم کرنے کی طرف بڑھا کرتی ہے ۔ جرم کرنے سے جو برا اثر انسان کی ضمیر پر پڑا کرتا ہے ۔ جسے کرم کی ریکھا کہتے ہیں ۔ یہ ریکھا پھل بھوگ کے بغیر مٹتی نہیں ۔ اسلئے منش کا متقبل سدھارنے کیلئے گناہونکی سزا لازمی ہے ۔ مگر وہ سزا سب کے لئے ایک ہی نہیں ہو سکتی ایک شرمیلے ودیارتھی کیلئے ایک قصور کیلئے اتنی ہی سزا کافی ہو سکتی ہے کہ اسے صرف تنبیہ کر دی جائے لیکن بے شرم ودیارتھی کو اُسی قصور کے بدلے میں بیدوں کی سزا دینا بھی مشکل سے کافی سمجھا جاتا ہے ۔ اسلئے سزا کی مقدار اُتنی ہی کافی ہو سکتی ہے جتنی سے اپرادھی کا سدھار ہو سکے ۔ اور وہ ہر شخص کے لئے اس کی حالت کے مطابق جدا جدا ہی ہو سکتی اور ہوا کرتی ہے

آتم ویتا ۔ یہ جوابات دینے کے بعد رشی نے پھر اپنا دیا لکھیان شروع

کیا۔ جس وقت اِنسان بسترِ مرگ پر ہوتا ہے۔ اور آخری سانس لینے کی تیاری
کرتا ہے۔ تب اُس کی اوستھا یہ ہوتی ہے:۔

پران چھوڑنے کیوقت پرانی کی کیا حالت ہوتی ہے؟

جس طرح کوئی راجہ جب کہیں جاتا ہے۔ تب اُسے وداع کرنیکے لئے
اُس کے پاس سردار و امرا آتے ہیں۔ اسی طرح جیو آتما جب اُلٹا سانس لینا
شروع کرتا ہے۔ تب اس کے چاروں طرف سب اندریاں اور پران حاضر ہو
جاتے ہیں۔ جیو اُس وقت اپنے تیجس الشوں کو جو تمام شریر میں پھیلے رہتے
ہیں سمیٹتا ہوا کلیجے کی طرف جاتا ہے۔ جب وہ آنکھ کے تیج کو کھینچ لیتا
ہے۔ تب وہ باہر کی چیزوں کو نہیں دیکھتا۔ اور اس وقت بیٹھے ہوئے
رشتہ دار کہتے ہیں۔ کہ اب یہ نہیں دیکھتا۔ اسی طرح جب وہ پران ناک
کان۔ دل۔ ہاتھ وغیرہ تمام بیرونی اعضاء اور انتھکرن سے اپنے تیج کو
کھینچ لیتا ہے۔ تب وہی رشتہ دار کہنے لگتے ہیں۔ کہ اب یہ نہیں سونگھتا
نہیں بولتا۔ نہیں سُنتا۔ نہیں چھوتا۔ نہیں جانتا۔ وغیرہ۔ اس وقت اُس
کے دل کا اگلا حصّہ نمودار ہونے لگتا ہے۔ اور نمودار ہونے کے ساتھ
شریر سے نکلتا ہے۔ آنکھ یا جسم کے کسی دوسرے حصّے سے نکلتا ہے
نکلنے کے راستے کا فیصلہ اُس کی آخری حرکات کے مطابق ہوتا ہے ✦

جب روح جسم سے خارج ہوتی ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی پران
اور سمپورن سوکشم اندریاں بھی استھول شریر کو چھوڑتی ہیں۔ اس طرح جسم

نکلنے والے جیو کے ساتھ اس کا گیان یا کرم اور پہلے جنم کی حاصل شُدہ بُدھی بھی ہوتی ہے[1]۔ اس طرح پُن اور پاپ کرم دونو کے ماتحت جیو ایک شریر کو چھوڑ کر دوسرے نئے شریر کو حاصل کر لیتا ہے ◆

ایک قالب سے دوسرے قالب تک پہنچنے میں کتنا وقت لگتا ہے

شیل بھدر - ایک جسم کو چھوڑ کر دوسرا جسم حاصل کرنے میں جیو کو کتنے دن لگتے ہیں۔ اور ان دنوں میں وہ جیو کہاں رہتا ہے ؟

آتم وِتیا - یاگیہ ولکیہ نے جنک کو اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔ کہ جیسے" ترن جلا یوکا" ایک خاص کیڑا ایک تنکے کے آخری حصہ پر پہنچ کر دُوسرے تنکے پر اپنے اگلے پاؤں جما کر تب پہلے تنکے کو چھوڑتا ہے۔ اسی طرح جیو آتما ایک شریر کو اسی وقت چھوڑتا ہے۔ جب دوسرے نئے جسم کا آشرا گرہن کر لیتا ہے[2] ◆

شیل بھدر - آخر اس میں کچھ وقت تو لگتا ہی ہوگا۔ وقت کے بغیر یہ کام

[1] دیکھو برہدارنیک اُپنشد ادھیائے ۴ برہمن ۴۔ کنڈکا ۱-۲ ◆
کٹھ اُپنشد میں لکھا ہے۔ کہ جب جیو مکتی کا ادھیکاری ہو جاتا ہے۔ تب شریر سے مُوردھا میں نکلنے والی ناڑی شسمنا کے ذریعہ نکلتا ہے۔ مگر جب مکتی سے مختلف حالت ہوتی ہے۔ تب دوسرے راستے سے نکلا کرتا ہے ◆

[2] دیکھو برہدارنیک اُپنشد ۴-۴-۳ ◆
" " " " ۴-۴-۳ ◆

نہیں ہو سکتا۔

آتم وِدیا - یقیناً کچھ نہ کچھ وقت ایک جسم کو چھوڑ کر دُوسرے جسم کے حاصل کرنے میں خرچ ہوتا ہے۔ لیکن وہ وقت اِتنا تھوڑا ہوتا ہے کہ منش نے جو وقت کی تقسیم دن۔ گھڑی مہورت وغیرہ مُقرر کی ہے۔ اُس شمار میں نہیں آتا

اندر دیو - یہ جیو دوسرے جسم میں جاتا کیوں ہے؟ جب ایک جسم سے نکلنا اُس کے اختیار میں ہے۔ تو دوسرے میں جانا بھی اُس کے اختیار میں ہونا چاہئے۔

جیو دوسرے جسم میں کیوں جاتا ہے؟

آتم وِدیا - ایک جسم کو چھوڑنا اور دوسرے کا حاصل کرنا ان دونوں میں ایک بھی جیو کے اختیار میں نہیں ہے۔ جسم میں ٹھیرے ہُوئے جیو کے متعلق ایک جگہ جنگ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے یاگیہ دلکیہ نے بتلایا تھا کہ وہ وگیان مے۔ اَن مے۔ پران مے چکشو مے۔ شروتر مے۔ پرتھوی مے آپو مے۔ وایو مے۔ اکاش مے۔ تیجو مے۔ اتیجو مے۔ کاریہ مے۔ اکاریہ مے۔ کرودھ مے۔ اکرودھ مے۔ دہرم مے۔ ادھرم مے ایوم سرو مے ہے۔ یہ جیو اِدم مے اور ادوم مے ہے۔ اس لئے اس کو سرو مے کہتے ہیں۔ جس طرح کا کام اور عمل کرتا ہے۔ جیو ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ سادھو اچھے کرم والا سادھو اور پاپ کرم کرنیوالا پاپی ہوتا ہے۔ یہ جیو اچھیا والا ہے۔ جیسی اُس کی کامنا ہوتی ہے۔ ویسا ہی کرم کرتا ہے۔ اور جیسا کرم کرتا ہے۔ ویسا ہی پھل پاتا ہے۔ ایک اور رشی نے کہا ہے۔ کہ جو خواہش دل میں اُس کی

+ برہدارنیک اُپنشد ۴-۴-۵۔

خواہش رکھتا ہُوا جن جن باتوں کی خواہش کرتا ہے۔ وہ اُن اُن کامناؤں کے ساتھ جہاں جہاں وہ اُسے کھینچ کرلے جاتی ہیں۔ وہاں وہاں پیدا ہوتا ہے+۔ ان بیانات سے عیاں ہے۔ کہ جیو اپنے کرم کے مُطابق ایک شریر چھوڑنے اور دوسرے کے گرہن میں مجبور ہوتا ہے۔ یعنی کرم کے مُطابق اُسے جہاں پیدا ہونا چاہئے۔ وہیں پیدا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اُوپر کہا جاچکا ہے ؞

ونے کمار۔ آپ نے ابھی کہا تھا۔ کہ جیو سُوکشم شریر اور اندریوں کیساتھ جسم سے نکلتا ہے۔ کیا اس کی مرتیو نہیں ہوتی ؞

آتھم ودیتیا۔ لطیف جسم کی موت نہیں ہوتی۔ موت صرف کثیف جسم کی ہوتی ہے

شریر کے بھید اور اُن کی تشریح } ان دو کے سوائے تیسرا کارن شریر اور بھی ہے۔ اس کی بھی موت نہیں ہوتی۔ سُوکھشم اور کارن یہ دو تو جسم آتما سے اُس وقت علیحدہ ہوتے ہیں۔ جب وہ پُوری آزادی کیساتھ نجات حاصل کرلیتا ہے

ونے کمار۔ یہ تین جسم روح کو کیوں دیئے گئے ہیں۔ کیا ایک جسم سے روح کا کام نہیں چل سکتا تھا ؞

آتھم ودیتیا۔ ایک جسم سے چاہے وہ کثیف ہو یا لطیف تینوں اجسام کا کام نہیں چل سکتا تھا۔ تینوں کے کام علیحدہ علیحدہ اس قسم کے ہیں ؞

(۱) کثیف جسم۔ یہ دس اندریوں کا مجموعہ ہے۔ جسم کے وہ حصّے بھی اس میں شامل ہیں۔ جن کا کام بلا خواہش طریقہ سے قدرتی اصول کے مُطابق ہوتا ہے۔ جیسے دل اور پھیپھڑے وغیرہ۔ اس جسم کے پھیلنے اور مضبوط ہونے سے

+ منڈک اُپنشد ۳-۲-۲

انسان کی جسمانی ترقی ہوتی ہے۔ یہ جسم پانچ کثیف عناصر کا نتیجہ ہوتا ہے ٭

(۲) لطیف جسم۔ لطیف عناصر سے اس طرح بنتا ہے ٭

لطیف عناصروں کا سبب	لطیف جسم کا کام
۱۔ مہتو	۱۔ بدّھی (عقل)
۲۔ اہنکار ٭	۲۔ اہنکار (تکبّر)
۳۔۷۔ پنچ تن ماترا	۳۔۷۔ شبد۔ سپرس رُوپ رس گندھ گیان اندریوں کے وشئے
۸۔۱۷۔ دس اندریاں	۸۔۱۷۔۱۵ پران گیان اندریاں
۱۸۔ من	۱۸ من

یہ لطیف جسم تشکتی سموداٗے رُوپ میں رہتا ہے۔ اس کے وکاس اور مضبوط ہونے سے جسمانی ترقی ہوتی ہے ٭

۳۔ کارن شریر۔ کارن رُوپ پرکرتی ارتھات ستو۔ رجس۔ اور تمس۔ کی سامیہ اوستھا ٭

اس جسم کے مضبوط ہونے سے انسان یوگی اور ایشور بھگت بنا کرتا ہے

ان تین شریروں کا وبھاگ ایک دوسرے پرکار سے بھی کیا گیا ہے۔ اس تقسیم کا نام کوش وبھاگ ہے۔ تین جسم اور پانچ کوشوں کا تعلق اس طرح ہے:۔

٭ اہنکار کو سوکشم شریر حصوں کی گنتی سے پرے علیحدہ کر کے لطیف جسم ۱۷ چیزوں کا ہی مجموعہ مانا جاتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اہنکار کا کام شریر کے پرتھک نرمت ہو جانے پر پورا ہو جاتا ہے۔

تین شریر اور پانچ کوش

(۱) استھول شریر۔ | (۱) ان مے کوش
(۲) سوکھشم شریر۔ | (۲) پران مے کوش
(۳) منو مے کوش
(۴) وگیان مے کوش
(۳) کارن شریر۔ | (۵) آنند مے کوش

کیا سوکھشم شریر دھاریوں کا علیحدہ لوک ہے؟

بسنتی دیوی ۔ کیا لطیف جسم۔ کثیف جسم کا لطیف روپ سوکشم پتلے کی طرح نہیں ہوتا؟ کہا تو یہ جاتا ہے۔ کہ لطیف جسم (ASTRALBODY) دھاریوں کا ایک جُدا لوک ہے۔ اور وہ اس لوک میں بنا کثیف جسم کے ہی رہتے ہیں اور اپنا کام اُسی اپنے لطیف جسم سے چلا لیتے ہیں۔ اپنی خواہش کیمطابق انسانوں کی مدد بھی کرتے ہیں۔ انسانوں کی دُعا کا قبول یا نامنظور کرنا انہیں لطیف جسم رکھنے والوں کے ہی اختیار میں ہے وغیرہ ؎

آتم دیتا ۔ یہ سب ایک غلط خیال ہے۔ لطیف جسم کے حِصّے۔ لطیف اندری کچھ بھی کام نہیں دے سکتے۔ پر اُن کے کاریہ کا سادھن کثیف اندریاں نہیں۔ ایک آدمی لطیف آنکھ اور لطیف کان رکھتا ہے۔ لیکن اگر واہیہ گولک نہ ہوں یا کام دینے کے ناقابل ہوں۔ تو وہ نہ دیکھ سکتا ہے۔ نہ سُن سکتا ہے۔ پھر

وہ بات کس طرح قبول ہو سکتی ہے۔ کہ لطیف جسم سے کوئی اپنا کام چلا سکتے ہیں۔ اور یہ کہ اُن کا ایک جُدا لوک ہے ؛

بسنتی دیوی ۔ یہ بھوت پریت پھر کیا ہے ؟ یہ کس قسم کا جسم رکھتے ہیں۔ آنکھوں سے تو ان کا جسم دکھائی نہیں دیتا ؛

بھوت پریت کیا ہے

آتم دیتا ۔ جب آدمی مرجاتا ہے۔ تو اس کی لاش کا نام پریت ہے۔ جب تک اُس کو بھسم نہیں کر دیا جاتا۔ تب تک اس کا نام پریت ہی رہتا ہے۔ بھسم ہو جانیکے بعد پریت کا نام ختم ہو گیا۔ اور اب اس مرے ہوئے آدمی کو بھُوت (بیتا ہوا) کہنے لگتے ہیں۔ کیونکہ حال میں اُس کی کوئی ہستی باقی نہیں رہتی۔ اس کے سوا بھُوت پریت یونی وغیرہ کے خیال مشکوک ہیں۔

اس طرح سوالوں کا جواب دینے کے بعد رشی نے اپنا دیاکھیان ختم کرنے کیلئے آخری الفاظ کہنے شروع کئے۔

آتم دیتا ۔ مرنے کے بعد جو تین حالتیں ہوتی ہیں۔ اُن میں سے پہلی حالت آوا گمن کے چکر میں رہنا۔ یعنی مر کر کسی نہ کسی یونی کو اپنے اعمال کے مطابق حاصل کرنا ہے۔ جاندار ایک جسم کو چھوڑ کر فوراً دوسرے قالب میں چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ؛

آئندہ سنگ (بیٹھک) میں باقی حالتوں کی تشریح کی جائے گی۔ آج کا سنگ ختم کیا جاتا ہے ؛

تیسرا حصہ
پانچواں سنگ
مرنے کے بعد کی دوسری حالت

اُجل پتو بھومی پتو ندھی آتم ودیا کے تپ کے سبب خوشی اور شانتی کے داتا ورن (کرہ ہوائی) سے بھرپور ہے +

سُندر سنگ جما ہوا ہے۔ سب نرناری موت کے بعد دوسری حالت کیا ہوتی ہے؟ اس کے جاننے کی خواہش سے جمع ہیں۔ اور کام لگائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ کہ رشی کب اپنا منوہر ویاکھیان شروع کرتے ہیں۔ نرناریوں کی اس خواہش کو محسوس کرتے ہوئے رشی نے اپنا ویاکھیان شروع کیا

آتم ودیا۔ جب پرانی ایسے کرم کرتے ہیں۔ جو نیکی و بدی ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ مرنے پر وہ اس حالت کو پہنچتے ہیں۔ جس کی بات کہی جا چکی اور جس کا نام پہلی حالت رکھا گیا ہے۔ لیکن جو پرانی صرف ایسے کرم کرتے ہیں جن میں گناہ کی آمیزش نہیں ہوتی۔ اور جنہیں نیک کرم ہی کہتے ہیں۔ وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو سکام کرتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو نشکام کرم کرتے ہیں۔ سکام کرم کرنیوالے مرکر جس حالت کو پراپت ہوتے ہیں۔ اسی حالت کا نام دوسری حالت ہے +

دُوسری گتی

جو پرانی اِشٹ پھل کی پراپتی کے لئے بڑے بڑے یگیہ کرتے ہیں۔ یا

اس حالت کے حاصل ہونے کا کام۔	اپنی خواہشات کے حصول کے لئے جو کنواں + باولی۔ تالاب دھرم شالہ وغیرہ تعمیر کرتے ہیں۔ ایسے آدمی مرنے کے بعد

مندرجہ ذیل حالتوں کو حاصل کرتے ہیں +

۱۔ دُھوم (دھواں جیسی) حالت کو حاصل کرتے ہیں +

۲۔ دھوم دشا سے راتری ونت وشا ہوتی ہے +

۳۔ راتری سے اپر کرشن پکش والی حالت لابھ کرتے ہیں +

۴۔ اپر پکش سے شٹ ماسک دکشنا یعنی وشا پراپت ہوتی ہے +

۵۔ شٹ ماسکی وشا سے پیترک دشا پراپت ہوتی ہے +

۶۔ پیترک سے اکاشی دشا اور اُس سے انتسم +

۷۔ چندرمسی دشا کو پہنچتے ہیں +

اس طرح چندرمسی حالت کو حاصل کر کے اُس حالت میں وہ اپنے نیک اور سکام کرموں کا بھوگ کرتے ہیں۔ اور کرموں کے ناش اور بھوگوں کے ختم ہونے پر انہیں پھر کر تو یہ یونی (قالب) میں آنا پڑتا ہے +

* ان یگیہ آدی کو اشٹ کہتے ہیں +

+ ان کا پورت نام ہے +

+ دیکھو چھاندوگیہ اُپنشد پرپاٹھک ۵۔ کھنڈ ۱۰۔ پرواک ۴

شویت کیتو - یہ دھومر آدی اوستھائیں کیا ہیں - ان کے حاصل ہونے کی وجہ کیا ہے ؟

آتم ویتا - ان حالتوں کے ذریعہ یہ بات ظاہر کی گئی ہے - کہ کس طرح جیو درجہ بدرجہ زیادہ سے زیادہ پرکاش پراپت کرتا ہے - دھوئیں میں نام ماتر کا اُجالا ہوتا ہے - رات میں اس سے زیادہ - اندھیارے پکش کی پندرہویں راتری میں اس سے زیادہ - چھ ماس میں اس سے زیادہ پیترک دشا میں اُس سے بھی زیادہ اور ان سب سے زیادہ چندرماسی دشا پرکاش کی پراپتی اور اندھکار لوپتی ہوتی ہے ؛

پیترک دشا کیا ہے ؟ } دکش - پیترک دشا کا بھاو کیا ہے ؟

آتم ویتا - پیترک دشا والیو دشا کو کہتے ہیں - اور بزرگ - پالنے والا - اور محافظ کا نام ہے - والیو کے بھی یہی کام ہیں - اس لئے پِتر نام والیو کا بھی ہے - پنچ بھوتوں کے پرکاش کے بعد والیو کی ہی جگہ ہے - اس سے بھی ظاہر ہے - کہ پِتر نام والیو ہی کا ہے ؛

دکش - اور چندرمسی دشا کا تاتپریہ چندرلوک سے ہے یا کیا ؟

آتم ویتا - چاندرمسی حالت کو پراپت ہونے کا مطلب یہ ہے - کہ ایسے لوک (یونی) کو پراپت ہونا جس میں صرف خوشی ہی خوشی ہو - دُکھ ذرہ بھر نہ ہو -

دوسری حالت پاکر جیو کہاں رہتے ہیں } چاندرمسی حالت کو حاصل کر کے جیو کسی خاص جگہ میں رہتے ہیں یا کہاں -

آتم ودیتا - کائنات میں بیشمار سورج لوک ہیں - مرتے وقت من جہاں اور جس خواہش میں گھرا ہوتا ہے - جس لوک اور جس قالب میں اسکی خواہش پوری ہو سکتی ہے - جیو وہیں جاتا ہے + اس حالت کو حاصل کر کے جیو مختلف حالتوں میں مختلف لوکوں میں جاتے ہیں - سب کے لئے کوئی ایک مقام مقرر نہیں ہے - اس طرح پر اپنوں......سے جو کوئی جہاں بھی جاتا ہے - اُسے وہاں سُکھ ہی سُکھ حاصل ہوتا ہے - دُکھ نہیں ہو سکتا - اس لئے اُس قالب کا نام جہاں بھی ایسا جیو جاتا ہے - چندر لوک یا چاندرمسی وشا ہی ہوتی ہے - اور اس طرح مختلف قالبوں کو پراپت ہونے کا طریقہ سب کے لئے ایک ہی سا ہوتا ہے - اور وہ کرم وہی ہے - جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے +

تتووت - جب سُکام (باغرض) کام کرتے ہوئے پاپ نہیں کرتے تو اُن کو مکتی کیوں نہیں ہو جاتی - اور انہیں چندرمسی وشا سے لوٹنا کیوں پڑتا ہے ؟

آتم ودیتا - اس کا سبب باسنا ہے - جو سُکام کرم سے پیدا ہوتی ہے +

تتووت - باسنا کیا ہے ؟

آتم ودیتا - باسنا کے سمجھنے کے لئے کرم کے بھیدوں کا جاننا ضروری ہے اس لئے پہلے انہیں کہتے ہیں +

کرم کے بھید کی کرم دو قسم کے ہوتے ہیں - جیسے کہا بھی جا چکا ہے (۱)

+ برہدارنیک اُپنشد ۴-۴-۶

نسکام (باغرض) (۲) نشکام (بےغرض) اُسکام کرم وہ ہوتے ہیں۔ جن میں کرم کرنے سے پُورب پھل کی خواہش کر لی جاتی ہے۔ لیکن عوض کی خواہش پیدا نہ کر کے جو کرم کئے جاتے ہیں۔ یعنی جو کام صرف دھارمک فرض سمجھکر کئے جاتے ہیں۔ اُن کو نشکام کرم کہتے ہیں۔ ویدک کرم دھرم پدھتی میں نشکام کرم کا درجہ بلند ہے۔ وید اور اُپنشدوں نے نشکام کرم کو مرتیو کے بندھن کاٹ دینے کا ذریعہ مانا ہے *۔ گیتا نے نشکام کرم ہی کو کرم یوگ کے نام سے پکارا ہے۔ شری کرشن نے ارجن کو اُپدیش دیتے ہوئے کھلے لفظوں میں کہہ دیا ہے:۔

कर्मण्येवाधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन।
मा कर्म फलहेतु र्भूर्मा ते संगोऽस्त्वकर्म-
णि ॥ गीता २।४७॥

یعنی تیرا ادھیکار صرف کرم کرنے میں ہے۔ پھلوں پر کبھی نہیں۔ تو کرموں کے پھلوں کی خواہش مت کر۔ لیکن اکرم میں بھی تیرا پھنسنا نہ ہووے *

جہاں بےغرض اعمال کا اتنا اُونچا درجہ ہے۔ وہ عوض کی خواہش سے اعمال کو بندھن کا سبب ٹھہرایا گیا ہے۔ اُپنشد کا ایک واکیہ ہے:

भिद्यते हृदय ग्रन्थिश्छिद्यन्ते सर्व सं-

* اودیا مرتیوم تیرتوا ـ یجروید ۴۰ ـ ۱۱ اودیا ارتھات کرم ـ مرتیو کے پار ہو کر *

शया। क्षीयन्ते चास्य कर्माणि तस्मिन्दृष्टे परावरे ॥

مُنڈک ۲-۲-۸-۱۱-

لیعنی جب ہردیہ (دل) کی گانٹھ کھل جاتی ہے- لیعنی سُکام کرم باسنا نشٹ ہو جاتی ہے- سمپورن سنشے دُور ہو جاتے ہیں- اور سب سُکام کرم ضائع ہو جاتے ہیں- تب مُنش موکش کا ادھیکاری ہوتا ہے- اسی طرح نشکام کرم کی ویدک ساہتیہ میں سریشٹھتا دکھلائی گئی ہے- اور سُکام کرم بندھن کا موجب ٹھیرایا گیا ہے- آدمی کو جہاں ہمیشہ کام کرتے ہوئے جیون رکھنے کا ودھان ہے- وہاں اُسے یہ بھی بتلایا گیا ہے- کہ سب کام (پھل کی خواہش نہ کرتے ہوئے) دھرم سمجھ کر کرنے چاہئیں- کیونکہ پھل کی خواہش کرنے سے ہی کرم بندھن کا موجب ہو جاتا ہے-

جے دت- لیکن نشکام کرم بھی تو بنا خواہش کے نہیں کئے جا سکتے- پھر آدمی کس طرح بغیر خواہش کے ہو سکتا ہے؟

آتم وِدیا- جب یہ کہا جاتا ہے- کہ پھل کی خواہش چھوڑ کر کرم کرے- تو اس کا نتیجہ یہ نہیں ہوتا- کہ منش کرم اکرم- دھرم ادھرم کا وچار نہ کرے- اچھی طرح سے وچار کرکے جو کرم فرض ٹھیریں- انہیں کرنا چاہیئے پھل کی خواہش نہ کرنے کا منشا یہ ہے- کہ ایسے کرم نہ کرے- جو باسنا پیدا کرنے والے ہوں- سُکام اور نشکام کا اصلی فرق یہی ہے کہ سُکام کرم باسنا پیدا کرنے والے ہوتے ہیں- جبکہ نشکام کرم باسنا پیدا نہیں کرتے•

باسنا

پرمیم تیرتھ - باسنا کسے کہتے ہیں؟ اس پرشن کا اُتر کرپا کر کے دیویں ؛

آتم وِدیا - باسنا ایک قسم کا سنسکار ہے۔ جو کئے ہوئے کاموں کی یادداشت کی شکل میں چت میں رہتا ہے۔ اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ جس کرم کی باسنا ہوتی ہے۔ اسی کرم کے پھر کرنے کی تحریک ہوتی رہتی ہے۔ اگر ایک آدمی نے چوری کی۔ تو اُس کی اُس کو چوری کرنے کی پھر تحریک کرے گی۔ اسی طرح جس کرم کی باسنا ہوتی ہے۔ اُس کو اُس کرم کی پھر کرنے کی تحریک کرتی رہتی ہے۔ اُس وقت تک انسان جنم مرن کے بندھن سے آزاد نہیں ہو سکتا +

باسنا کے مطابق حالت -

سُبھدرا دیوی - آئندہ جنم کس طرح کا ہوگا - کیا اس پر بھی باسنا کا کچھ اثر پڑا کرتا ہے؟

آتم وِدیا - باسنا کے مطابق ہی آئندہ جنم ہوا کرتا ہے۔ اُپنشد میں کہا گیا ہے :-

यच्चित्तस्तेनैष प्राणमायाति प्राणस्तेजसा युक्तः। सहात्मना यथा संकल्पितंलोकं नयति (پرشن اُپنشد ۳ - ۱۰)

یعنی مرتے وقت انسان جیسی باسنا سے محرک ہوتا ہے۔ اُسی چت کے ساتھ پران کا سہارا لیتا ہے۔ اور پران اُدان برتی کے ساتھ یکت ہوا لطیف جسم سمیت آتما کے ساتھ باسنا کے مطابق قالب

کو حاصل کرتا ہے۔ اسی مطلب کو ایک دوسرے اُپنشد میں بھی ظاہر کیا گیا ہے :-

यं यं लोकं मनसा संविभाति विशुद्ध
सत्त्वः कामयते यांश्च कामान ।
तं तं लोकं जायते तांश्च कामांस्तस्मा
दात्मज्ञं ह्यर्चयेद्भूति कामः ॥

(منڈک اُپنشد ۳-۱-۱۰)

یعنی شدھ بدھی والا پُرش جس جس قالب کی من سے چنتا کرتا ہے۔ اور جن بھاگوں کو باسنا سے متحرک ہو کر چاہتا ہے۔ اُس اُس لوک اور اُن اُن بھاگوں میں پراپت ہوتا ہے۔ اِس لئے کامیابی کا خواہشمند۔ آتم وِت پُرش کی پُوجا کرے۔

ان اُپنشد کے کلاموں سے ظاہر ہے۔ کہ آئندہ پیدائش چت میں جس قسم کی بھی باسنا ہوتی ہے۔ انہیں کے مُطابق ہوتا ہے۔ کہاوت بھی اس میں ثبوت ہے۔ انت متا۔ سو گتا۔ اور آخر میں جیسی باسنا ہوتی ہے اسی کے مُطابق گتی ہوتی ہے۔

پرییم تیرتھ - یہ چت باسناؤں سے خالی ہو تو پھر کس قسم کا جنم ملے گا۔

آتم دیتیا - تو پھر کوئی جنم نہ ہوگا۔ جب چت باسنا سے خالی ہوتا ہے۔ تو مُنش جنم مرن کے بندھن سے چھُوٹ جاتا ہے۔ لیکن چت باسناؤں سے خالی اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک انسان نشکام کرموں کو

چھوڑ کر نشکام کرم کا فاعل نہیں بنتا۔ اسی لئے نشکام کرم کو سکامتا سے ترجیح دی گئی ہے ۞

وشو مبھر۔ اگر آدمی نشکام کرم ہی کیا کرے۔ تو کیا پھل نہ چاہنے کی وجہ سے کرم پھل سے ونچت رہے گا ۞

آتم ویتا۔ ہرگز نہیں۔ منش چاہے اچھا کرے یا نہ کرے کرم کا پھل تو اوشیہ ملنا ہی ہے۔ وید میں کہا گیا ہے :-

کرم کا پھل ملنا الوارِیہ ہے

याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधा
च्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः (یجروید ۴۰ - ۸)

یعنی ایشور نے انادی رعایا جیو کے لئے ٹھیک ٹھیک کرم پھلوں کا ودھان کیا ہے۔ جب کرم پھل دینے کا ٹھیک ٹھیک ودھان کیا گیا ہے پھر کیسے ممکن ہے۔ کہ منش کرم کر کے پھل سے بے بہرہ رہے۔ چاہے سکام کرم کرے۔ چاہے نشکام پھل تو ہر ایک کرم کا ملتا ہے۔ لیکن سکام کرم کرنے سے ہانی یہ ہوتی ہے۔ کہ اس سے بندھن کے مول (جڑ) باسنا کی پیدائش ہو جاتی ہے۔ جو منش کو مرنے جینے کے چکر میں رکھتی ہے۔ اسی لئے منش کو چیتاونی دی گئی ہے کہ ایسے کرم کرو۔ جو قید کا موجب نہ ہوں ۞

وشو مبھر۔ نشکام کرم کا پھل مل بھی جاوے۔ تو بھی سدھارن کو اس کی خصوصیت نہیں سمجھائی جا سکتی ۞

نشکام کرم کی وشیشتا

آتم ویتا۔ ضرور اور بہت آسانی کے ساتھ سمجھائی جا سکتی ہے اور وہ اس طرح۔ فرض کرو ایک گرہستھی کے گھر پتر پیدا ہوا۔ اس نے بیٹے کی

پیدائش کے ساتھ ہی بہت سی اُمیدیں باندھیں۔ کہ بیٹا بڑا ہو کر بہت دولت کمائے گا۔ اور اسے دیگا۔ اور اُس کی بہت خدمت تواضع کرے گا۔ وغیرہ ممکن ہے۔ کہ بیٹا اس کی اُمیدوں کے مُطابق اچھا نکلے۔ اور اس کُنبہ کی اُمیدیں پُوری کرے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے۔ کہ اولاد نیک نہ ہو۔ اور کُنبہ کی اُمیدیں پُوری نہ ہوں۔ اور کُنبہ کو دُکھ اُٹھانا پڑے۔ یہ ایک سُکام وادی کُنبہ کی مثال ہوئی؛

اب دوسری مثال لو۔ فرض کرو۔ ایک دوسرے کُنبہ میں بیٹا پیدا ہُوا۔ یہ کُنبہ بےغرض ہے۔ اس لئے اُس نے اُس پُتر کے ساتھ اپنی کوئی خواہش نہیں جوڑی۔ اور اپنا فرض سمجھا۔ کہ پتر کی حفاظت کرے۔ اور تعلیم دے کر اچھا بنا دے۔ جیسا کہ ماتا پتا کا فرض ہے۔ اب فرض کرو۔ کہ اتنی کوشش کرنے پر بھی پُتر اچھا نہ ہُوا۔ اور اُس نے ماتا پتا کو کچھ آرام نہیں دیا۔ تو اُس صورت میں اُس کُنبہ کو کوئی رنج نہ ہوگا۔ اِس لئے کہ اُس نے پُتر کے ساتھ کسی اُمید کو نہیں جوڑا تھا۔ لیکن اگر اُن کی خوش قسمتی سے بیٹا اچھا ہُوا۔ اور اس نے گرہست جوڑے کو خوش کیا۔ اور سب طرح سے اُن کے راضی کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ تو اُس گرہست کو اس کی خدمت سے پہلے گرہست کی نسبت کہیں زیادہ سُکھ ملے گا۔ کیونکہ اُمید کرنے پر کچھ مل جانا اگر خوش کن ہے۔ تو بنا اُمید رکھے اگر کچھ مل جاوے۔ تو وہ اُس سے زیادہ خوش کُن ہوگا۔ ان دونوں سُکام اور نش کام وادی گرہستھوں کے مثالوں میں دیکھ لیا گیا۔ کہ بےغرض گرہست

کر دو نو صُورتوں میں چاہے پُتر اچھا ہو یا نہ ہو۔کسی صُورت میں بھی دُکھی نہیں ہونا پڑا۔جبکہ پہلے سکام وادی گرہست کو پُتر کے اچھا نہ ہونے پر رنجیدہ ہونا پڑا تھا۔کیونکہ اُس صورت میں اُس کے خلاف اُمید نتیجہ نکلا تھا[1] یہ روزمرہ کی باتیں ہیں۔اور انہیں عوام اچھی طرح سے سمجھتے اور جانتے ہیں۔کہ کونسی صورت اچھی اور قابلِ تقلید ہے۔یعنی کسی کرم میں اُمیدوں کا جوڑنا اچھا ہے۔یا کرم کا پھل کسی آشا کے متعلق کئے۔فرض سمجھ کر کرنا اچھا ہے۔کرم کی اس تفصیل سے یہ بات اچھی طرح ظاہر ہو گئی۔کہ سکام کرم سے ایک قسم کا سنسکار اُتپن ہوتا ہے۔جس کا نام باسنا ہے۔اور کہا جا چکا ہے کہ جب تک مُنش کے چِت میں یہ باسنا رہتی ہے۔تب تک وہ تناسخ سے چھُوٹ نہیں سکتا۔یہی سبب ہے۔کہ دوسری گتی کو پراپت سُکام کرم کرتاؤں کو چاندر ماسی دشا پراپت کر کے پھل ختم ہونے پر پھر لوٹنا پڑتا ہے تتوّوت۔دوسری گتی پراپت پرانیوں کو جب لوٹنا پڑتا ہے۔تو کس پرکار سے انہیں لوٹ کر پھر کرم کرنے کے لئے مجبوراً ہونا پڑتا ہے؟

آلمتوّیتا۔چاندر ماسی دشا کو پراپت جیو کرم ختم ہونے پر جو تناسخ

---

[1] آشا ہی دُکھ کا مول ہے۔اس بات کو ایک اُردُو کے شاعر نے بہت اچھی طرح سے دکھلایا ہے ؎ رہتی تھی یاس دل میں تو کھٹکا نہ تھا کوئی
اُمید ہی نے دل کو رکھا ہے عذاب میں

یاس۔نراشا۔نااُمیدی۔

دُوسری حالت میں گئے جیوؤں کے لوٹنے کا کرم	گرہن کرتے ہیں۔ تو اُن کے لوٹنے کا وہی کرم ہوتا ہے۔ جس کرم سے انہوں نے اُس حالت کو حاصل کیا تھا۔

کچھ فرق ضرور ہوتا ہے۔ تفصیل اس طرح ہے:-

(۱) چاندرمسی وشا سے آکاشی دشا پراپت کرتے ہیں ❖

(۲) آکاشی وشا سے پیترک وشا کو پاتے ہیں ❖

(۳) وایوی دشا سے دھومر (دھوئیں) دشا کو پہنچتے ہیں ❖

(۴) دھومر وشا سے بادلوں کے لطیف رُوپ کی حالت کو پاتے ہیں ❖

(۵) بادلوں کی حالت سے برسنے والے بادل کے ساتھ آن کے دوار منش کے شریر میں پہنچتے ہیں۔ اور ویریہ کے ساتھ رج میں مل کر ماتا کے جسم میں حمل کی صورت حاصل کرکے انسانی شکل میں پیدا ہوتے ہیں ❖

شیل بھدر۔ چاندرمسی حالت کو حاصل کئے روحوں کے ساتھ لطیف جسم رہتا ہے یا نہیں؟ اور انہیں کثیف جسم کب پراپت ہوتا ہے ❖

آتم دیتا۔ منش کا جب تک باسنا سے چھٹکارا نہ ہو۔ شریر سے بھی چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ چاندرمسی دشا کو پراپت جیو لطیف جسم کے ساتھ ہی اس حالت کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس حالت کو پراپت ہونے کا بھاو یہ ہے۔ کہ انہیں کثیف جسم بھی مل گیا ❖

شیل بھدر۔ اس طرح تو وہ منش ہی ہو گئے۔ پھر اُن میں اور منشوں میں فرق ہی کیا رہا؟

آتم دیتا۔ یہ ٹھیک ہے۔ اُن میں اور دیگر آدمیوں میں جسم کے لحاظ

سے کچھ فرق نہیں ہے۔ انہیں اعلیٰ درجہ کا انسان ہی سمجھنا چاہیئے۔

منشوں کے بھید

پریم تیرتھ - کیا منش بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں تو کتنی قسم کے ؟

آتم دینا - منش تین قسم کے ہوتے ہیں :-

(۱) اول درجہ کے منش وہ ہوتے ہیں - جو صرف سکھوں کا استعمال کرتے ہیں - ان کے پاپ سے تعلق نہ ہونے سے انہیں کسی قسم کا دکھ بھی غمگین نہیں کر سکتا - انہیں کا نام دیو ہے +

(۲) دوسری قسم کے منش وہ ہوتے ہیں - جو نیک کاموں کے ساتھ برابر یا کم پاپ کرم بھی رکھتے ہیں - اور ایسے پرانی منش کہلاتے ہیں +

(۳) تیسری قسم کے منش وہ ہوتے ہیں - جو پاپ کا جیون رکھتے ہیں - جن کے نیک کام کم یا بالکل نہیں ہوتے - ایسے ہی پرانی وسیو - راکشش اور پشاچ وغیرہ نام والے ہوتے ہیں - ان میں سے شکام کرتا جیو جنہوں نے دوسری حالت کو حاصل کیا ہے - پہلی قسم کے منشوں میں ہی ہوتے ہیں - اور ان کا نام دیو ہوتا ہے +

اناج کے ذریعہ جیو کیوں جاتا ہے ؟	**شیل وتی** - اناج کے ذریعہ جیو منش کے جسم میں کیوں پہنچتا ہے بنا ان کے مادھیم کے کیوں نہیں پہنچتا -

جسم کا پہلا علت مادی کلل رس منش شریر میں نہیں بنتا - بلکہ نباتات میں ہی بنا کرتا ہے - اسی لئے

نش شریر میں پیدا ہونیوالے اس جیو کے لئے اناج اور نباتات وغیرہ کا سہارا لینا پڑتا ہے +

ہرش بردھن - جیو گربھ میں کب آتا ہے ؟

آتم ویتا - جیو دیریہ کے ساتھ پتا کے شریر کے ذریعہ ماتا کے جسم میں پہنچ کر رج سے مل کر قرار حمل کا موجب بنتا ہے - اگر جیو نہ ہو - تو نہ حمل قرار پاوے اور نہ قائم شدہ حمل کی ترقی -

حمل میں جیو کب آتا ہے ؟

ہرش بردھن - ایسا کیوں ہے ؟ ایک مغربی عالم نے تو یوں لکھا ہے کہ پیدائش کے بعد بچے میں روح اُس وقت آتا ہے - جب بچہ بولنے لگتا ہے +

آتم ویتا - جگت میں بردھی دو طرح سے ہوتی ہے - ایک بھیتر سے جیسے درخت وغیرہ کی اور دوسری باہر سے جیسے پتھر لوہا وغیرہ اس بھید کا سبب روح کی ہستی اور عدم ہے - جن میں جیو ہوتا ہے - وہ چیزیں اندر سے بڑھتی ہیں - لیکن جن میں جیو نہیں ہوتا وہ باہر سے بڑھتی ہیں - بھیتر سے نہیں بڑھ سکتیں - گربھ کی بردھی بھیتر سے ہوتی ہے - اس لئے اس میں جیو کی ہستی کا ماننا لازمی ہے - یہ بات کہ بالک میں جیو اسوقت آتا ہے جب وہ بولنے لگتا ہے - بالکل جھوٹ ہے - اس کا مطلب یہ ہے - کہ بولنے

+ اناج وغیرہ سہارا لینے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ روح نباتات کے قالب میں جنم لیتا ہے - بلکہ اکاش وغیرہ کی طرح اُس کا اناج یا نباتات سے صرف تعلق ہوتا ہے (ویدانت ۳ - ۱ - ۲۴) +

پہلے جو بھی حرکات بچّہ کرتا ہے - مثلاً ہاتھ پاؤں ہلانا - سانس لینا - کھانا پینا سونا جاگنا وغیرہ وہ سب کیا مٹی کے لوتھڑے کی ہیں - اگر ایسا ہی ہے - تو مٹی - اینٹ - پتھر لوہے کے کھمبے ہیں یہ سب حرکتیں ہوتی کیوں نہیں دکھائی دیتیں - اور اگر لینے پر ہی جیو کا جسم میں ہونا موقوف ہو تو گونگے آدمی کو مرنے تک روح کے بغیر ہی سمجھنے کے لئے مجبور ہونا چاہیئے ؛

بیر بھدر - کیا پیدا ہونے والا روح پہلے باپ کے جسم میں جاتا ہے اور جیو پہلے باپ کے جسم میں کیوں جاتا ہے ؟ } تب ماں کے جسم میں جاتا ہے - یہ بات تو نئی سی معلوم ہوتی ہے ؛

اُتم دتیا - بات چاہے نئی سی معلوم ہوتی ہو لیکن شاستر پرتی پادت اور شاستر بھی ایسے جنہیں رشیوں نے اپنے تجربے سے لکھا ہے جیسے اُپنشد ٭ ہر ایک آدمی کا تجربہ بھی اس کا موید ہے - یہ بات اکثر سبھی جانتے اور مانتے ہیں - کہ کھیت میں پڑنے سے بیج ہی اُگا کرتا ہے - کھیت میں اُگنے کی طاقت نہیں ہے - ہاں اُگنے کے لئے اُس کی مدد لازمی ہے - جب اسطرح سے درخت کی پیدائش کا سبب بیج (ویریہ) ہی ہے - اور وہی اندر سے آہستہ آہستہ بڑھتا ہؤا درخت کے جسم کی شکل میں پہنچ جایا کرتا ہے - تو پھر یہ ماننے کیلئے مجبور ہوتا

٭ الف - جیو دوائیوں کے ذریعہ ویریہ روپ ہو کر استری شریر میں جاتا ہے - چھاندوگیہ اُپنشد ٥-٩

(ب) ते पृथ्वी प्राप्यान्नं भवन्ति तत्पुनः पुरुषाग्नौ हूयन्ते ततो योषाग्नौ जायन्ते

یعنی تب وہ پرتھوی پراپت ہو کر اناج کے ذریعہ پرش اگنی میں جاتے ہیں - تب استری روپ اگن کنڈ میں وہ جیو جاتے ہیں ربرہدارنیک اپنشد ٦-٢-١٦ ٭ (ج) ویدانت ٣-١-٢٦ میں بھی اُسکی تائید کی گئی ہے ؛

ہے۔ کہ جیو کی ہستی بیج (ویریہ) ہی ہونی چاہئے۔ اس لئے جیو کے پیدا ہونے کے لئے قیام حمل سے پہلے آدمی کے جسم میں آکر ویریہ کے ساتھ عورت کے جسم میں پہنچ کر رج سے مل کر حمل کے قائم ہونے کا سبب، بننا ضروری ہے۔ اور یہ دلیل اور ثبوت ہر دو لحاظ سے ثابت ہے +

شنکا - حمل میں جیو کا آنا ایک قسم کی سزا سمجھا جاتا ہے۔ تب دوسری حالت میں پہنچے ہوئے جیو جن کے برے کرم نہیں ہوتے کیوں یہ تکلیف بھگتے ہیں؟

> حمل کی تکلیف جیو کیوں اٹھاتا ہے

آتم ودیا - کہا جا چکا ہے۔ کہ سکام کرم سے مرنے جینے کا سبب باسناؤں میں پیدا ہوا کرتی ہے۔ اور چاندرمسی دشا میں پہنچنے والے جیوؤں کے ساتھ بھی یہ پیدا شدہ باسنا ان کے لطیف اجسام میں نہاں رہتی ہے کرموں کا پھل ختم ہونے پر اسی باسنا کے سبب ماں کے حمل میں آنا پڑتا ہے۔ جنم کا سبب باسنا خود انہی جیوؤں کی پیدا کی ہوئی ہے اس لئے نامعلوم طریق سے ان کے کرم ہی جنم لینے کا سبب ہوتے ہیں۔ اگرچہ کرموں کے پھل کی خواہش نہ رکھتے ہوتے۔ تو یہ باسنا ان کے گلے نہ پڑتی کئی کئی طرح کی باسناؤں کے سبب یہ جیو اپنی اپنی باسنا کے مطابق مختلف قالبوں میں پہنچتے ہیں۔ باسناؤں کے اختلاف کے سبب ہی حاصل کردہ لوکوں سے لوٹنے پر مختلف جگہوں میں جنم پر جنم لیا کرتے ہیں

شنکا - جیو کو کتنا وقت چندرماسی دشا تک پہنچنے میں لگا کرتا ہے +

> کتنا وقت چاندرمسی دشا تک پہنچنے میں لگا کرتا ہے

آتم وِدیا - وقت کا ناپ تول کرنے کے لئے آدمیوں نے جو وقت کے حصّے کئے ہیں۔ چندرماسی دشا میں پہنچنے کا اتنا تھوڑا ہوتا ہے۔ کہ اُن حصّوں میں نہیں آتا ﴿ ✻

وِدیا پیہ یہ - جب جیو راتری کپنل شٹشا ہی میں ہو کر چاندرمسی دشا کو حاصل کرتے ہیں۔ تب تو ایک برس سے بھی زیادہ انہیں اس حالت تک پہنچنے میں لگتا ہے ﴿

آتم وِدیا - دھومر راتر پکش وغیرہ وقت کی نہیں۔ اب تو یہ کاش کی ماترا دکھانے کے لئے پر کلپت ہوئے ہیں۔ اُن کے ذریعہ آہستہ آہستہ روشنی کی ماترا ترقی پہ دکھلائی گئی ہے ﴿

یہ سوال جواب ابھی ختم نہیں ہونے پائے تھے۔ کہ اچانک ایک شخص نے بڑے میٹھے سُر میں بھگتی بھاؤ میں ڈوب کر گانا شروع کر دیا۔ آتم وِدیا سمیت سبھی بیٹھے ہوئے سجنوں کا دھیان اُدھر چلا گیا۔ اور سبھی دل لگا کر اس کا گانا سُننے لگے ﴿

جیون بن تو پھول سمان

[1] خوشبو پر اُپکار سُر بھی سے مربھتّ[2] سنتت ہو سُکھ دان - جیون بن یہ[1] خوشبودار

سُو چھّ[3] ہردے نِرکھُل جا پیارے | تو بھی پرم پریم کو دھارے
[4] صاف سکھ۔ ائی ہو سب کا جگ میں | پا سب سے سمان جیون بن [5] کانٹوں
[6] شدھ کٹھن کنٹکوں کے گھیرے میں | دارون دُکھ دائی پھیرے ہیں

✻ ودیانت ۲-۱-۲۳ میں لکھا ہے۔ کہ آکاش وغیرہ سے چرکال تک سمبندھ ماننا ٹھیک نہیں ﴿

پڑکر و چلت کہیں نہ ہونا — پینا نہیں اجان - جیون بن
شترو متر دونوں کا ہت ہو — پاون یہ تیرا شبھ برت ہو
مدھو داتا بن سب کا پیارا — تج کر بھید و دھان - جیون بن
تو میٹھا دے تو سر بھی ٹوٹنے پر بھی — پیروں تلے روندنے پر بھی
لا خوشبو اس بدھ سے پربھو کی مالا میں — پالے پر یہ استھان

جیون بن تو پھول سمان

بھجن سُنکر ہر ایک ویکتی اپنی حالت پر وچار کرنے لگا - اور گمبھیرتا کے ساتھ پربھو سے یاچنا کرنے لگا - کہ اُس کی اوستھا کا سُدھار ہو - رشی آتم دیتا کی چیتاونی دینے پر پھر سنگ کا کام شروع ہوا اور ایک دیوی نے لجاجت کے ساتھ ایک پرشن کیا ٭

بسنتی دیوی - کہا یہ جاتا ہے - کہ منش جب یہاں مرتا ہے - تو موت کے ساتھ اس کے دو جسم ایک کثیف جسم اور دوسرا اکاشی چھایا شریر نشٹ ہو جاتے ہیں - یعنی مرنے پر اس سے

> دوسری حالت کی ایک اور تشریح

تین جوہر - ۱ - جسم - ۲ - زندگی کا سادھن رُوپ اکاشی چھایا شریر ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہو جاتے ہیں - مرکر وہ کام لوک میں پہنچتا ہے - کام لوک میں اس کے پاس صرف ایک شریر جسے خواہش کہتے ہیں رہتا ہے - اور پہلے کے تین جسم نشٹ ہو کر اس نئے لوک میں اس جسم کے ساتھ باقی چار اُچیہ ورودیہ کام رُوپ - ۳ - آتما - بُدھی اور من رہا کرتے ہیں - کام لوک سے علیحدہ ہونے پر اس علیحدگی کا نام دوسری موت ہے - وہ دیو اچن

میں پہنچ جاتا ہے۔جب پرانی کام لوک کو چھوڑتا ہے۔تو ایک سنہری پُل
جو سات سنہری پہاڑوں کے بیچ میں پڑتا ہے اُسے پار کرنا ہوتا ہے ۔
دُوسری موت کے بعد دیو اچن میں پہنچنے سے پہلے غیر مُدرک حالت ہوتی
ہے۔لیکن دیو اچن میں پہنچنے پر اُسے چیتنا پراپت ہو جاتی ہے ۔اور اس
طرح دیو اچن چیتن اوستھا ہے۔جب وہ اسباب جو پرانی کو دیو اچن
میں لے گئے تھے۔ختم ہو جاتے ہیں۔تب جیو کو پھر کثیف مادی دُنیا میں آنے
کی خواہش حاصل ہونے لگتی ہے۔اور اس خواہش کے پیدا ہونے پر اُسے
پھر اس سنسار میں جنم لے کر اپنی پُرانی جنم باسناؤں سے جو یہیں
پہلے جنم میں پیدا ہو کر اُس کے کام لوک میں جانے پر نشٹ ہو کر دبی حالت
میں رہتی ہیں بھینٹ کرنی پڑتی ہے ÷

آتم وِیتا۔ ہر ایک شخص کا طرز بیان الگ الگ ہوتا ہے ۔یہ جو کچھ دیوی
تم نے سُنایا ۔اس میں کچھ تو اُپنشدوں کا تتھیہ ہے ۔اور کچھ سامپردایک
واد۔سنہری پُل سے گزرنا وغیرہ آستیہ وادی بحث ہیں۔لیکن دیو اچن
سے لوٹنے کا منشا چندر لوک سے لوٹنے کا ہے ۔اور پُرانی پاپ باسنا
کا مطلب انہیں واسناؤں سے ہے جو سکام کرم سے پیدا ہُوا
کرتی ہیں اور رُوح کو دوبارہ آواگمن کے چکر میں لانے کا سبب
بنتی ہیں ۔یہ اُپنشدوں کی سچائی ہے ۔اور اس طرح دیکھنے سے
اس بیان اور جو کچھ ہم نے سُنایا ۔اُس میں زیادہ فرق نہیں ہے ۔اور
نتیجہ دونوں کا یقینی طور سے کہا جا سکتا ہے ۔ کہ ایک ہی ہے ۔

اتنا اُپدیش دینے کے بعد آج کا سنگ ختم ہؤا - اور سنگ ختم ہونے کے ساتھ ہی مرنے کے بعد دوسری حالت کی کتھا بھی ختم ہوئی ۔

چوتھا حصّہ
چھٹا سنگ
مرنے کے بعد کی تیسری حالت

سنگ جما ہؤا ہے - شانتی کی ہوا چل رہی ہے - خوبصورت پودھا ونے اور خوشبودار پھولوں کی بھینی بھینی مہک باغیچی میں آ رہی ہے - آتم دیتا رشی کی تپو بھومی میں قدم رکھتے ہی دل خدا پرستی کی اُمنگوں سے بھر اُٹھتا ہے - ایشور کے راحت افزا پریم سے دل مسرور ہو جاتا ہے - اس قسم کے کرہ ہوائی میں بیٹھے ہوئے ہر ایک نر ناری موت کی آخری حالت کا بیان سننے کو خواہشمند ہیں - آتم دیتا کے آنے اور بیاس گدی پر بیٹھنے پر سب کے مکھڑے خوشی کے ساتھ کھل اٹھتے ہیں - دل کو اطمینان دینے والی باڑی سے رشی نے اپنا نصیحت خیز اُپدیش شروع کیا ۔

آتم دیتا - مرنے کے بعد دو حالتوں کا حال آپ سُن چکے ہیں - آج

مرنے کی بعد کی تیسری حالت	تیسری اور آخری حالت کی بات کہنی ہے - جو آدمی بے غرض کرم کرنے والے ہیں - اور بے غرض کام کرنا ہی انہوں

نے اپنی زندگی کا مقصد بنا رکھا ہے - اور جو دلی یقین کے ساتھ شردھا اور تپسوی کی زندگی بسر کرتے ہیں - ایسے آدمی زندگی میں ہی جیون مکت کہلاتے ہیں اور جب مرتے ہیں تب آواگمن کی موت کی تبدیلی سے چھوٹ کر مکت ہو جاتے ہیں - وہ مرکر کس طریقہ سے برہم کو حاصل کرتے ہیں - اس کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

اس کا کرم

(۱) پہلے وہ آرچیشی¹ دشا کو پراپت ہوتے ہیں :-
(۲) آرچیشی دشا سے آہنی (دن کی) دشا کو
(۳) اس سے چاکشکی (شکل پکش = اجالے پاکھ) کی دشا کو
(۴) اس سے اُترایتی شان ماسکی (ششماہی کی) کی دشا کو²
(۵) اُس سے سموتسری (سالانہ) پورے ورش کی دشا کو
(۶) اس سے سوریہ (سورج سمان) کی دشا کو
(۷) اُس سے چاندر ماسی دشا کو
(۸) اس سے دیدیوتی (بجلی کے سمان) دشا کو
(۹) اس سے برہم لوک کو پراپت کرتے ہیں ❁

اس حالت کو حاصل کر لینا منش کے مقصد زندگی کا انتہائی درجہ

(۱) ارچیشی (اگنی کی جوالا لیٹ) (۲) جن چھ مہینوں میں سورج اُتر کی طرف رہتا ہے
(۳) چیوترشا دہو نیکا کنٹھ ۴-۱۴-(۴) منڈک ۲-۲-۱۰-

اور مُنش کی آخری حالت ہے ؛

یہ حالتیں بھی آہستہ آہستہ پرکاش کی بودھی کو پرگٹ کرتی ہیں۔ تجلی کی حالت کو حاصل کرنے کے بعد آدمی اس روشنی کو حاصل کر لیتا ہے جس پرکاش کو الوکک اور دکار رہت جیوتی کہا جاتا ہے۔ اور جس جیوتی کے حالت کے لئے کہا جاتا ہے۔ کہ وہاں۔ اگن۔ ودیوت۔ چندرماں۔ تارے سوریہ کا پرکاش نہیں پہنچ سکتا۔ سنسار کے جتنے بھی اُتم سے اُتم پرکاش ہیں ان میں سے کسی کو بھی اس ودیہ اور نرالی نُور کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ اِتنا کہکر رشی چُپ ہو گئے۔ آتم وِتیا رشی کے اس اُپدیش کے سُننے سے سنگ میں حاضر اکثر سبھی نر ناریوں کے مکھڑوں سے چھایا ہوا گمبھیرتا کا بھاو ظاہر ہونے لگا۔ مانو اُن میں سے ہر ایک ایسی حالت کو حاصل کرنے کا خواہشمند ہے۔ کچھ دیر تک سناٹا سا چھایا رہا۔ اور جو جہاں تھا۔ بے حس و حرکت سا دکھائی دیتا تھا۔ مانو کوئی ٹس سے مس ہی نہیں ہونا چاہتا ہے۔ یہ حالت بہت دیر تک نہیں رہی۔ آخر کو خاموشی ٹوٹی۔ اور اُپدیش کے متعلق بہت سے شکوک کے رفع کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور اس طرح سنگ میں ایک شخص بولا۔

سوریہ اور چاندرمسی دشاؤں کا بھید

اُماکانت ۔ اگر یہ حالات آہستہ آہستہ روشنی کا اضافہ ہی ظاہر کرتی ہیں۔ تو سوریہ دشا کے بعد چاندرمسی دشا کیوں ہے ۔ سوریہ کی روشنی تو چندرماں سے زیادہ ہوتی ہے ؛

آتم وِتّا - بیشک سورج کا پرکاش چندرماں سے زیادہ ہوتا ہے - پر دونوں قسم کے پرکاشوں میں ایک قسم کا فرق ہے - سورج کا پرکاش گرم ہوتا ہے - لیکن چندرماں کے پرکاش میں خنکی ہوتی ہے - اُشنتا شانتی اور اشانتی کا مظہر ہے - اسی لئے چندرماں سُکھ دینے والا سمجھا جاتا ہے - اور ظاہر ہے - کہ چندر پرکاش سُوریہ کے پرکاش سے گُن کی نظر سے اچھا سمجھا جاتا ہے - اس کے سوائے یہاں چاندرمسی لفظ تارا وِشیش سے ملحق حالت پر کھڑا نہیں کرتا - لیکن اس پرکاش کا پرش ہے - جو سوریہ کے پرکاش سے اچھا ہو - اسی پرکار اس سے بھی اچھے پرکاش کا دلیتک ودیوتی اوستھا ہے +

چندر کانتا - برہم لوک کیا کسی خاص مقام کا نام ہے - جو مُکت

برہم لوک کیا ہے ؟ } جیووں کا مسکن سمجھا جاتا ہے +

آتم وِتّا - برہم لوک کسی خاص مقام کا نام نہیں ہے - نہ ہی مُکت جیو کسی ایک مقام خاص پر اکٹھے رہتے ہیں - برہم لوک کا مطلب یہ ہے - کہ پراَنی اس اوستھا کو حاصل کر لیوے - جس میں اسے بہت

* چدا ہالا دسے - وہاں سے چندر شبد سدھ ہوتا ہے - اسی چندرماں راحت افزا مانا جاتا ہے -

गताः कलाः पञ्चदेश। प्रतिष्ठा देवा
गव सर्वे पति देवतास। कर्माणि विज्ञान मयश्च
आत्मा परेऽव्ययेसर्व एकी भवन्ति ॥

منڈک اپنشد میں کہا ۔ ٣-٢-٧ منتر +

نزدیکی ادھ پرکرتی سے آزادی ہے - برہم سے نزدیکی کا مطلب آنند حصول اور پرکرتی سے رہائی کا مطلب دُکھوں کی آزادی سے ہے - اس حالت کو حاصل کرنے والا جیو پورن آزاد ہوتا ہے - کسی قسم کی قید نہیں ہمتی حسب خواہش جہاں چاہے گھومتا ہے +

چندر کانتا - کیا یہ جیو لطیف اور کارن شریر بھی نہیں رکھتے ؟

کیا مکت جیو کوئی جسم رکھتے ہیں؟ } کثیف جسم تو آواگمن کے قید سے آزاد ہونے پر رہ ہی نہیں سکتا +

آتم وِدیا - نہیں مُکت جیو (نجات یافتہ روح) کسی قسم کا جسم نہیں رکھتے وشدھ مکت آتما ہر قسم کے مل اور وکاروں سے آزاد ہو جاتا ہے - اسی لئے مادی بندھن اُسے دُکھی کر سکتے +

مکت جیو کے ساتھ کیا جاتا ہے؟ } **ودیا بھوشن** - تو کیا اس کا مطلب یہ ہے - کہ مکت جیو کے ساتھ کچھ بھی نہیں جاتا ؟

آتم ودیا - نہیں مکت جیو کے ساتھ اس کے کئے ہوئے نشکام کرم اور حقیقی علم جاتے ہیں - ان کے سوائے اور کچھ نہیں جاتا - انہیں کرم اور گیان کے یوگ کا نام دھرم ہے +

مکتی کا سبب } **اُپ منیو** - مکتی گیان کا پھل ہے یا کرم کا ؟

آتم ودیا - نہ صرف گیان کا اور نہ صرف کرم کا بلکہ گیان اور کرم کے مجموعہ کا پھل مکتی ہے - کرم کی اُپیکشا کر کے صرف گیان کا سہارا لینا یا گیان کو نظر انداز کر کے صرف کرم کا سہارا ڈھونڈھنا دونوں منزل کو

اندھکار میں لے جانے والے ہیں†۔

اُپ منیو ۔ اگر مُکتی گیان اور کرم کے مجموعہ کا پھل ہے۔ تو نتیہ نہیں ہو سکتی۔ اِس سے نتیہ مُکتی ماننے کی خواہش سے اکثر آچاریہ مُکتی کو صرف گیان کا پھل مانتے ہیں۔ اور وہ کرم کو لاعلمی کہکر قابل ترک سمجھتے ہیں۔

مُکتی سے لوٹنا

آتم ودیتا ۔ مُکتی صرف گیان کا پھل نہیں ہے۔ جیسا اُوپر کہا جا چکا ہے وید اُپنشد اور گیتا وغیرہ سبھی ست شاستر مُکتی کا سبب گیان کے ساتھ کرم کو بھی سمجھتے ہیں۔ گیتا کے ایک سوال و جواب کی تفصیل سُناتے ہیں:۔

ارجن ۔" ہے جناردن! اگر آپ کے خیال میں کرم سے گیان بہتر ہے۔ تو مجھے کیوں خوفناک جنگ کے لئے آمادہ کرتے ہو؟ آپ کے رلے ملے کلاموں سے تو میری عقل بھرم میں پڑتی ہے۔ یقین کے ساتھ ایک

† یعنی جیون مُکت پر انی جب جسم چھوڑتا ہے۔ تب اس کی پندرہ کلائیں جن سے تینوں قسم کے جسم بنتے ہیں۔ اپنے کارن میں اور سمپورن اندریاں بھی اپنے اپنے کارنوں میں مستغرق ہو جاتی ہیں۔ اس طرح جب ماترا وشدھ آتما رہ جاتا ہے تب تبلاتے ہیں۔ کہ وہ آتما کرم اور گیان کے ساتھ پرم اُدے ایشور کو پراپت کر لیتا ہے (الف) برہدارنیک میں تبلایا ہے کہ ودیا گیان کرم اور پورو پرگیا ربدھ۔ گیان آجاتے ہیں (دیکھو ۴-۴-۲) (ب) ایش اُپنشد منتر ۱۱۔ گیان اور کرم دونوں کے ساتھ ساتھ جاننے سے کرم مرتیو کو پار کر کے گیان سے امرتو پاتا ہے۔ (ج) دیکھو ایش اپنشد منتر ۹۔

بات کہو۔جس سے بھلا ہو۔

سری کرشن ۔سنسار میں دو قسم کی شردھا ہے۔ایک سانکھ آچاریوں کی گیان یوگ سے اُتپن اور دوسری یوگیوں کی کرم یوگ سے۔نہ تو کرموں کے نہ کرنے ہی سے کوئی منش کرم کے پھل کو پاتا ہے۔اور نہ تیاگ سے ہی سدھی پراپت ہوتی ہے۔کیونکہ کوئی لمحہ بھر بھی کرم نہ کرتا ہوا نہیں رہ سکتا۔پرکرتی کے گُن (ستو۔رجس۔تمس) سے بے قابو ہو کر سب کو کرنے پڑتے ہیں۔جو کوئی بیوقوف کرم اندریوں کو روک کر من سے اندریوں کے وشئے کا دھیان کرتا ہے۔وہ مِتھیا پرچار والا ہوتا ہے۔ہاں جو آسکتی رہت منش من سے اندریوں کو بس میں کر کے کرم اندریوں سے کرم یوگ کا انوشٹھان بھی کرتا ہے۔وہ خصوصیت والا ہوتا ہے۔نہ کرنے سے کرم کرنا بہتر ہے۔اس لئے ہمیشہ کرم کر کیونکہ بنا کرم تو تیرا یہ جسمانی سفر پورا نہ ہوگا۔ایشور نے آغاز میں یگیوں سمیت پرجاؤں کو اُتپن کر ان کو اپدیش دیا کہ اس یگیہ سے سب کچھ پیدا کر لو۔یہ تمہاری دلی خواہشات کو پورا کرنے والا ہوگا۔اس یگیہ سے تم یگیہ کے متعلق اگنی وایو وغیرہ دیوتاؤں کو خوش کرو۔وہ تمکو مسرور کریں گے۔اس طرح ایک دوسرے کو خوش کرنے ہی بھلا ہو سکتا ہے۔یگیہ نہ کر کے جو منش دیوؤں کا حصہ انہیں دیئے بغیر یگیہ سے پیدا بھوگوں کو بھوگتا ہے۔وہ چور ہے۔یگیہ کر کے یگیہ کا باقی بھوجن کرنے سے منش پاپ سے چھوٹتا ہے۔لیکن وہ منش صرف اپنے لئے ہی بھوجن بناتے ہیں۔وہ بھوجن نہیں۔بلکہ پاپ ہی کو کھاتے ہیں۔ان سے پرانی پیدا ہوتے ہیں۔اناج بادلوں سے برسات کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے۔برسات یگیہ سے ہوتی ہے۔یگیہ

کرم سے ہوتا ہے۔ کرم وید سے پیدا ہوتا ہے۔ اور وید اوناشی برہم رنہ فنا ہونے والے پرمیشور) سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس طرح سرو ویاپک الیشور یگیہ میں پرتشٹھت ہے۔ جو پرانی الیشور کے چلائے ہوئے اس چکر کے مطابق بیوہار نہیں کرتا وہ پاپی اور اندریوں کا غلام ہے۔ اس کا سنسار میں جینا فضول ہی ہے۔ اس لئے تو کرم میں غرق ہوئے بنا خاص کوشش کر۔ اس طرح کرم جنیہ واسنا میں لپت ہوئے بنا جو منش کرم کرتا ہے۔ وہ پرمیشور کو حاصل کر لیتا ہے۔ جنک آدی نے کرم سے ہی سدھی پراپت کی تھی۔ لوگ سنگرہ پر دھیان دیتے ہوئے بھی تجھکو کو کرم کرنا چاہئے *

آتم ودیا - اس جواب سے خود یوگیراج کرشن نے صاف طور سے کرم کو الیشور پراپتی کا طریقہ بتلایا ہے۔ اور جنکادی کی مثال بھی دی ہے۔ ایسی حالت میں جو کرم کو چھوڑ کر صرف گیان کا آسرا لیتے ہیں۔ وہ اُپنشد اور ویدوں کے سوا کرشن مہاراج کی تعلیم کا بھی نرادر کرتے ہیں۔ اور اس لئے ایسے شخصوں کی بات پر دھیان نہیں دینا چاہئے۔ کرم سے دُنیا بنی اور قائم ہے۔ اور سارے کام دنیا کے کرم سے ہی چل رہے ہیں۔ کرم کی بیقدری کر کے تو کوئی شخص جیسا کہ کرشن نے بھی مذکورہ بالا جواب میں کہا ہے۔ اپنی زندگی بھی قائم نہیں رکھ سکتا *

ستیہ کام ۔ جگت میں منشوں کا کام تو اُن کی پراربدھ سے چلا کرتا

* یہ کرشن ارجن مکالمہ گیتا کے تیسرے باب میں تحریر ہے۔ دیکھو
اسے ۰ ۴ تک

ہے۔ پھر کرشن مہاراج نے یہ کیسے کہا۔ کہ منش بنا کوشش کے اپنی زندگی بھی قائم نہیں رکھ سکتا +

پرشارتھ اور پراربدھ

آتم دیوتا۔ پرشارتھ اور پراربدھ کا جھگڑا زیادہ تر منشوں کی ناسمجھی پر نربھر ہے کرم کی تین حالتیں ہیں۔ (۱) جب آدمی کرم کرتا ہے۔ تو کرم کی پہلی حالت ہوتی ہے۔ اس میں کرم کو کریمان کہتے ہیں +

کرم کی حالتیں

(۲) جب کرم کرنے کی کریمان حالت ختم ہو جاتی ہے۔ تب کرم کی دوسری حالت ہوتی ہے۔ اس میں اس کا نام سنچت ہوتا ہے +

(۳) جب سنچت کرموں کا پھل ملنے لگتا ہے۔ تب کرم کی تیسری حالت ہوتی ہے۔ اور اس حالت میں کرم کا نام تقدیر ہو جاتا ہے +

اس لئے ظاہر ہے کہ تقدیر کوئی آزاد شے نہیں ہے۔ لیکن کئے ہوئے کرموں کی ہی ایک حالت ہے۔ اگر منش پرشارتھ نہ کرے۔ تو تقدیر بن نہیں سکتی +

کرپا ٹھو۔ کیا دل کی صفائی صرف گیان سے نہیں ہو سکتی؟ کیا دل کی صفائی کے لئے بھی کرم کی ضرورت ہے +

آتم دیوتا۔ ہاں دل کی صفائی بھی بنا کرم کے نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے اُپنشد میں ایک کریا کا ودھان ہے۔ جو یگیہ اور اس کے بعد کی پرارتھنا سے پوری ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہو جائیگا۔ کہ کریا کلاپ کے بنا انتہ کرن کی شدھی نہیں ہو سکتی۔ اور شدھی نہ ہونے سے بدھی

ایشور پراپتی کے معنی ایک یگیہ اور ایک پرارتھنا

بھرشٹ ہو بڑائی حاصل کرنے میں ناقابل ہو جاتی ہے ÷

مہندرا کا کشتی آما وسیا کو تگیہ کرنے کی دیکشا لے کر ۱۵ دن تک یم نیم کا پالن کر کے پرنورادم (اور گایتری منتر کا جپ کرے۔ پورنما کی راتری میں نتیہ اوشدھیوں کے رس کو دہی اور شہد ملا کر ایک برتن میں رکھے اور اس طرح گھی کی آہوتی اگنی میں دے کر شروے میں گھی کی بچی ہوئی بوندوں کو اسی اوشدھی کے سار والے برتن میں ڈالتا جاوے۔ آہوتی ان واکیوں سے دیوے ÷

۱- جیشٹھائے سرشٹھائے سواہا — १: ज्येष्ठाय श्रेष्ठाय स्वाहा

۲- وششٹھائے سواہا — २-वशिष्ठाय स्वाह

۳- پرتشٹھائے سواہا — ३-प्रतिष्ठाय स्वाहा

۴- سمپدے سواہا — ४ सम्पदे स्वाहा

۵- آیتنائے سواہا — ५ आयतनाय स्वाहा

اس کے بعد اگن کنڈ سے ہٹ کر انجلی میں گھی کی بوند ملی ہوئی اس رس

† نیتی میں کہا ہے پुन जन्म कृत कर्म तद्दैवमिति कथ्यते। तस्मात पुरुषकारेण यत्नं कुर्यादतन्द्रितः

یعنی پہلے کئے ہوئے کرموں کا ہی نام دیو (پراربدھ یا تقدیر) ہوتا ہے۔ اسلئے آدمی کو کوشش سے پرشارتھ کرنا چاہیئے ÷ کئی دوائیاں ہیں۔ جن کے استعمال سے چت غانت ہوتا ہے۔ انہیں کا یہاں بیان کیا گیا ہے ÷

پرارتھنا کا طریقہ

کو لے کر اس طرح مالسنک پرارتھنا کرے :-

بھگوان! آپ (اوم) نام والے ہیں۔ جگت کی ملکیت رکھنے کے لئے آپ ہیں "اما" شکتی ہے۔ آپ بڑے اچھے اور سب کے مالک ہیں۔ آپ مہربانی کر کے مجھے بڑا اینیک اور مالک بنا دیں۔ اس پرارتھنا کے بعد نیچے لکھے طریقہ سے آچمن کرے :-

تت سویتر ورنیم ہے اس سے ایک۔ ویم دیوسیہ بھو جنم۔ اس سے دوسرا ار لشیٹھم سرودہات مم۔ اس سے تیسرا۔ ترم بھگسیہ دھی مہی اس سے باقی سب پی لیوے ۔

جب پاتر میں آچمن کیا ہے۔ اُسے شُدھ کر کے اور کنڈ کے مغرب کی طرف بیٹھ کر خاموش ہر قسم کی خواہشات سے دل پاک رکھتے ہوئے ایشور کے دھیان میں مگن ہو جاوے۔ اگر یہ یکسوئی پوری ہو جاوے۔ اور آتما ماتر روپا برہم کی اُما (شکتی اور وبھوتی) کا انو بھو کرنے لگے۔ تو کرم کو سپھل سمجھیں ۔ اس طرح یہ اور دیگر ہر ایک کریائیں اُپنشد اور یوگ آدی شاستروں میں ہردے کی شدھی کے لئے بتائی گئی ہیں۔ اور صاف کہہ دیا گیا ہے۔ کہ جل سے شریر ستیہ آچرن سے من وِدّیا اور تپ سے آتما اور

* گمن شیل ہونے سے برہمانڈ کا نام उ ہے मा کے ارتھ ناپنے یا نرمان کرنے کے ہیں۔ ایشور برہمانڈ کا نرماتا ہے۔ اس لئے اس کا نام उमा ہے۔ اس کی شکتی "اُما" کہلاتی ہے ۔

+ چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک ۵ کھنڈ ۲ پرواک ۴ سے ۸ تک۔

گیان سے بدھی شدھ ہوا کرتی ہے *

ستنیہ گیہ۔ مکتی کرم اور گیان کے مجموعہ کا پھل ہونے سے غیر دوامی یا

مکتی کی میعاد اور اس کے بھید	میعادی ہوئی۔ تو پھر اس کی میعاد کیا ہے؟ اور سب مکتی شدہ جیووں کی میعاد ایک ہی ہے۔ یا اس میں کچھ اختلاف ہے

آتم ودیا۔ مکتی میں داخل ہونے والے جیو پانچ جماعتوں میں منقسم ہیں۔ ان کی تفصیل اس طرح ہے :-

سنکھیا	ممکشوؤں کے پد	مکتی کی ماترا	ورش وورن	سادھن
۱	وسو	۵۰ ۴۴ ورش اہوراتر یا ½ ۶ برہم ورش	ایک نیل ۴۹ کھرب ۴۰ ارب دوش	رگ وید
۲	رودر	۵۰۰۴ ورش یا ½ ۱۲ برہم ورش	۲ نیل ۸۸ کھرب ۸۰ ارب	رگوید یجروید

* دیکھو منوسمرتی ادھیائے ۵۔ شلوک ۱۰

अद्भिर्गात्राणि शुद्धयन्ति
मनः सत्येन शुद्धयति। विद्यातपोभ्यां भूतात्मा
बुद्धिर्ज्ञानेन शुद्धयति ॥

+ ۴۳ لاکھ ۲۰ ہزار برس کی ایک چترجگی ہوتی ہے۔ دو ہزار چترجگیوں کی ایک اہوراتری یعنی ایک سرشٹی اور ایک مہاپرلے۔ ۳۰ اہوراتری کا ایک برہم ماس۔ اور ایسے ۱۲ برہم ماسوں کا ایک برہم ورش۔ اور ایسے ۱۰۰ برہم ورشوں کا ایک پرانت کال ہوتا ہے دیکھو چھاندوگیہ اپنشد میں مدھو ودیا۔ برہم اپاسنا جس پرکرن کا نام برہمو اپنشد ہے چھاندوگیہ پرپاٹھک ۳۔ کھنڈ ۶ سے ۱۱ تک *

سنکھیا	مکشوؤں کے پد	مکتی کی یاترا	ورش دورن	سادھن
۳	آدتیہ	۹۰۰۰ ورش یا ۲۵ براہم ورش	۶ نیل ۷۷ کھرب ۶۰ ارب	رگوید۔ یجروید سام وید
۴	مرت	۱۸۰۰۰ ورش یا ۵۰ براہم ورش	۱۵ نیل ۵۵ کھرب ۴۰ ارب	چاروں وید
۵	سادھیہ	۳۶۰۰۰ ورش یا ۱۰۰ براہم ورش ایک پرانت کال	۳۱ نیل ۱۰ کھرب ۴۰ ارب	چاروں ویدوں کے پوشیدہ رمز

پراچین شال مکتی کے ان بھیدوں کا کارن کیا ہے؟

مکتی کے بھیدوں کا سبب } کارن کا اشارہ تو ذریعہ کے نام سے پہلے اُتر میں کر دیا گیا ہے۔ ایک شخص نے جس نے صرف ایک وید کا گیان حاصل کیا۔ اور اسی حاصل کردہ گیان کے موافق عمل کیا۔ اس سے اس کے گیان اور کرم زیادہ ہیں۔ جس نے دو ویدوں کا مطالعہ کیا ہے۔ اسی طرح برابر یکے بعد دیگرے ہر ایک جماعت میں کرم اور گیان کی ماترا زیادہ ہوتی گئی ہے۔ اسی کرم اور گیان کے ماترا بھید سے مکتی ماترا میں بھی بھید ہوتے ہیں ؛

پراچین شال ۔ تو جن اشخاص کے گیان اور کرم تعداد میں کم تھے۔ اُن کی مکتی ہی کیوں ہوتی ہے؟

یہ بات پہلے کہی جا چکی ہے۔ کہ جب منش سکام کرم جو باسنا پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ چھوڑ کر صرف نشکام کرم کرنے لگتا ہے۔ تو اس سے نہ صرف آئندہ باسنا نہیں بنتی۔ بلکہ پچھلی بنی ہوئی باسنائیں بھی نشٹ ہو

جاتی ہیں۔ اور جنم مرن کا سبب باسنا ہی ہے۔ اس لئے اُپاسک گیان پراپتی کے کسی درجے میں بھی کیوں نہ ہو۔ جس سمے بھی نش کامنا کے اثر سے اس کا دل باسنا سے خالی ہو جاوے گا۔ وہ آواگمن کے بندھن سے آزاد ہو کر مکت ہو جاویگا۔ اسی اوستھا میں گیان اور کرم کے مجمع کے بھید سے اس کا پھل رُوپ مُکتی بھی بھید والی ہو جاتی ہے۔ اور یہی بھید اپنشد میں دکھلایا گیا ہے ÷

پتوندھی - اور مُکتی کے سادھنوں میں سے ہر ایک سادھن میں ایک

کیا مکتی کیلئے وید کا مطالعہ ضروری ہے

نہ ایک وید کا مطالعہ مکتی کی پراپتی کرنے کے لئے ضروری دکھلایا گیا ہے۔ کیا ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ جنہوں نے وید نہیں پڑھے ہیں۔ ان کی مکتی ہی نہیں ہو سکتی۔

آتم دیتا - مکتی کے لئے وید کا مطالعہ ضروری نہیں۔ پرنتو وید پرتپادت مکتی کے سادھنوں کا گیان ضروری اور لازمی ہے۔ یہ گیان چاہے خود وید پڑھ کر پراپت کیا جاوے۔ یا وید کے مطابق گرنتھوں کے مطالعہ سے حاصل کیا جاوے۔ چاہے کسی وید پاٹھی برہم نشٹھ (خدا رسی) سے پراپت کر لیا جاوے۔ وید کا گیان پراچین رشیوں کی پرچار مشنری پیرٹا کے کارن ساری دنیا میں پھیل چکا تھا۔ جہاں کہیں بھی نجات کے اسباب ترکِ ایذا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ ترک سرقہ۔ ترک شہوت۔ ترک طمع۔ طہارت۔ قناعت۔ ریاضت۔ مطالعہ کتب و ریسیہ خدائی محبت۔ وغیرہ صفات کو دیکھو۔ تو سمجھ لو۔ کہ ان کا سرچشمہ وید ہے

اور یہ سب وید وکت گیان ہی ہے۔ ان گنوں کا یہ سمجھے بنا بھی کہ یہ وید گیان ہے۔ اگر کوئی پالن کرتا ہے۔ تو وہ بھی ضرور مکتی کا ادھیکاری ہو سکتا ہے چاہے وہ کسی دیش۔ جاتی۔ رنگ یا مت میں پیدا ہوا ہے +

ستیہ ورت۔ موت کے بعد کی دوسری گتی میں سورج کے جنوبی اور تیسری حالت میں شمالی کی بات کہی گئی ہے۔ کہ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ سورج کے شمالی ہونے کی حالت ہی میں مرنے سے نجات ہو سکتی ہے اور کسی حالت میں نہیں +

آتم دیتا۔ کسی حالت میں بھی پابند اصول جیو کی موت ہو۔ نجات کے قابل ہونے پر اس کی نجات ہو جاویگی۔ دن رات پکش (پندرہ روزہ) ششماہی وقت کے انہیں حصوں میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں +

ستیہ ورت۔ سات لوک جو کہے جاتے ہیں۔ وہ کون کون سے ہیں

سات لوک

ان کا بھاو کیا ہے۔ انہیں لوکوں میں ایک برہم کہا جاتا ہے۔ جس کی کچھ بات پہلے ہو چکی ہے +

آتم دیتا۔ تینتیس دیوتاؤں تعداد میں آٹھ وسو ہیں۔ وسو ان مقاموں کا نام ہے۔ جہاں پرانی بس سکتے ہیں۔ انہیں آٹھ وسوؤں کو چھ لوکوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے

+ ویدانت درشن ۴ ۲۰ ۲۰۰

अतश्चायनेऽपि दक्षणे

یعنی دکشن مارگ گت (جنوب کی راہ سے گئے) مرتیو اُپاسک (عابد) کے مکتی روپ پھل میں بھی کوئی مشکل حائل نہیں ہے +

۸ وسو	۶ لوک
۱۔ اگن۔آگ	۱۔ پرتھوی
۲۔ پرتھوی۔زمین	۲۔ وایو
۳۔ وایو۔ ہوا	۳۔ انترکش
۴۔ انترکش۔ خلا۔ سورج زمین کے بیچ کا حصّہ	۴۔ آدیتیہ ۱۔۴۔۵ تین کے مقام میں
۵۔ آدیتیہ۔سورج	
۶۔ دیو۔ آکاش	۵۔ چندرمان
۷۔ چندرمان۔چاند	۶۔ نکشتر
۸۔ نکشتر۔ستارے	۷۔ برہم لوک

ان میں متذکرہ بالا کی طرح آٹھ وسوؤں کے مقام میں ایک سے چھ تک لوک ہیں۔ اور ساتواں لوک برہم لوک جو وسوؤں سے باہر ہے۔ جیو انہیں سات لوکوں میں سے کسی نہ کسی لوک میں رہتا ہے۔ جب تک کہ جیو تناسخ کے قید سے نہیں چھوٹتا۔ تب تک اُسے انہیں ایک سے چھ تک کے لوکوں میں رہنا پڑتا ہے۔ لیکن اس قید سے چھوٹ کر برہم کو حاصل کر کے برہم لوک باسی بن جاتا ہے۔ یہ کہا جا چکا ہے۔ کہ برہم محیط ہونے سے محیط کل ہے۔ اس لئے اس کا کوئی خاص مقام نہیں اس لئے برہم لوک بھی کسی خاص مقام کا نام نہیں ہے۔ برہم کی پراپتی کر کے جیو آتما جب برہم آنند کو محسوس کرنے لگتا ہے۔ اس کو برہم لوک حاصل ہوا سمجھا جانے لگتا ہے۔ انہیں سات مقاموں کے نام ایک اور طرح

سے بھی لئے جاتے ہیں - اور وہ اس طرح ہیں :-

سپت لوک

۱- پرتھوی - بھوہ
۲- انترکش - بھوہ
۳- چندرماں - سوہ
۴- وایو - لہا مہ
۵- نکشتر - جنہ
۶- آدتیہ - تپہ
۷- برہم ستیم

ستیہ ورت - ان میں نرک لوک کا نام کہیں نہیں آیا -

آتم دیتا - جتنی بھی بھوگ یونیاں ہیں - سب نرک ہی ہیں - ان کے سوا نرک کسی خاص مقام کا نام نہیں ہے +

رتن منی - دیو یان اور پتر یان کیا ہیں ؟

آتم دیتا - موت کے بعد دوسری حالت کو حاصل پرانیوں کے راستہ کا نام پتری یان اور تیسری حالت حاصل شدہ جیووں کے راستہ کا نام دیو یان کہلاتا ہے - یہ کوئی اس طرح کے راستے نہیں ہیں - جنہیں ہم مارگ شبد سے پرتھوی پر سمجھتے ہیں - لیکن جیووں میں آہستہ آہستہ نور کی ترقی کے جو درجے ہوتے ہیں - اسی وکاس کرم کا نام پتری یان اور دیو یان ہے +

تتو درشی - کیا یہ ٹھیک ہے - کہ منش مرنے پر بارہ دن کے بعد جنم لیتا ہے + +
کیا جیو ۱۲ دن کے بعد جنم لیتا ہے

+ بارہ دن کے بعد پیدا ہونے کا وچار مشتبہ ہے - اور اتھرو وید منتر

آتم درشی ۔ یہ کہا جا چکا ہے ۔کہ پہلی حالت حاصل شدہ پرانی مرنے کے
بعد بہت جلد جنم لے لیتے ہیں ۔ اور یہی بات ٹھیک ہے ۔ بارہ دن کے

کہ ٹھیک نہ سمجھنے کے کارن پیدا ہوا ہے ۔ منتر اس طرح ہے ۔

सविता प्रथमेऽहन्नग्निर्द्वितीये वायुस्तृतीये आ-
दित्यश्चतुर्थे चन्द्रमाः पञ्चम ऋतुः षष्ठे मरुतः
सप्तमे बृहस्पतिरष्टमे। मित्रो नवमे वरुणो दशम
इन्द्र एकादशे विश्वे देवा द्वादशे ॥

यजु अ० ३९।६।

یہ منتر تیسری حالت حاصل شدہ پرانیوں کے راستہ دیویان کا کرم بتلاتا ہے
چھاندوگیہ اپنشد اور وید منتر میں بیان کردہ دیویان کا طریقہ اکثر ملتے جلتے
ہیں ۔ بہت تھوڑا سا فرق ہے ۔ جس سے کسی اصلی سدھانت میں بھید
نہیں آتا ۔ دونوں اقوال کے مقابلہ کے لئے دونوں مقامات کے راستہ کی تفصیل
یہاں دی جاتی ہے ۔

اُپ کے مُطابق	وید کے مُطابق
۱ ۔ آرچشی دشا	۱ ۔ سوتا
۲ ۔ آہنکی دشا	۲ ۔ آہنگنی
۳ ۔ پاکشی دشا	۳ ۔ وایو
۴ ۔ اوترائنی پانڈ ماسکی دشا	۴ ۔ آدتیہ
۵ ۔ سانولسری	۵ ۔ چندرماں + رتو

لیجہ جنم لینے کی بات ٹھیک نہیں ہے +

ستیہ بادی - کیا دیوباں کا کچھ تعلق سات لوکوں سے ہے۔

۶ - سوری	۶ پردتا بر ہمپتی منزہ
۷ - چندرمسی	۷ - درُن
۸ - ویردتی	۸ - اندرہ
۹ - برہم لوک	۹ - وشوے دیوا

نوٹ :- (۱) ستوا سوریہ اور پرکاش کو کہنے میں یہی بھاو آرجنی دشا کا ہے۔

(۲) اہن نگمبنی ارنفات اگن روپ دن یا دن رُوپ اگنی کسی پرکار سمجھ لیا جاوے اگن کے ارنفہ پرکاش کے ہیں۔ بھاو اہن اگنی کا دن کا پرکاسش ہے۔ اور یہ آنتکی اوستھا کا مُرادف ہے +

(۳) والیہ تیسری پاکشکی دشا کا بھاو یہ ہے۔ کہ جس میں دن کی مانند پرکاش زیادہ ہے۔ دالیوی اوستھا میں انتکی دشا سے پرکاش زیادہ ہوتا ہے۔ وایو سکھا اگن کو اسی لئے کہتے بھی ہیں +

(۴) آدتیہ مہینے کو کہتے ہیں۔ اس لئے چوتھی غنماسکی دشا کی جگہ آدتیہ کا پریوگ سمانارتھک ہی سمجھا جا سکتا ہے +

(۵) چندرماں کے نام سے چندر درش پرسدھ ہی ہے۔ اور یہ پریوگ میں بھی آتا ہے۔ اس لئے چندرمان کا سانونسری استھانی ہوتا ٹھیک ہی ہے رنوش کا بھاگ ہونے سے درشانترگت آجاتے ہیں۔ اس لئے چندرماں رتو دونوں پانچویں سانونسری حالت کے لئے ویدیں پریگرت ہیں +

یا دیویان ان سے کوئی آزاد رستہ ہے ؛
آتم و تیا - سات لوکوں میں سے چھ لوک تو مقامی ہیں - لیکن دیویان

(۶) متر سوریہ کو کہتے ہیں - برہسپتی نام سوتر آتما وایو کا ہے - اور مرت بھی وایو ہی کو کہتے ہیں - اس لیئے برہسپتی اور مرت دونو سوریہ کے سمبندھت وایو ہوتے ہیں - سوریہ کے انترگت ہی نہیں - اسی لئے وید میں متر + برہسپتی + مرت یہ تینوں شبد چھٹی سورہی وشا کے لئے آئے ہیں ؛

(۷) ورن جل واچی ہونے سے چندرماں سے سمبندھت ہے - اس لئے ساتویں چندرماسی وشا کے لئے وید میں ورن شبد پریکت ہے ؛

(۸) اندر بجلی کا نام پرسدھ ہی ہے - اس لئے آٹھویں ودیوتی اوستھا کے لئے وید منتر میں اندر شبد آنا اُچت ہی تھا ؛

(۹) وشوے دیوا سمت ودیہ گنوں کو کہتے ہیں - اور یہ دیہ (الیشوریہ) گن جیو آتما شریروں کے سمت بندھنوں سے مکت ہونے پر ہی آتے ہیں - اس لئے نویں اور انتم وشا برہم لوک کے لئے وید میں " وشوے دیوا " شبد پریکت ہوئی ہے ؛

اس پرکار سے دیکھ لیا گیا - کہ تیسری حالت پائے ہوئے دیویان کے یاتری جن آٹھ وشاؤں میں ہو کر اپنے مطلوبہ مقام برہم لوک کو پہنچتے ہیں - وید میں انہیں آٹھ وشاؤں کا بیان گیارہ شبدوں میں کیا گیا ہے - جیسا کہ اوپر کہا گیا اپنشد کا انتم وشیہ برہم لوک جو نو کی سنکھیا پر آیا ہے - وہی وشیہ وید میں بارہویں سنکھیا پر ہے دونوں کے بھاووں میں کچھ بھی فرق نہیں ہے ؛

کی پرتھم سنستھائیں صرف اوسمنا شوچاپ ہیں - سات لوکوں میں سے آخری برہم لوک جو سپت بیاہرتیوں "ستیم" نام سے کہے جاتی ہے -- جو دیویان کا نردشت استھان ہے - اور جس کا برہم لوک ہی نام اپنشدوں میں بھی دیا گیا ہے ؛

سپتم وِرت - پہلے یہ بات کہی گئی ہے - کہ آتما کا برہم لوک باس سدا کے لئے نہیں ہے - لیکن ایک پرانت کال تک کے لئے ہے - تو پھر جیو وہاں سے لوٹ کر کس طرح جنم لیتے ہیں - کیونکہ جنم لینے کے لئے تو باسنا کا ہونا ضروری ہے - اور مکت جیو کے ساتھ باسنا کے ہونے کی تو کہتا ہی کیا ۔ باسنا کے رہنے کا مقام چت بھی نہیں ہوتا ؛

آتم دیپتا - یہ ٹھیک ہے - کہ بدھ کا دکھ بھوگ سکام کرم جنم باسنا کا نتیجہ ہے اور مکتی میں حواس باطنی نہیں رہتے - اس لئے باسنا تو پھر اس کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتی - اس لئے مکت جیو استری پرش کے ذریعہ سرشٹی میں جنم نہیں لیتے - لیکن ان کی پیدائش جگت کے آغاز میں امیتھنی سرشٹی کے ذریعہ ہوتی ہے - جس کا بیان اگلے سنگ میں کیا جائے گا - اب سنگ کا وقت ختم ہو چکا ہے ؛

پانچواں حصہ

ساتواں سنگ

امیتھنی ہرشٹی کا ویاکھیان

سنگ جمع ہو رہا تھا۔ اسی بیچ میں پتوبن کا بے نظیر نظارہ سُندر سہاونے سنگ کا آرنبھ ورشیہ اور راحت بخش ٹھنڈی ہوا چلنے سے ایک بھگت کے دل کو خرسند کر دیا۔ چندرماں نے پاکیزہ نیلے آسمان میں روشن ہو کر اپنی صاف روشنی کا اضافہ کر کے اس بھگت کے دل میں پیدا ہوئے بھگت پرواہ کو بھی تیزی سے پرواہت کر دیا۔ اور بھگت بے سُدھ سا ہو کر پربھو کے یش گان میں مگن ہو گیا:۔

بھرمر[1] در گنج[2] مدھر[3] ہری نام

شانتی پنج[4] تھبو بھرانتی بھنج کر موہن منجو[5] مدام[6]۔ بھرمر ورگنج مدھر ہری نام
بُھگ سُبول سنگیہ سنگو چرائی اموُل اُٹم[7]۔ سکھ سبھوودھ۔ سدھی پرموورت
رُوھی سدھی دُھو وو دھام[8]۔ بھرمر ورگنج مدھر ہری نام۔

[1] بھونرا۔ [2] بول [3] میٹھا [4] خیمہ [5] رفع شک [6] مدھ
[7] نمود [8] میلانہ ہوئے منوہر [9] نشچل مقام ؛

سبجگ پریم مے ترجگ[1] جھیم مے اُنتو[2] میٹے گُن دھام
دُرت فُوش دُروتی دُر آگرہ دووِدھا دُونڈ ووِ رام
بھر مرو سنگُنج مدھر ہری نام

بھگت کا بھاونا پُورن گان سن کر سنگ میں بیٹھے نر ناری پرسن ہو اُٹھے۔ اور سبھی کے دلوں میں قدرے ہی کیوں نہ ہو۔ پربھو کے پریم اور بھگتی کے بھاو زندہ ہو گئے۔ جب سنگ میں اس طرح بھگتی کا وایو پرواہت ہو رہا تھا۔ اسی بیچ میں سب کا دھیان آتم ودیا رشی کو آتا دیکھ کر اس طرف ہو گیا۔ رشی سنگ کے ذریعہ دی ہوئی باوقعت بیاس گدی پر براجمان ہوئے اور نر ناریوں کو کتھا امرت پان کا ابھیاسی کے مثل اُپدیش سُننے کا خواہشمند دیکھ کر اپنا ویاکھیان شروع کیا۔

جگت کی رچنا ادانائی کے ساتھ ہے۔ جگت کے شروع امیتھنی سرشٹی میں جو آدمی اور پشو پکشی اُتپن ہوتے ہیں۔ اُن کی پیدائش کا کرم اور ہے اور اسی کرم کا نام امیتھنی سرشٹی کی پیدائش ہے۔ سنسار کی پہلی نسل بنا ماتا پتا کے ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد پیدائش کا نام میتھنی سرشٹی ہے میتھنی سرشٹی وہ ہے۔ جو ماتا اور پتا کے میل سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ کس طرح پیدا ہوتی ہے؟ اس کا طریقہ کیا ہے۔ اسی کا آج ویاکھیان کرتا ہے÷

[1] تین لوک [2] بے آپ بے پیو۔ [3] بد چلنی [4] ہیھٹی [5] دو طرفی۔ [6] چرندے۔ [7] پرندے÷

پرانیوں کی اتپتی چار طرح

کل پرانی جو جگت میں پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کی پیدائش چار طرح سے ہوتی ہے۔ اور اسی پیدائش کے کرم سے اُن کے نام جرایوج جو جھلی سے انڈج۔ جو انڈے سے سویدج جو پسینے وغیرہ سے اُدبھج جو پرتھوی پھاڑ کر پیدا ہوتے ہیں۔ اُن میں سے آخری دو کی تو ہمیشہ امیتھنی سرشٹی ہوتی ہے اور پرتھم دو کی امیتھنی اور میتھنی دونوں طرح کی سرشٹی ہوا کرتی ہے۔ امیتھنی سرشٹی کا کرم اس طرح ہے:-

امیتھنی سرشٹی کا کام

استھول جگت کی پیدائش کا سوترپات اکاش (ایتھر) (ETHER) سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد کرم سے وایو۔ اگن اور جل اور پرتھوی پیدا ہوتے ہیں۔ پرتھوی سے نباتات۔ نباتات سے اَن۔ اَن سے ویریہ۔ اور ویریہ سے انسان پیدا ہوتا ہے۔ یہاں ویریہ سے مطلب رج اور ویریہ دونو سے ہے یعنی دونوں کی پیدائش اَن سے ہوتی ہے پرانی چاہے امیتھنی سرشٹی ہو چاہے میتھنی۔ دونوں میں رج اور ویریہ کے میل سے ہی پیدائش ہوا کرتی ہے میتھنی سرشٹی میں رج اور ویریہ کے ملنے اور قرار حمل کا مقام ماتا کا پیٹ ہوتا ہے۔ لیکن امیتھنی سرشٹی میں اس میل کی جگہ ماتا کے پیٹ سے باہر ہوتی ہے۔ پرانی شاستر کے وِدوان تبلاتے ہیں۔ کہ اب بھی ایسے جنتو پائے جاتے ہیں کہ جن کے رج اور ویریہ ماتا کے پیٹ سے باہر ہی ملتے ہیں۔ اور اُنہیں سے بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کی کچھ ایک مثالیں نیچے دی جاتی ہیں:-

دیکھو تتریہ اُپنشد برہمانند ولی کا پرتھم انوواک۔

ایسے جنتوں کی مثالیں جن میں رج اور ویریہ کا میل باہر ہوتا ہے

۱۔ سمندروں میں ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے۔ جن کی مادہ مچھلیوں میں مقررہ موسم میں بہت مقدار میں رج کن یعنی OVA پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اسی قسم کی نر مچھلی کے پھٹوں میں جو پیٹ کے نیچے ہوتے ہیں۔ ویریہ کن ✣

جب مادہ مچھلی انڈے دینے کے لئے رج کنوں کو جو ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ جل کی تہ میں جہاں ریتلی اور پتھریلی زمین ہوتی ہے۔ گراتی ہے تو جلد ہی نر مچھلی وہیں پہنچ کر انہیں رج کنوں پر ویریہ کنوں کو چھوڑ دیتی ہے۔ جس سے پیٹ کے باہر ہی گربھ کی ستھاپنا ہو کر انڈے بننے کا کام شروع ہو جاتا ہے ✣

دوسری مثال۔ ایک قسم کے مینڈکوں کی ہے۔ جو اسی طرح رج اور ویریہ باہر چھوڑتے ہیں۔ باہر ویریہ کن چھوڑتے وقت نر مینڈک مادہ مینڈک کی پیٹھ پر اس طرح بیٹھ جاتا ہے۔ جس سے مادہ کے چھوڑتے ہوئے رج کنوں پر ویریہ کن گرتے جاویں۔ اور ایک طرح سے اُن کے بھی پیٹ سے باہر ہی انڈے بنا کرتے ہیں۔ جن مینڈکوں کے انڈے ماتا کے پیٹ میں بنتے ہیں۔ اُن کے لئے پرانی شاستر کے ودوانوں کا کتھن ہے۔ کہ وہ پرنالی ابھی تک سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ کس طرح مادہ کے پیٹ میں انڈے بننے کے ارتھ نیا جنتق کے ویریہ کن پہنچ جاتے ہیں ✣

۳۔ ایک قسم کا کیڑا جسے ٹیپ ورم کہتے ہیں۔ اور جو مولیشیوں کی بھیتر پاچن کریا کی نالی میں پایا جاتا ہے۔ بیس ہزار انڈے ایک بار دیتا ہے ایک

انڈے میں سے جب کیٹ نکلتا ہے۔ تو اس کا ایک ماترشر ہوکون کے ساتھ جڑا ہوا ہوتا ہے۔ اُن ہوکوں کے ذریعہ وہ انتوں شلیمش بیک کلا سے جڑ جاتا ہے۔ اور اُسے شر سے شریر یکت ہوتا ہے۔ جو شیگھر ہی مختلف حصّوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اور وہ آہستہ آہستہ مقدار اور شکل میں بڑھتے جاتے ہیں۔ ہر ایک حصّہ میں پُرش استری کے پیدائشی عضو ہوتے ہیں۔ جن سے خود بنا کسی باہری امداد کے حمل قرار پاتا ہے۔ اور کچھ وقت کے بعد پرانے حصّے جدا جدا ہو کر آزاد کیڑے بن جاتے ہیں ٭

(۴) کچھ ایک مکھیوں میں حمل قرار پانے کے کام سالس کے ذریعہ پورے ہوتے ہیں ٭

(۵) کچھ ایک خاص طرح کی چینٹیاں حمل قرار پانے کے وقت کتنے تر چینٹوں سے حاملہ ہوتی ہیں۔ نرچیونٹی فوراً مر جاتی ہے۔ مادہ چیونٹی ہر ایک نر کے ویریہ کو محفوظ رکھتی ہے۔ اور پھر بنا چیونٹی سے ملنے کے کم سے کم گیارہ ورش تک برابر ایک کے بعد دوسرا انڈا دیتی رہتی ہے ٭

ان مثالوں سے یہ بات اچھی طرح سمجھی جا سکتی ہے۔ یہ ناممکن نہیں ہے۔ کہ رج اور ویریہ کا ملاپ ماتا کے پیٹ سے باہر ہو۔ اور اس سے پرانی کی پیدائش ہو سکے۔ اسی طریقہ کے مطابق ایتھنی سرشٹی میں رج اور ویریہ کا میل ماتا کے پیٹ سے باہر ہو کر ایک

جھلی میں محفوظ بڑھتا رہتا ہے - اور جب پرانی اس باہری حمل میں اتنا بڑا ہو جاتا ہے - کہ اپنی حفاظت آپ کر سکے - تب اس جھلّی کے پھٹ جانے سے پرانی پیدا ہو جاتا ہے - اسی کا نام ابھیتھنی سرشٹی کے ذریعہ پرانیوں کا جوانی کی حالت میں پیدا ہونا ہے +

ابھیتھنی سرشٹی کا کام اچھی طرح سے سمجھا جا سکے - کہ کس طرح بنا پرانیوں کی کوشش کے رج اور ویریہ کا باہم ملاپ اور پرانی کے مضبوط اور خود کام کرنے کے لائق ہونے پر جھلّی کا پھٹ جانا وغیرہ خلاف قاعدہ طریقے سے ہو جایا کرتے ہیں - اس کے لئے مثال دی جاتی ہے +

ایک نفیث کی مثال

سودرشن نام کی بوٹی کو اکثر لوگ جانتے ہیں - کانوں کے روگ کے علاج کے لئے اس کا عرق کانوں میں ڈالا جایا کرتا ہے - جب اس بوٹی کی پتیوں میں کیڑے لگنے والے ہوتے ہیں - تب اس کو غور سے دیکھنا چاہیئے - ایسا دیکھنے سے ظاہر ہوگا - کہ ایک کالے رنگ کی کوئی چیز سودرشن کے پتے پر کہیں سے آکر پڑتی ہے - جو اس پتے کو پکڑ لیتی ہے - یہ چیز کہاں سے اور کس طرح آجاتی ہے - یہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا - دو ایک دن وہ چیز پتے پر باہر رہتی ہے - اسی کے بعد کسی نامعلوم طریقے سے پتے کے بیچ آجاتی ہے - اس وقت تک صاف

+ سنسکرت میں اس جھلی کو [illegible] یا جرایو जरायु کہتے ہیں - اور اسی جرایو کے ذریعہ پیدا ہوئے منش وغیرہ پرانی جرایوج کہلاتے ہیں +

طور پر معلوم ہوتا رہتا ہے - کہ وہی کالی چیز جو پہلے پتے کے اوپر تھی - اب پتے کے دو نو پتلی اور موٹی تہو کے بیچ میں آگئی ہے - کچھ دنوں کے بعد وہ اس طرح سے پتے کے بیچ میں آجاتی ہے - کہ اب وہ باہر سے دکھائی تو دیتی نہیں - لیکن یہ صاف معلوم پڑتا ہے - کہ پتے کے بیچ میں کوئی چیز موجود ہے - اب آہستہ آہستہ پتے کے اندر سے یہ چیز لمبائی میں بڑھتی جاتی ہے - اور لگ بھگ دو انچ کے لمبی ہو جاتی ہے - اس کے بعد کام اندر ہی اندر ہوتا ہے - اور آخر میں کئی دن کے بعد وہ پتہ پھٹ جاتا ہے اور اس میں سے ہرے رنگ کا ایک لمبا اور گول کیڑا جس کی لمبائی میں دو سنہری لکیریں ہوتی ہیں نکل آتا ہے - ان سنہری لکیروں سے کیڑے کی لمبائی تین برابر کے حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے - یہ کیڑا اب اچھی طرح سورش کی پتیاں کھا کر اپنے کو زندہ رکھتا ہے - لیکن پودے کو تباہ کر دیتا ہے۔ ابھی اسی کیڑے کو ایک بکس میں جس کے اوپر شیشہ لگا تھا رکھا گیا

ایک اور امتحان { اور اس کے کھانے کے لئے سورش کی پتیاں رکھ دی گئیں - کئی تبدیلیوں کے بعد کچھ دن گذرنے پر اس کیڑے کے تینوں حصے علیحدہ علیحدہ تین تتلیاں کی شکل میں ہو جاتے ہیں - ایسا ہونے پر جب بکس کھولا گیا - تب وہ تتلیاں بہت صفائی سے بکس کھلتے ہی اُڑ گئیں - یہ جانچ جسے جو کوئی بھی چاہے کر سکتا ہے - ابھتنی سرشٹی کی ہر ایک الوگک باتوں پر روشنی ڈالتا ہے - کہ کس طرح وہ سب کام قدرتی قوانین کے ذریعہ ہو جاتے ہیں - یہ ابھتنی اور میتھنی سرشٹی کا کرم ٹھیک و گیانک

اور اسی طرح سے ہے - جیسے کھلونے بنانے والے پہلے سانچہ بنا لیتے ہیں
سانچے کی مثال } اور اُس کے بعد اُسی سانچے سے اپنے کھلونے ڈھال
لیا کرتے ہیں - ایسے ہی سرشٹی کی ہر ایک یونی سانچے کی طرح
ہے - اور اُس کے بعد یعنی سرشٹی اُسی بنے ہوئے کھلونوں کی طرح ہے
اس طرح دیکھ لیا گیا کہ مکت جیو جو دُنیا میں لوٹ کر پیدا ہوتے
ہیں - ان کو ماتا کے حمل میں اگر حمل کا دُکھ نہیں بھوگنا پڑتا - لیکن اس
کے بعد ماتا کے حمل کے ذریعہ پیدائش کے لئے باسنا کی اپیکشا ہوتی
ہے - امیتھنی سرشٹی میں پیدا ہونے کے لئے باسنا کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہوتی

شنکا - مکتی کی میعاد کا آغاز تو اسی وقت سے ہوتا ہوگا -
جب سے کسی کی مکتی ہوتی ہے - پھر کیسی ضروری ہے کہ مکت جیو کا جنم
سرشٹی کے شروع ہی میں ہو - اگر مکتی کی میعاد بیچ میں سرشٹی کے ختم
ہوگی - تو اُسے اسی وقت جنم بھی لینا پڑے گا ⁂

اُتّر - مکتی کی میعاد دن رات سرشٹی اور مہاپرلے کی شمار کے حساب سے
نیت ہے - اس اونتر ہی میں مکتی ہوتی ہے - چاہے وہ کسی وقت کیوں
نہ ہو - وہ اونتر ہی کی ایک سنکھیا مانی جاتی ہے - ایسی حالت میں سرشٹی
کے بیچ میں کبھی مکتی کی میعاد سماپت نہیں ہوتی ⁂

چھٹا حصّہ

نجات کا سرور

سُوکشم درشی - نجات میں جیو کس طرح کا سرور حاصل کرتے ہیں؟

آنند کے بھوگ کی قسم { آتم ویتا - دُنیا میں نجات کے سرور کی مثال دیتے
جاننے کے لائق چیز

سُشُپتی" (گہری خواب) کی حالت ہے - خواب غفلت میں جب پرکارمنش جسمانی قیدوں سے آزاد سا ہوتا ہے اور ایک ناقابل خوشی کا احساس بغیر اندریوں سے کام لئے آتما سے کیا کرتا ہے - اُسی طرح کا بلکہ اُس سے بھی اعلےٰ درجہ کی خوشی اس کے قرب الہٰی میں آکر ہوتی ہے - جب وہ نجات حاصل کرلیا کرتا ہے - وہ مُکت جیو جب جس مقام یا چیز یا اور بھی جس جس طرح کی خواہش کیا کرتا ہے وہ سب اُس کے ارادے ہی سے اُسے حاصل ہو جاتے ہیں - وہ اگر خواہش کرتا ہے کہ پترلوک کو حاصل کرے - وہ اگر کامنا کرے کہ ماترِی لوک بھراتری لوک - سوسرلوک یا مترلوک * کو حاصل کرے - تو سنکلپ ماتر سے ہی یہ سب اُسے حاصل ہو جاتے ہیں - وہ اگر گندھ

* پتری - ماتری - بھراتری لوکوں وغیرہ کی کامنا کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ دُنیا میں جس ماتا پتا وغیرہ کو اپنا جنم داتا یا رشتہ دار سمجھتا تھا

(بو) مالا۔ ان۔ پان۔ گیت اگانا بجانا وغیرہ چیزوں کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ تو خواہش کرنے سے ہی انہیں یہ سب حاصل ہو جاتے ہیں۔

ان اناج وغیرہ چیزوں کی کیا اُس مکت جیو کو ضرورت ہوتی ہے؟

ایسی بات نہیں ہے۔ یہ بیان صرف جیو کی طاقت کہنے اور غرض سے ہے یعنی مکت جیو سواچھا چاری (اپنی خواہش کا مالک) ہوتا ہے۔ وہ جیو کی حد میں رہتے ہوئے جو چاہے کر سکتا ہے۔ لیکن اس قسم کے کام وہ کرتا نہیں ہے۔ کیونکہ ان سے اس کا کوئی مطلب نہیں رہتا۔ یہاں بطور سوال و جواب لکھا جاتا ہے۔ اس سے اس پر اچھی روشنی پڑے گی۔

جنک ۔ (یاگیہ ولکیہ سے) آپ مجھے موکش کے متعلق اُپدیش دیں۔

ایک سوال جواب { **یاگیہ ولکیہ** ۔ انیک شنکائیں دینے کے بعد مکت جیو کا بیان کرتے ہیں۔ مکت جیو مکتی کی حالت میں نہ دیکھتا۔ نہ سونگھتا۔ نہ چکھتا نہ بولتا۔ نہ سُنتا۔ نہ منن کرتا۔ نہ چھوتا۔ نہ اندریوں کے ذریعہ

انہیں حاصل کرے۔ کیونکہ ممتا کا خیال تو اب اس کے پاس ہی نہیں ہے۔ بلکہ یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ جب تک اس خیال کو نشٹ نہ کر دیوے۔ تب تک کوئی مکتی ہی حاصل نہیں کر سکتا۔ ان لوکوں کو حاصل کرنے کا بھاو شِو پتری بھاو۔ وشو ماتر بھاو۔ وشو بھراتری بھاو وغیرہ سے ہے۔

دیکھو چھاندوگیہ اُپنشد پرپاٹھک ۸ کھنڈ ۱

برہدارنیک اپنشد ادھیائے ۴۔ برہمن ۳۔ کھنڈ کا ۱۶ اتھوا ۴ ۲ سے ۲۱ تک۔

کچھ جانتا - یہ سب اس لئے نہیں کہ مکت جیو میں یہ طاقتیں نہیں - اس میں
یہ طاقت سدا بنی رہتی ہے - کیونکہ جیو کی طاقت دوامی اور زوال ہے - لیکن
وہ دیکھتا - سونگھتا - چکھتا وغیرہ نہیں - اس کا سبب یہ ہے کہ نجات میں جیو
کو یہ اور اسی قسم کے اور سامرتھ حاصل رہتے ہیں - جس سے اُن میں لوگیتا
ہوتی ہے - کہ وہ کسی چیز کو اپنے سے مختلف یعنی اپراپت نہیں سمجھتا - جہاں اپنے
سے مختلف نہ حاصل ہونے والی چیزیں ہوں وہاں آنیہ انیہ کو دیکھے - انیہ
انیہ کو سونگھے - انیہ انیہ کا ذائقہ لیوے - انیہ انیہ سے سنے - انیہ
انیہ کا سپرش کرے - انیہ انیہ کو چھو دے - انیہ انیہ
کو جانے ؛

آتم ویتا - یاگو لکیہ کے جواب سے صاف ظاہر ہے - کہ جیو کو مکتی میں جیو
کی ممکن طاقتیں حاصل رہتی ہیں - لیکن وہ انہیں اس قسم کے کام میں خرچ
نہیں کرتا - کیونکہ اسے ان سبھی سے بڑھکر اعلیٰ قسم کا سرور حاصل رہتا ہے
پھر وہ ان تُچھ وشیوں کی طرف کب دھیان دے سکتا ہے ؛

پریم رس - مکتی کا سرور اعلیٰ قسم کا تبلایا جاتا ہے - کیا آپ کرپا کرکے کچھ
آنند مہانسا کی ایسا اپدیش کریں گے - جس سے اس کی عُلویت کا کچھ قیاس کیا
جا سکے ؛

آتم ویتا - شاستر کاروں کے مکتی کے سرور کے متعلق کچھ روشنی ڈالی
ہے - اس کا مختصر بیان شاستروں اور اپنشدوں کے مُطابق حسب
ذیل ہے :-

تیری اُپنشد انوسار برہمانند	شتپتھ برہمن انوسار	برہدارنیک اُپنشد کانو
بلی انوواک ۸	دیکھو ۱۴-۷-۱-۳۱	شاکھا کے انوسار
(۱) منشوں کے ۱۰۰ آنند	منش کے ۱۰۰ آنند	دیکھو ۴-۳-۳۲ ۱۴
منش گندھرو کے ایک	پترجن لوک کا	منشوں کے ۱۰۰ آنند
آنند کے سمان	ایک آنند	پترجن لوک کے
(۲) منش گندھروں	..	ایک آنند کے
کے ۱۰۰ آنند۔ دیو	..	..
گندھروں کے آنند کے برابر	..	..
(۳) دیو گندھروں کے	..	..
۱۰۰ آنند = پترجہ لوک	..	..
کے ایک آنند کے برابر	..	..
(۴) پتروں کے ۱۰۰ آنند	پترجت لوک کے ۱۰۰ آنند	پترجت لوک کے ۱۰۰ آنند
= آجانج دیو کے ایک آنند	برابر کرم دیو کے ایک آنند کے	گندھرو کے ایک آنند
(۵) آجانج دیوں کے	..	کے ۱۰۰ آنند برابر
۱۰۰ آنند = کرم	..	کرم دیو کے ایک آنند کے
دیوں کے ایک آنند	..	..
(۶) کرم دیوں کے	کرم دیوں کے ۱۰۰ آنند =	کرم دیوں کے ۱۰۰
۱۰۰ آنند =	دیوں کے ایک آنند	آنند = آجانج دیو
دیوں کے ایک آنند کے	کے	کے ایک آنند کے

(٧) دیوؤں کے ١٠٠ دیوؤں کے ١٠٠ آنند = " "
آنند = اندر کے ایک گندھرو کے ایک " "
آنند کے آنند کے " "
(٨) اندر کے ایک آنند " " "
برہسپتی کے ایک آنند " " "
(٩) برہسپتی کے ایک گندھروؤں کے ١٠٠ آنند آجانج دیوؤں کے
آنند = پرجاپتی کے پرجاپتی کے ایک ١٠٠ آنند = پرجاپت
ایک آنند آنند کے کے ایک آنند کے
(١٠) پرجاپتی کے ١٠٠ پرجاپتی کے ١٠٠ آنند پرجاپتی کے ١٠٠
آنند = برہم کے = برہم کے ایک آنند آنند = برہم کے
ایک آنند کے کے ایک آنند کے

اس تفصیل میں آئے ہوئے سروروں کو ٹھیک ٹھیک سمجھا جا سکے اس
لئے اس کی کچھ تفصیل یہاں دی جاتی ہے :-
(١) منش - جو شخص جوان نیک چلن - عالم وید مضبوط قوی - حاکم اور طاقتور
ہو اور جس کے آدھین دھن دھانیہ سے پورن پرتھوی بھی ہو - وہ آدرش منش
سمجھے جانیکے یوگیہ ہوتا ہے - ایسے شخص کو جو سکھ حاصل ہوتا ہے - اُن
سب سکھوں کے ماترا کا نام ایک آنند ہے ۔
(٢) منش گندھرو - منش کے ساتھ گندھرو* صفت جوڑنے کا بھاو

* کہیں کہیں کسی لیکھک نے گندھروؤں کا مقام گندھرو لوک آکاش کو لکھا ہے۔

یہ ہے۔ کہ منشوں کی سنکھیا (امیں بیان کردہ نمونہ کی پورتی کے ساتھ منش ہیں یہ لوگیتا اور بھی ہو۔ کہ شام گان کے دوارا ایشور اپاسنا میں مگن رہتا ہو ⁂

(۳) دیو گندھرو۔ منشوں کے بھید ہوتے ہیں۔ ادنیٰ۔ متوسط اور اعلیٰ۔ اعلیٰ منش وہ ہوتے ہیں۔ جنہوں نے یوگا بھیاس کے ذریعہ دویہ گنوں کو حاصل کیا ہو۔ ایسے ہی منشوں کا نام دیو ہوتا ہے۔ منش شبد عام طور پر متوسط درجہ کے پرشوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ادنےٰ پُرش اُسر۔ پشاچ۔ وسیو وغیرہ شبدوں سے پکارا جاتا ہے۔ دیو گندھر کا بھاد رکھنے والا اعلیٰ منش گندھرو ہے ⁂

(۴) پِتر لوک پِتر۔ پِتر (پِتری) شبد کے ارتھ محافظ کے ہیں۔ جو لوگ وید ودیا اپنے خاندان۔ اپنے دیش۔ اور جاتی کی حفاظت میں ہمیشہ مستعد رہتے تھے۔ ان کا نام ویدکال میں پِتر ہوتا تھا۔ ماتا پِتا کے سوا انیہ پُرشوں کے لئے یہ شبد پدوی کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ پِتر لوک کی خصوصیّت اس لئے لگائی گئی ہے کہ عرصہ دراز تک پِتروں کی پرا پتی سمجھی جاوے۔ موت کے بعد دوسری حالت کو پہنچنے والے پرانیوں کا نام بھی پِتر

ہے۔ پہلے تو سبھی پرانی آکاش میں ہی رہتے ہیں۔ زمین بھی جس پر منش رہتے ہیں آکاش میں ہی قائم ہے۔ اس کے برخلاف گندھرو نام سورج کی کرنوں کا بھی ہے۔ اور گندھروں کے آکاش میں رہنے کا مطلب یہ ہے کہ سورج کی کرنیں آکاش میں رہتی ہیں ⁂

ہی ہوتا ہے ٭

دیرہبری - پتروں کو دیوگندھروں سے فضیلت کیوں دی گئی ہے ؟

اُتم دیتیا - اس کا سبب یہ ہے - کہ منش گندھرو اور دیوگندھرو سب کچھ اپنے لئے ہی کرتے ہیں - لیکن پتر دوسروں کی حفاظت اور خدمت کرتے ہیں - جس کا پرابکار ہے - اسی لئے ان کا درجہ اُن پُرشوں سے جو صرف اپنے لئے ہی جیتے ہیں - اونچا ٹھہرایا گیا ہے ٭

(۵) اجانج دیو - اجان نام 'دیولوک'، یا ایسے مقامات کا ہے - جہاں دیووں (اعلیٰ درجہ کے منشوں) کا مسکن ہو - ایسے مقامات سے پیدا ہونے والے پُرش اجانج کہلاتے ہیں - نیک پرشوں - نیک پریوار وغیرہ سے پیدا ہونا نیک کرموں کا ہی پھل ہوتا ہے - اس لئے ایسے پرش بھی دیو کوٹی میں ہی رکھے جاتے ہیں ٭

آنند پال - اگر اجانج کہلانے والے پُرش اپنے اُنوروپ کرم نہ کریں - تو کیا وہ تب بھی دیو ہی سمجھے جاویں گے ٭

اُتم دیتیا - جب پُرش کے اُتم سنسکار ہوں اور پیدا بھی وہ دیووں کے مدھیہ میں ہوا ہو تو بہت کم امکان ہے کہ اس کے کرم اس کے مطابق ...... نہ ہوں - کیونکہ اُتم سنسکار والے پرانی بدصحبت میں ...... ہی بگڑا کرتے ہیں - لیکن مثال کے طور پر اگر مان لیا جاوے کہ اسکے کرم اس کے انوروپ نہ ہوں - تو وہ آجانج "دیو نہ کہلا سکیگا - یہ پرکار تو آنند کے شمار کا ہے - آنند کے شمار میں بڑے بڑے پرشوں کا داخلہ ناممکن ہے

۶ - کرم دیو - جو اپنے کرموں سے دیوتو پراپت کرتے ہیں۔ کرم دیو ہیں
۷ - دیو - دویہ گن یکت -
۸ - اندر دیوؤں - کا اگوا (نیتا) لیڈر ۔
۹ - برہسپتی - دیوؤں کا اپدیشٹا یا شکشک (واعظ یا ناصح)
۱۰ - پرجاپتی - دیوؤں کا سمراٹ (چکرورتی راجہ) شہنشاہ ۔

اس تفصیل سے صاف ظاہر ہے کہ جگت میں سب سے اونچا درجہ پرجاپتی کا ہے۔ اور پرجاپتی کو جو سُکھ حاصل ہے۔ ان سمست سکھوں کو پرجاپتی کا ایک آنند کہتے ہیں۔ ایسے آنند کو سو گنا کیا جاوے تو وہ برہم کے ایک آنند کے مطابق ہوگا۔ اس قسم کے بے شمار آنند برہم کو حاصل ہیں۔ اور انہیں میں سے کچھ ایک آنند مکت جیو حاصل کر لیتا ہے آنند آنند - مکت جیو کے آنند کی جو متذکرہ بالا تشریح ہے۔ یہ تشریح ہر ایک آنند کی پیمائش کر کے دی گئی ہے ۔

آتم ودیتا - یہ تفصیل قیاسی اور صرف مکتی کے آنند کو لاثانی دکھلانے کے واسطے دی گئی ہے۔ اور تفصیل سے یہ منشا بڑی خوب صورتی سے پورا ہوتا ہے۔ جگت میں سب سے بڑا سکھ پرجاپتی کا اعلیٰ آنند ہے۔ اور پرجاپتی کے سو گنے کے برابر جگت میں کوئی آنند ہی نہیں ہے۔ اور یہ سو گنا آنند مکتی کے آنند کا صرف نمونہ ہے۔ اس لئے مکتی کے آنند کا لاثانی ہونا صاف ظاہر ہے ۔

مکتی کے آنند کی خصوصیت کا سبب } پرجا بندھو - مکتی کے اس آنند

کی خصوصیت کا سبب کیا ہے ؟

آتم ودیتا (۱) پہلا اور خاص سبب تو یہ ہے۔ کہ آتما کو اوم پر واچیہ سچدانند سروپ برہم کا دیدار حاصل ہوتا ہے۔ جو بے سہاروں کا عمدہ سہارا۔ بے وسیلوں کا بھروسہ۔ بے مدد اور غریبوں کا بھائی اور دوست عابدوں کا محافظ اور جس کی نرالی ہستی کا قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کیا یہ کم بکھشنتا ہے۔ کہ اس میں ماتا کا پریم۔ پتا کی سی حفاظت۔ گورو کی شفقت۔ دوست کی محبت۔ بھائی کی برادر نوازی راجہ کا انصاف احبابوں کی دیالتا۔ وغیرہ گنوں کا۔ جن کی کوئی تعداد نہیں۔ اور جو کسی طرح سے بھی شمار میں نہیں آ سکتے مجموعہ ہے +

(۲) دوسرا سبب یہ ہے۔ کہ پرانی اپنی نہایت پیاری چیز آزادی کا اسی مقدار میں استعمال کرتا ہے۔ جتنی یا جس سے زیادہ مقدار میں اسے وہ اور کسی طرح حاصل نہیں کر سکتا +

اُپ دیشو ۔ روح آزادی کا تو ایک حد تک زندگی میں جسم رکھتے ہوئے بھی استعمال کرتا ہے تو اس اور موکش کی آزادی میں صرف تھوڑا سا فرق ہی کہا جا سکتا ہے +

آتم ودیتا ۔ تھوڑا سا بھید نہیں ۔ بلکہ شرینی کا بھی فرق ہے۔ جسم رکھتے ہوئے پرانی جس آزادی کا استعمال کرتا ہے۔ وہ آزادی نیم قید کی آزادی کی مانند ہے۔ غیر انسانی قالب تو صرف بھوگ یونی ہونے سے جیلخانے کی طرح ہیں۔ اور ان میں جانے والا پرانی تو پورا پورا قیدی

ہی ہوتا ہے۔لیکن منش یونی میں عمل اور سزا ملا جلا ہونے سے منش کو کرم
کرنے کی آزادی حاصل ہوتی ہے۔لیکن نتیجہ بھوگنے کے وقت تو منش یونی
بھی جیلخانہ ہی ہوتی ہے۔اس لئے منش یونی میں حاصل شدہ آزادی نیم
قیدی کی سی آزادی کہی جا سکتی ہے۔لیکن موکش میں جیو کو کسی طرح کے
بھی جسم کی قید نہیں رہتی۔اس لئے وہ پوری آزادی کا استعمال کرتا ہے۔اسی
لئے کہا جاتا ہے۔کہ دونوں قسم کی آزادی میں صرف معمولی فرق ہی نہیں
بلکہ شرینی کا بھید بھی ہے۔

آتم ودیا رشی کے ویاکھیان اور شنکاؤں کا سمادھان کرنے کے ساتھ
ہی سنگ کا وقت بھی ختم ہو گیا۔سنگ کے ختم ہونے پر سامعین بہت

سنگ کا آخری نظارہ

خوش و خرم نظر آتے تھے۔ان میں جو معمولی درجہ کے
پرش تھے۔ان کو بھی یہ یقین ہو چلا تھا۔کہ یہ یوگی نہیں بن سکتے
اور سمادھی بھی نہیں لگا سکتے۔تو بھی ایشور پر مضبوط بھروسہ کر لینے سے
ان کا کلیان ہو سکتا ہے۔اس لئے ان کے چہرے بھی شاداں تھے۔سنگ
میں جمع شدہ کل نر ناری خوش تھے۔ہر ایک کے دل میں یہ خیال پیدا
ہو چکا تھا۔کہ جس طرح بھی ہو سکے۔اپنے اپنے دل کو ایشور پریم کا مندر
بنانا چاہئے۔اور اس خیال کے پیدا ہونے سے ان کا نکتہ خیال بھی
بدلنے لگا تھا۔اب انہیں دنیا کی ہر ایک چیز میں پربھو کی جیوتی کی جھلک
دکھائی دینے لگی۔سنگ کے اس نظارہ نے سنگ میں موجود ایک بھگت
کے دل میں پوشیدہ آتش محبت کو جوش دیا۔اور وہ مگن ہو کر

گانے لگا۔

غزل

چندر منڈل میں کوئی دیکھ لے آبھا تیری
تیج سورج کا نہیں۔ یہ بھی ہے چھایا تیری

تیری مہما کو پرگٹ کرتی ہے رچنا تیری
دیکھ لے آکے جگت میں کوئی مہما تیری

ہونٹھ وہ ہونٹھ رہے جن پہ پرشنسا تیری
من وہ من ہے کہ بھری جس میں ہو شردھا تیری

تیری تکبیر[1] کی دیتی ہے گواہی دنیا
تیری ہستی کی شہادت میں ہے رچنا تیری

ذکر سوسن[2] کی زباں پہ ہے تیری رحمت کا
سرو اک پاؤں سے کرتا ہے تپسیا تیری

گوش نازک میں گل تر[3] کے چھپا بھید تیرا
چشم نرگس[4] میں نہاں صورت زیبا تیری

ہر طرف کھوج میں پھرتی ہے تیری باد صبا[5]
بلبلیں باغ میں کرتی ہیں تمنا[6] تیری

[6] خواہش

[1] بڑپن۔ عظمت [2] ایک پھول کا نام ہے۔ جسے فارسی شاعری میں زبان سے مشابہت دی گئی ہے۔ [3] پیرا گلاب کے پھول میں کان ہونے کی کلپنا ہے۔ [4] نرگس ایک پھول ہے جس کے پتوں کو آنکھ کی تشبیہ دی ہے [5] اتم وایو

کامنا کوئی نہیں جس کی ہو اچھا باقی !
دل میں اک تو ہے اور اک ملنے کی آشا تیری
اک درشٹی ہو ادھر بھی کہ اسی پھل کے لئے
جپ رہا ہوں میں بہت دیر سے مالا تیری

دوسری غزل

من بڑی ٹھہرا تو چیت ہے شانت ایشور پریم میں
اور ہردے بن گیا ہے پریم سندر پریم میں
نرتا بھاووں میں آئی شیل آیا چیت میں
بھر دیا ہے شانتی نے من کو ایشور پریم میں
آدمی تو کیا پشو پکشی بھی موہت ہو گئے
کچھ عجب جادو بھرا ہے چار اکشر پریم میں
ہم ہوئے برہمانڈ کے برہمانڈ اپنا ہو گیا
اور کیا درکار ہے۔ اس سے بڑھکر پریم میں
ہے یہی اچھا یہی ہے آرزوئے دل کو ییں !
دیکھ لوں اک بار تجھکو آنکھ بھر کر پریم میں

ساتواں حصہ

آٹھواں سنگ

اوستھائیں (حالتیں)

(جاگرت) بیداری   (سوپن) خواب   (سشپتی) خواب غفلت

گنگا کے کنارے پر خوبصورت سُہاونی تپو بھومی میں سنگ لگا ہوا ہے۔ انیک نر ناری اپدیش سننے کے لئے جمع ہیں۔ اور سبھی آتم ودیا رشی کے انتظار میں ہیں ٹھیک وقت پر رشی کو آتا دیکھ کر سبھی نرناری خوش ہو گئے اور عزت و اکرام سے رشی کو مسند پر بٹھلایا۔ رشی کے آتے ہی سنگ میں شانتی کی وایو چلنے لگی۔ سنگ کے نرناری منتظر تھے۔ کہ آج کیا اپدیش ملے گا۔ کہ اسی بیچ میں سنگ کی ایک دیوی نے کھڑے ہو کر اس طرح عاجزی سے کہنا شروع کیا:-

سبھدرا۔ خواب غفلت کو موکش کی مثال سے پچھلے سنگ میں تبلایا گیا تھا۔ یہ حالتیں کیا ہیں۔ ان میں کیا اختلاف ہے کس طرح موکش کا اداہرن ہیں۔ اور ان حالتوں کا تعلق کس طرح لوک اور پرلوک سے ہے یہ جاننے کی خواہش سنگ میں بیٹھے زیادہ تر نرناریوں کی ہے۔ اس

لئے آج اسی کا اُپدیش ہو تو اچھا ہو ÷

آتم دیتا - بہت اچھا - آج اوستھاؤں کا ہی ویاکھیان ہوگا - تین

حالتیں تین ہیں } حالتیں مشہور ہیں (۱) بیداری (۲) خواب (۳) خوابِ غفلت

ان کا تعلق اجسام سے ہے - بیداری کا تعلق کثیف جسم سے ہے - نیند

کا لطیف جسم سے - اور گہری نیند کا کارن شریر سے ان میں سے

بیداری کی حالت میں وہ ہے - جس میں کثیف اور لطیف اجسام یا اندری

بیداری کی حالت } اور من دونوں کا کام جاری رہتا ہے - منش اس حالت

میں جگت میں ظاہرا تعلق رکھتا ہے - جگت میں دیکھنے لائق چیزوں کو

دیکھنا - سننے لائق چیزوں کو سننا - اسی طرح ہر ایک اعضا سے کام

لینا پڑا - بولنا - چھونا - دیکھنا اور سونگھتا رہتا ہے - نیند کی حالت میں

نیند کی حالت } کثیف جسم کا فعل بند رہتا ہے - صرف لطیف جسم کام

کرتا رہتا ہے - یعنی اعضا کا کام تو بند رہتا ہے - لیکن سنکلپ وکلپ

آتمک من اپنا کام جاری رکھتا ہے - اسی من ویوپار کو خواب

کہتے ہیں ÷

آنند پریہ - یہ خواب کیا ہے؟ کیا من خود ہی نئی نئی کلپنائیں کیا کرتا

خواب کیا ہے } ہے یا پچھلے دیکھے سنے کی یاد ماتر کا نام سوپن ہے؟

آتم دیتا - ایک جگہ اس سوال کا جواب دیا گیا ہے - جو اس طرح

ہے - حالتِ نیند میں من اپنی مہما کا تجربہ کرتا ہے - جو دیکھا ہوا ہے اسی

کو دوبارہ دیکھتا ہے - سنے ہوئے کو دوبارہ سنتا ہے - مختلف حالات

اور مقامات میں جن جن وشیوں کا احساس کیا ہُوا ہے - انہیں بار بار محسوس کرتا ہے ◆

اتنا جواب کے بعد آخر میں کہا گیا ہے کہ دیکھا - اَن دیکھا - سُنا اَن سُنا - احساس اور غیر احساس - سچ جھُوٹ بھی کو دیکھتا ہے ؛

آنند گھن - جواب کے اخیر میں تو - اَن دیکھا - اَن سُنا اور غیر احساس وشیوں کے بھی دیکھنے سننے اور محسوس کرنے کی بات کہی گئی ہے ؛

آتم وینا - یہ بات کہی جا چکی ہے - کہ موت کثیف جسم کی ہوتی ہے لطیف جسم رُوح کے ساتھ موت کے وقت کثیف جسم سے نکل کر دوسرے جسم میں چلا جایا کرتا ہے - اس لئے جنم جنمانتروں کی دیکھی سُنی اور محسوس کی ہُوئی باتیں یادداشت کی شکل میں لطیف جسم کے چِت میں جمع رہتی ہیں - اور جس طرح موجودہ جنم کی باتیں جو یادداشت کی شکل میں ہیں - موقعہ آنے پر یادداشت کے خزانے سے نکل کر تازہ ہو جاتی ہیں - اسی طرح جنم جنمانتروں کی باتیں بھی موقعہ پڑنے پر اسی یادداشت کے خزانہ سے نکل آیا کرتی ہیں - اس جنم میں منش کو جو آنکھ کان ناک وغیرہ حواس ملے ہیں - انہیں کے ذریعہ جن باتوں کو دیکھا اور سُنا ہے - انہیں کو منش دیکھے اور محسوس کئے ہوئے لفظوں میں کہا کرتا ہے - لیکن پچھلے جنموں کی دیکھی اور سُنی باتیں جو ان جنموں میں ملے ہوئے آنکھ کان کے ذریعہ دیکھی اور سُنی گئی تھیں - اور جو اب یادداشت کے خزانہ میں جمع ہیں - اس زندگی میں حاصل آنکھ اور کان کی نسبت تو ضرور ان دیکھے

اور غیر محسوس ہیں۔ اور اسی لئے اب انہیں منش دیکھا اور بنا احساس کہتے ہیں۔ لیکن اصل میں وہ نہ ادرشٹ اور اچھوت اور من کی کلپنا ماتر ہی ہیں لنکرش یہ ہے۔ کہ سوپن میں منش نے جو کچھ بھی دیکھا یا سُنا انوبھو کیا کرتا ہے وہ سب ان کی دیکھی سُنی یا انوبھو کی ہوئی باتیں بھی ہوتی ہیں۔ چاہے وہ اس جنم کی دیکھی سُنی اور انبھو کی ہوئی ہو۔ چاہے پچھلے جنم جنمانتروں کی ✤

خوابِ غفلت — جب کثیف اور لطیف دونوں اجسام کا کام بند ہوتا ہے۔ اور نہ اندری کام کرتی ہیں۔ نہ من۔ اور کل کام جو بالارادہ کئے جاتے ہیں بند رہتے ہیں۔ تب اُس حالت کا نام خوابِ غفلت ہوا کرتا ہے۔ اور وہی وہ حالت ہے۔ جس میں منش کو پورا آرام ملا کرتا ہے۔ اسی لئے اس حالت سے موکش کی مثال بھی دیا کرتے ہیں۔ ان حالتوں کے متعلق یاگیہ اور جنک سمواد پرسدھ ہے۔ اور وہ اس پرکار ہے ✤

یاگولکیہ اور جنک سمواد — یاگولکیہ۔ جیوآتما کے دو لوک ہوتے ہیں۔ ایک اہ لوک[1] دوسرا پرلوک لیکن ایک تیسرا لوک اور بھی ہوتا ہے۔ اور وہ ہے ان دونو لوک پرلوک کی سندھی ارتھات، سوپن لوک جیو اس سوپن لوک سے لوک اور پرلوک دونو کو دیکھا کرتا ہے۔ پھر اس

---

[1] یہ لوک کا تات پریہ اس جگت سے ہے۔ جن میں پرانی نواس کرتا اور جس سے زندگی کی حالت کے ذریعہ اُن کا تعلق بنا رہتا ہے۔ پرلوک کا ابھپرائے اس جنم سے پہلے اور پیچھے کے جنموں اخوا او ستھاؤں سے ہے۔

جنم سے پہلے لوک میں جیو کا جیسا جیسا (اکرم[1]) ہوتا ہے۔ اُسے اکرم کے
(دوارے جیو اس لوک میں دُکھ اور سکھ دیکھا کرتا ہے۔ اس سمے (سوپن
اوستھا میں) سروباسنا یکت اس لوک کی ایک ماترا (باسنا کا ایک انش)
کو لے کر خود اُسے نشٹ کرتا دوبارہ خود اُسے بنانا یعنی اپنے پرکاش اور
اپنی ہی جیوتی سے سُپن کر یڈا کا آرنبھ کرتا ہے۔ اس اوستھا میں اس
کے پاس نہ رتھ ہوتا۔ نہ اس کے گھوڑے وغیرہ لیکن وہ اُن کی فرضی
رچنا کر لیتا ہے۔ اس کے پاس آنند مود پرمود بھی نہیں ہوتے۔ لیکن
وہ انہیں بھی (اپنے سنکلپوں سے) رچ لیتا ہے۔ وہ جیو اُچیہ نیچ
بھید بھاووں کو پراپت ہوتا ہے۔ کئی شکلیں پیدا کر لیا کرتا ہے کبھی
استریوں کے راحت حاصل کرتا ہے۔ ہنستا ہے۔ کبھی ہر طرح کے
خوف کو دیکھتا ہے +

جنک۔ اس سے آگے کی بھی حالت کا اُپدیش کریں +

یاگولکیہ۔ جیو آتما چلتا پھرتا۔ پنیہ پاپ کو دیکھتا ہوا آگے کو خواب غفلت
میں پہنچتا ہے۔ اور وہاں سے "پرت نیائے" (ہر الٹاف) کے ذریعہ
جس مارگ سے گیا تھا۔ اُسی مارگ سے لوٹ کر پرت یونی (جس سوپن اوستھا
سے سشپتی میں گیا تھا) اسی سوپن اوستھا کو لوٹتا اور اسی پرکار سوپن اوستھا

---

[1] اکرم سیوٹھ ہی کو کہتے ہیں۔ پرلوک کے آشرے سے یہ مطلب ہے
کہ جیو کے جیسے گیان کرم اور باسنائیں ہوتی ہیں۔ انہیں کے انوکول
اُسے دُکھ سکھ بھوگنا پڑتا ہے +

سے جاگرت اوستھا کے لئے لوٹتا ہے۔ لیکن اس سواستھان میں جو کچھ وہ دیکھتا ہے۔ اس سے لپت نہیں ہوتا ❊

جنک ۔ اس سے آگے سیمنک (اچھے پرکار) گیان کے لئے اپدیش دیں

یاگولکیہ ۔ جس طرح بڑی مچھلی ندی کے کبھی ایک کنارے کی طرف جاتی ہے۔ اور کبھی دوسرے کنارے کی طرف ۔ اسی طرح جیو سوپن اور جاگرت اوستھاؤں کو پراپت ہوتا رہتا ہے۔ جس طرح پرندے آکاش میں ادھر اُدھر اُڑ کر جب تھک جاتے ہیں۔ تب اپنے اپنے گھونسلوں کی طرف دوڑتے ہیں۔ اسی طرح جاگرت اور سوپن اوستھاؤں کے کاموں سے تھکا ہوا جیو سشپتی کے لئے دوڑتا ہے۔ اور وہاں پہنچ کر سکھ انوبھو کرتا ہے۔ اس سشپتی اوستھا پتا اپتا۔ ماتا اماتا۔ لوک الوک۔ دیو ادیو۔ وید اوید سٹین (چور) استین۔ بھرُن گھاتی (بچہ کشی ۔ ابھرن گھاتی) گھومنا نہ گھومنا تکلیف رنا تکلیف ہوتا ہے۔ اس نیند کی حالت میں جیو پن پاپ دونوں سے علیحدہ رہتا ہے۔ اور دل کے کل شوک اور اشوکوں کے پار ہو جاتا ہے ❊ ❊

سکھ دیو ۔ کیا یہ ٹھیک ہے کہ سوتے ہوئے منش کو اچانک نہ جگائے کیونکہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس سے کچھ ہانی ہوتی ہے ❊

آتم ودیا ۔ ایک مت یہ ہے۔ کہ سوتے ہوئے کو اچانک جگانے سے وہ استھان جہاں منش کی اچھیت شکتیاں کام نہیں کرتیں۔ وگھن (ہانی) ہو

❊ برہدارنیک اپنشد ادھیائے ۴۔ برہمن ۳۔

جاتا ہے ۔لیکن دُوسرا مت یہ ہے ۔ کہ منش سوپن میں سنگھ آدی انہیں وستوؤں کو دیکھتا ہے ۔ جنہیں جاگرت اوستھا دیکھ چکا ہوتا ہے ۔ اداس پرکار جاگرت اور سوپن میں کچھ بھید نہیں ہے ۔ اور ایسی حالت میں اسے اچانک جگا دینے سے کچھ ہانی نہیں ہوتی ۔ لیکن سرشٹیھتا یہی ہے ۔ کہ گھبراہٹ کے ساتھ یکایک کسی کو نہیں جگانا چاہیئے ۔

اوستھاؤں کی تفصیل جو آتم ویتیا رشی نے دی اور خاص کر گیان اس پرکرن میں یا گولکیہ اور جنک سواد سے ہُوا ۔ اس سے سنگ کے سبھی نر ناری پرسن تھے ۔ اور اپنے اپنے ہردیوں میں ہر ایک یہی بھاو نا رکھتا ہُوا پرتیت ہو رہا تھا ۔ کہ اوستھاؤں کے گیان سے تعلیم لے کر کوشان ہونا چاہیئے ۔ کہ جاگرت اوستھا کو اتنا بہتر بنایا جاوے ۔ کہ اس سے سپتشی کا آنند آنے لگے ۔ یہی شکشا بھی اوستھاؤں کے ورنن کے انترگت موجود تھی اور ایسی اُمید میں پرایہ سبھی مگن ہو رہے تھے ۔ سنگ کا کاریہ ختم ہو چکا تھا ۔ اس لیئے آتم ویتیا رشی اپنے نواس استھان پر چلے گئے ۔ اور ہر ایک نر ناری گمبھیرتا کا بھاو ہردے میں رکھتے اُپدیش کی سراہنا کرتے اور سنگ میں آنے سے اپنے جیون کو سپھل سمجھتے ہوئے سنگ سے اپنے اپنے مکانوں کو چلے سنگ سے جانے والوں کی خوشی اور بھی بڑھ گئی ۔ جب انہوں نے ایک پریمی سے ایک گان سُنا ۔ جسے وہ مگن ہو ہو کر گا رہا تھا ۔

بھجن

میں اُن کے درس کی پیاسی ۔ ٹیک

جن کا رشی منی دھیان دھریں نت یوگی یوگ ابھیاسی
جس کو کہت امرالوکی ۔ اشرے جس کے سدا ترلوکی
جنم مرن سے رہت سدا شب ۔ کال مکت اوناشی ۔ ہیں ان کے ۔ ۔
اُوش[1] کرتا امر وید کا ۔ لیش نہ جس میں بھید چھید کا
اجل امورت الوکک ۔ انوپم[2] پربھو گھٹ گھٹ باسی ۔ ہیں اُن کے ۔ ۔
اُتل[3] راجیہ ہے ۔ جس کا جگ پر ۔ سکل سرشٹی[4] ہے جس کے اتر[5]
ایسی چند جس سے ہوتا ہے ۔ رشب[6] راشی اگن پرکاشی ۔ ہیں ان کے ۔ ۔

دوسرا بھجن

من پچھتیہے او سر بیتے

دُرلبھ دیہہ پائے پربھو ۔ پد بھجو ۔ کرم بچن اس ہی تے ۔ من پچھتیہے ۔ ۔
سہس باہو دس ودن آدی نرپ بچے نہ کال بلی تے
ہم ہم کر دھن دھام سنوارے انت چلے اُٹھ ریتے ۔ من پچھتیہے ۔ ۔
سُت بنتا دی جان سوارتھ رت نہ کر ہیت سبھا ہی تے
انت ہو تو تجیں گے پامر تے تجے نہ اب ہی تے ۔ من پچھتیہے ۔ ۔
اب ناتھین انوراگ جاگو جڑ تیاگ دورائیے جی تے
تجھے نہ کام اگن تلسی کہوں وشے بھوگ بہو دھی تے ۔ من پچھتیہے ۔ ۔
سبھی لوگ گمبھیرتا کے ساتھ من پچھتیہے اور سر بیتے اس ہی کو بار بار کہتے ہوئے آگے چلے گئے ÷

---

[1] ظاہر کرنا ۔ [2] لاثانی ۔ [3] بے تول [4] اندر [5] بھیتر [6] سورج ۔

رُوحوں کا بُلانا

آغاز} سنگ کا کام اگرچہ شام کے بعد شروع ہُوا کرتا ہے۔ لیکن جگیاسوؤں کا جمگھٹا بہت پہلے سے ہونے لگتا ہے۔ ابھی سورج غروب ہی ہوا ہے۔ ابھی سُرخی بھی دکھائی دیتی ہے۔ شام کا اندھیرا آہستہ آہستہ صاف میدان میں اُترنا شروع ہی ہُوا ہے۔ ابھی شام کی خاص خوب صُورتی ڈھلنے بھی نہیں پائی۔ کہ جگیاسوؤں کے دلوں میں یہ فکر پیدا ہو گیا کہ سنگ میں چلنے کا وقت آگیا۔ آج سنگ میں کیا سنیں گے۔ اُسی کے متعلق زیادہ دُور اندیشی اور غور و فکر سے دل بھر رہا ہے۔ دل پریم سے لبریز ہے۔ کھلے ہوئے کنول پھُول نے گویا دوبارہ کلی کی شکل اختیار کی ہے۔ بھیڑ کی بھیڑ آتم وِدیارسِک کے آشرم کی طرف چلی جا رہی ہے۔ کئی غریب ہیں۔ لیکن قانع ہیں۔ کئی اگیانی ہیں۔ مگر پاپ سے منہ پھیرے

ہوئے ہیں۔ کئی آفت رسیدہ ہیں۔ مگر مہاتماؤں کی طرح مستقل مزاج ہیں
سبھی سوچتے ہوئے کہ دھرم کا راستہ ہمیشہ بیباک اور بے خار ہے۔ بڑھے
ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ دیکھتے دیکھتے ہی سنگ بھومی درشکوں سے
بھر گئی۔ اب سبھی ٹکٹکی لگائے رشی کے آنے کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ رشی
آکر سنگ میں بیٹھ گئے۔ سنگ میں آئے ہر ایک نئے استری پرشوں
نے رشی کو دیکھا۔ چمکدار پیشانی اور آنکھیں روحانی سے بھری ہوئی ہیں۔
اور چہرے کا رعب ظاہر کرتا ہے۔ کہ دل پرماتما کی محبت سے بھرا ہوا
ہے۔ دیکھتے ہی دل شردھا سے بھرپور ہو اُٹھا۔ اور سبھی گہری چاہ سے رشی
کے منہ کی طرف دیکھنے لگے۔ کہ کیا اپدیش کرتے ہیں۔ اسی دوران میں متلاشی
دھرم نے مہاتما سے کہا۔

ستیہ کیتو۔ مرنے کے بعد آپ نے جن تین حالتوں کا بیان کیا ہے۔
اُن میں دو تو دوسری اور تیسری خاص ترقی یافتہ پرانیوں سے متعلق ہیں
پہلی حالت میں خاص طریقے سے ہر ایک کو پُنر جنم لینا پڑتا ہے۔ پھر
جو روحوں کے بلانے کی چرچا آجکل خاص ولیش اور ودیشوں میں چل رہی
ہے۔ یہ بات کیا ہے۔ جب سب پرانی جنم لے لیا کرتے ہیں۔ تب
پھر یہ روحیں کہاں سے اور کیسے آتی ہیں؟ آج اسی کے متعلق کچھ اپدیش
ہوں تو اچھا ہو گا۔

آتم درشیتا۔ بہت اچھا۔

بسنتی۔ پُنر جنم تو پہلی حالت کو حاصل شدہ پرانیوں کے لئے لازمی

بتلایا گیا ہے - پھر یہ کیوں ممکن نہیں - کہ دوسری یا تیسری حالت حاصل شدہ پرانیوں کی روحیں آتیں اور اپنا سندیش دیتی ہوں +

ستیہ کیتو - یہ نہیں ہو سکتا - دوسری اور تیسری حالت میں گئے پرانی اتنے اعلیٰ ترقی یافتہ ہوتے ہیں - کہ اُن سے یہ غلطی ہونا ناممکن ہے - لیکن روحیں جہاں رہتی ہیں - وہاں یہ اپرادھ بھی کرتی ہیں دنڈ بھی ملتا ہے انہیں جیل میں بھی جانا پڑتا ہے - سنو! ایک رُوح نے پرلوک کے طریق سزا کی بات اس طرح بیان کی ہے کہ مجھ کو سزا ملی - مجھے ہتھکڑی نہیں پہنائی گئی تھی - جیلخانہ میں اندھیرا رہتا ہے - بھوجن دیتے ہیں - گورو نے مجھ کو مارا پیٹا نہیں - لیکن دُوسرے لوگوں نے مار پیٹ کی - پہرے والے پوروِیا جاتی کے تھے - اسلحہ سزا چمڑے کے تھے - اور بیت کی لکڑی لال رنگ کی تھی - قید خانہ میں دھرم سالہ کی طرح تین منزلے مکان ہیں - باہر سے وہ ایسا خوشنما معلوم ہوتا ہے - کہ جو دیکھے گا - اُسے اندر جانے کی خواہش ہو گی - وہ کئی رنگ سے رنگین ہوتا ہے - ایک کے پیچھے ایک اس طرح پانچ پہرے ہیں - ہر ایک پہرے پر دو آدمی ہیں اندر کے اور باہر کے پہرے والے کے پاس گھڑی رہتی ہے +

روحوں کے بلانے کا تعلق پہلی حالت حاصل شدہ پرانیوں سے ہے !

ڈبلو پیریہ - کیا ولسیٹ اینڈ واچ کمپنی کی گھڑیاں تھیں ؟

نوٹ :- اس سوال پر سب ہنس پڑے - اور ستیہ کیتو نے اسطرح پھر بیان کرنا شروع کیا +

ستیہ کیتو۔ بچھانے کو کمبل اوڑھنے کو چادر۔ بنیان۔ ٹوپی اور کھدر
کی دھوتی دیتے ہیں۔ بنیان کالے رنگ کی اور ٹوپی نیلے رنگ کی ہوتی
ہے[۱] اک دُوسری رُوح نے کہا مجھے جیل میں بند ہوئے تین ماہ ہو گئے ہیں[۲]
ایک تیسری رُوح نے کہا۔ کہ پرلوک میں ہم کو سوتنترتا نہیں رہتی۔ گرو کو خوش
رکھ کر ہم کو سب کام کرنے پڑتے ہیں[۳]۔ ایک چوتھی روح نے تبلایا کہ ہم
یہاں پر اوشدھی وغیرہ کا استعمال نہیں کرتے۔ صرف گورو منتر و پرشاد
بھبھوت سے روگ مٹتے ہیں۔ بھبھوت لگا کر منتر نہیں پڑھتے ہیں۔ اس
سے سر درد وغیرہ جو بیماریاں ہوتی ہیں۔ وہ سب ضائع ہو جاتی ہیں۔
بناپیچانی آتما کبھی کبھی بھوشیہ کتھن کرتے ہیں۔ پر اُن کا یہ کتھن استیہ ہوتا ہے[۴]
ترک پریہ۔ کیا یوروپین لوگوں کی روحیں بھی کھدر ہی کی دھوتی پہنتی
ہیں شروع کیا ❖

ستیہ کیتو۔ جب پرلوک میں رُوحیں اپرادھ کرتی ہیں۔ جیل میں
جاتی ہیں۔ تین تین ماس جیلوں میں رہتی ہیں۔ جب انہیں آزادی
نہیں ہوتی۔ جب وہ بیمار ہوتی ہیں۔ جب وہ وہاں جھوٹ بولتی ہیں۔ تو
پھر اس پرلوک کو کس طرح دوسری تیسری گتی پر اپنوں کا استھان کہہ سکتے ہیں ❖

[۱] بی ڈی رشی برت سو بھدرا پرست صفحہ ۶۵ - ۶۶
[۲] " " " ۶۶
[۳] " " " ۶۹
[۴] " " " ۷۳

آتم وِتیا۔ ستیہ کیتو کا کتھن ٹھیک ہے۔ دُوسری اور تیسری گتی پراپت پرانیوں کی رُوحوں کے بُلانے کی بات خلاف مضمون ہے۔ رُوحوں کے بلانے کے دعوے دار گناہگار رُوحوں کے بُلانے کا کتھن بھی کرتے ہیں۔ ایک ایسی رُوحیں بُلانے کے دعویدار کا کتھن ہے۔ پرلوک میں قانون شکنی کے لئے کس طرح کی سزائیں دیجاتی ہیں۔ اس کا بیان کئی آتماؤں نے کیا ہے۔ اس لوک کے دُراچار کے لئے تھا پرلوک کی حکم عدولی کے لئے جو شاسن ہوتا ہے۔ وہ بہت سخت اور یقینی ہے[1]۔

اس بیان میں رُوحوں کی پرلوک نام کی بستی میں ایسی روحوں کا جانا سویکار کیا گیا ہے۔ جو بدچلن تھیں۔ اس لئے روحوں کے بلانے کے امکان کے متعلق پہلی حالت یافتہ پرانیوں کے ساتھ ہی وچار ہو سکتا ہے اور اسی پر وچار کیا جائیگا۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ پہلی حالت یافتہ پرانیوں کے لئے اداگمن انوار یہ بتلایا جا چکا ہے۔ اور روحوں کے بلانے ان کے آنے اور سندیش دینے کی بات وِچار کوٹی میں بھی نہیں لائی جا سکتی۔ جب تک سویکار نہ کر لیا جاوے۔ کہ ان کے لئے پنر جنم انوار یہ نہیں ہے

لیکن پنر جنم کا ہونا اکثر پرمانوں کے سوا پرتیکش پرمان سے بھی ملتا ہے۔ کئی بالکوں نے اپنے پنر جنم کے حالات بتلائے ہیں۔ جن کی جانچ وگیانک ریتی سے کی گئی۔ اور ان کا بتلایا ہوا حال ٹھیک پایا گیا۔ ان کے کچھ ایک اداہرن دیئے جاتے

(حاشیہ: پونر جنم کے پرتیکش پرمان سے سدھ ہے)

[1] بی ڈی رشی برت سبھدرا۔ پرشٹ ۶۵

ہیں ٭

پہلی گھٹنا - کنور کیکیٹی نندن سہائے بی اے ایل ایل بی وکیل بریلی کے ایک پتر ہے۔ جس کا نام جگدیش چندر ہے - اور جس کی آیو ۲½ ورش کی ہے اس نے اپنے پہلے جنم کا حال اس طرح بیان کیا - اس کے پتا کا نام بوا پانڈے اور اس کا گھر بنارس تھا - اس نے بنارس کے مکان کا حال بھی بتلایا - اور خاص طور سے بڑے دروازے اور بیٹھک اور تہ خانہ کا ذکر کیا - جس کی ایک دیوار میں لوہے کی الماری لگی تھی - اُس نے مکان کے استعمال کی بات بھی بتلائی - جس شام کو بوا جی بیٹھا کرتے تھے - اور جہاں افیون کیساتھ وہ بھنگ پیا کرتے تھے - اسنے یہ بھی کہا - کہ بوا جی اشنان سے پہلے شریر پر مٹی ملا کرتے تھے - اور ایک فٹن اور دو موٹر کار اُس کے تھے - بوا جی کے دو لڑکے تھے - ایک استری تھی - اور سب مر گئے تھے - اسوقت بوا جی اکیلے ہیں - اس نے اپنی ماں کو چاچی کہنا بتلایا - اور کہا کہ گھر میں جب اور آدمی آیا کرتے تھے - تب وہ لمبا گھونگھٹ کاڑھ لیا کرتی تھی - وہی روٹی بناتی تھی - ان سب باتوں کی تصدیق بنارس کے پرتشٹھت سجنوں کے ذریعہ کی گئی - اور جگدیش کو اس کا پتا بنارس لے بھی گیا - جس نے وہاں پہنچکر وہاں ضلعدار اور کپتان و دیگر پرتشٹھت اشخاص کے سامنے اپنے اکیلے گھر اور بنارس کے متعلقین کو پہچان لیا - اور بھی اس گھٹنا کی سچائی ہیں بنارس کی بہت سی باتیں بتلائیں[1] ٭

[1] دیکھو لیڈر ۲۷ جون - ۲۵ جولائی ۱۹۲۶ء بتھاسم فلٹ -

دوسری گھٹنا - ایک بالک وشوناتھ نام کا ہے - یہ بھی بریلی کا ہے۔ اس کا پہلا جنم پیلی بھیت میں ہوا تھا - اس نے سب حالات وہاں کے بتلائے اور ان کی حسب متذکرہ بالا تصدیق ہوئی ؎ ۱ +

(۳) اور گھٹنا - ہیراکنور بریلی - یہ پہلے جنم میں گوکل ضلع متھرا میں تھی اور "لجوا" تھی - جانچ سے اس کا بیان کردہ حال بھی صحیح پایا گیا +

(۴) سندر لال ہیراپور ضلع سیتاپور کے پہلے جنم کے حالات بھی تصدیق کمال پورے ہوئی +

(۵) برج چندر شرن مرزاپور -

(۶) بجرنگ بہادر بریلی - اس کے بھی بتلائے ہوئے حالات تصدیق کئے گئے اور صحیح پائے گئے ؎ ۲ +

ان گھٹناؤں سے ظاہر ہے - کہ پہلی حالت سب پرانیوں کی پنر جنم ہی ہے - جب مرنے کے بعد پرانیوں کا جنم ہو جاتا ہے - تب پھر پرلوک نام سے کسی خاص مقام کی کلپنا اور یہ بھی کلپنا کہ اس کلپت مقام پر مرے ہوئے پرانی کی روحوں کا سٹاک رہتا ہے - اور اسی میں سے تمنت پرش کے دوارا کسی روح کو بلا لینے کا خیال غلط ہے +

رشی کمار - بدروحوں کے بلانے اور ان کے سندیش دینے کی بات غلط اور بے بنیاد ہے - اور جو کئی نرناری روحوں کو بلانے کی بابت

؎۱ دیکھو لیڈر ۱۲ یا ۳۰ - اگست ۱۹۲۶ء اور اپریکیت نیم فلٹ پر شٹ ۹ - ۱۴

؎۲ دیکھو یم فیلٹ مندرجہ اول صفحہ ۱۵ - ۲۱ +

کہا کرتے ہیں۔ کہ یہ سب متھیا بادی اور جھوٹے ہیں۔ ان روحوں کے بُلانے کا عمل کرانے والوں میں بہت سے سائنسدان ہیں۔ بہت سے عالم اور بہت سے قابل یقین پُرش ہؤا کرتے ہیں۔ کیا یہ سب جان بوجھکر جھوٹ بولا کرتے ہیں؟

آتم ودیا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ روح کے بُلانے کا دعوے کرنے والوں میں سب کے سب جھوٹے اور چالاک ہی ہؤا کرتے ہیں۔ بعض سچے بھی ہوا کرتے ہیں۔ لیکن کچھ چالاک۔ جھوٹے اور پیشہ ور بھی ہوا کرتے ہیں۔ ہم دونوں پرکار کے نرناریوں کا مہاں بیان کرتے ہیں۔ جو لوگ سچے ہیں۔ اور نیک نیتی سے عمل کرتے ہیں۔ اُن سے بھول یہ ہؤا کرتی ہے کہ وہ انسانی طاقتوں کا پورا علم نہ رکھتے ہوئے اور خدا کے دیئے ہوئے عجائبات سے جو اُن کے دل و دماغ میں پوشیدہ ہیں۔ ناواقف رہتے ہوئے جو کام خود ان کی طاقتوں سے ہوا کرتے ہیں۔ ان کو بیرونی طاقتوں سے ہؤا سمجھ لیا کرتے ہیں۔ اور اسی شک میں پڑ کر روحوں کے بُلانے وغیرہ کا یقین کر بیٹھتے ہیں۔ اس بات کا ذکر ہم کچھ تفصیل کے ساتھ کرتے ہیں۔ جس سے سنگ کے نرناری اچھی طرح سے جو بات سچ ہے اُسے جان سکیں۔ روح کے بلانے وغیرہ کا طریق پوشیدہ علم کس قسم کا ہوا کرتا ہے

پوشیدہ علم کس طرح کا ہوا کرتا ہے۔

پہلے اسی بات کا وچار کرنا چاہئے۔ یہ پوشیدہ علم سچے علم لوگ کی ایک شاخ ہے۔ مغربی ادھیاتم واد کی پربھا میں اس علم کو پردکش درشن کہتے ہیں۔

ظاہر کا علم تو ہم کو آنکھ وغیرہ اندریوں کے ذریعہ ہؤا کرتا ہے۔ لیکن پوشیدہ
علم سمجھا جاتا ہے۔ کہ اندریوں کے ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ یہ خیال ایک درجہ
تک ٹھیک ہے۔ طاقتوں کے متحرک ہو جانے پر دماغ کی طاقتیں بھی جن
سے اندریوں کے ذریعہ علم حاصل کیا جاتا ہے۔ اور جن طاقتوں کو مناسب
طریق سے لطیف یا اصلی اندریاں بھی کہا جاتا ہے۔ ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور
اُن سے پوشیدہ کا علم بھی حاصل ہو جایا کرتا ہے۔ ہم جن کو دیکھنا سننا
وغیرہ کہا کرتے ہیں۔ ان کی اصلیت پر غور کرنے سے پتا لگتا ہے۔ کہ یہ ترتیب
کے ساتھ کتنی لئی۔ ادہ میں عناصر میں اُٹھے ہوئے کمپنوں کے اثر کے سوائے
اور کچھ نہیں ہے۔ مثال کے طور پر کان اندری پر وچار کیجیئے۔ اس اندری
کے ذریعہ ہم وایو میں اُٹھی ہوئی ترنگوں کی ایک لڑی کو گرہن کیا کرتے
ہیں۔ جو دماغ میں پہنچکر ہلچل پیدا کرتی ہے۔ اسی ہلچل کو ہم شبد یا دُھن
کہا کرتے ہیں۔ اسی طرح آنکھ اندری پر وچار کیجیئے۔ اس اندری کے ذریعہ
ہم آکاش (ایتھر) میں تیز رفتاری سے اُٹھی ہُوئی باقاعدہ لہروں کو حاصل کرتے
ہیں۔ اور انہیں لہروں کے حاصل کرنے سے ہم روشنی کا احساس کرتے
ہیں[1]۔ اسی طرح چھُونا۔ چکھنا اور سونگھنا بھی انہیں لہروں کے مختلف
حالات میں اُٹھنے اور اُن کے ان اندریوں کے ذریعہ گرہن کرنے کے پرنام
ہیں۔ پاس کی لہروں کا گرہن کرنا ظاہر اور دُور ورتی ترنگوں کا گرہن کرنا
پوشیدہ کہلاتا ہے۔ یہ بات مجرب ہے۔ کہ شبد اسپرس رُوپ آدی کی
رُوپ میں (متغیر) ہونے والی آکاش آدی کی اُن ترنگوں کے

[1] سائنسدانوں نے اندازہ کیا ہے کہ آکاش میں ۔۔۔ میل ترنگیں اُٹھتی ہیں۔ بشرطیکہ لال رنگ دیکھا کرتا ہے۔

گرہن کرنے کی یوگیتا نہ صرف مختلف اشخاص میں مختلف طرح کی ہوتی ہے لیکن ایک ہی پُرش میں ایک ہی وقت میں ایک ہی طرح کی ہوتی ہے۔ اور دوسرے وقت میں دوسری طرح کی۔ ہر ایک شخص بہت نزدیک کی اشیاء کو دیکھ اور بہت نزدیک کے الفاظ کو ہی سُن سکتا ہے۔ لیکن دوسرا شخص اس سے کہیں زیادہ دُور کی چیزوں کو دیکھ یا الفاظ کو سُن سکتا ہے۔ کیوں ایسا ہوتا ہے۔ اس کا کارن یہ ہوتا ہے کہ ایک پُرش نزدیک اور اس کے خلاف دُوسرا دُور کی ترنگوں کو گرہن کر کے دُور کی چیزوں یا دھُنی کو دیکھ یا سُن سکتا ہے۔ کہ دُوسرے پُرش کی حاصل کرنیوالی طاقت پہلے کی نسبت زیادہ ہے پھر یہ زیادتی کیوں ہے؟ اس کا سبب اس کی پہلی مشق کی زیادتی ہے۔ اچھا اگر کسی تیسرے شخص کی مشق وغیرہ اس دُوسرے پُرش کی نسبت اور بھی زیادہ ہو تو کیا وہ اس سے بھی زیادہ دُور کی چیزوں کو دیکھ اور شبدوں کو سُن سکے گا؟ ضرور دیکھ یا سُن سکے گا۔ یہ دُوری جب سادھارن مانوی بُدھی کے خلاف کچھ زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ جسے عام لوگ پردکش کہنے لگتے ہیں۔ تو پھر اس دُوری کا دیکھنے یا سننے کے ذریعہ علم حاصل کر لینا پردکش گیان کہلاتا ہے ۔

بقیہ نوٹ از ص ۱۵۱۔ ترنگوں (لہروں) کی تفصیل اور جب ..میل ترنگیں اٹھتی ہیں۔ تب بیچ میں ۔ہم اور .. میل کے بیچ میں اٹھتی ہوئی ترنگوں سے باقی رنگ دیکھے جایا کرتے ہیں ۔

انسان محدود طاقت والا ہے - وہ بہت سی حالتوں میں ایک خاص حد تک روشنی کی لہروں کو گرہن کر سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں جیمس نے اپنے منو وگیان میں اس بات کو بہت اچھی طرح سے بتلانے کا یتن کیا ہے۔ لیکن اس کے خلاف بہت سی حالتوں میں طاقت کے پھیلاؤ ہونے پر منش زیادہ دور کی ترنگوں کو حاصل کر سکتا ہے۔

بنا پوچھے گچھے ایک حد تک انسان کے اندرونی خیالات کا پتہ لگانا بھی پردکش درشن کے سیما کے انترگت ہے۔ یوگ کی وبھوتیوں میں پر کرتی درشن (اگیئت دیکھنا) سملت ہے۔ منش کے دماغ سے جو اس کے بھاووں دماغ سے رنگین کرنوں کا نکاس کم اور وچاروں کا مرکز ہوتا ہے۔ رنگین کرنیں نکلا کرتی ہیں۔ جنہیں طاقت کی وسعت کئے بنا کوئی نہیں جان سکتا۔ ان کرنوں کی کچھ تفصیل یہاں دی جاتی ہے:-

(۱) جو منش اتینت کامنا والے ہوتے ہیں۔ ان کے دماغ سے نکلنے والی کرنیں لال رنگ کی ہوتی ہیں۔

(ب) پرم اپکاری پرشوں کی کرنیں گلابی رنگ کی ہوتی ہیں۔

(ج) لیش کی کامنا والے پرشوں کی کرنیں نارنگی رنگ کی ہوتی ہیں۔

(د) گہرے وچار کی کرنیں گہری نیلی رنگت والی ہوتی ہیں۔

(ہ) کلا پریمیوں کی کرنیں پیلی۔

(و) اُودگن اور مکرمند پرشوں کی کرنیں سفید۔

(ز) نیچ پرکرتی والوں کی کرنیں میلی بادامی۔

(ح) بھگت اور سداو ولیش والے پُرشوں کی ہلکی نیلی ❖

(ط) اُنت شیل پُرشوں کی ہلکی ہری ❖

(ی) شاریرک اور مالک روگیوں کی گہری ہری ہوتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

ان کرنوں کے دیکھنے کا ابھیاس کرنے پر کوئی پُرش مانوی ہردیوں کا پاٹھ کرنے کی یوگیتا پراپت کر سکتا ہے۔ انگلینڈ کے ایک ڈاکٹر اسٹین سن ہُوکرنے وووت پرکاش اور رنگ چکتسا کے خاص واقفکار ہیں اس کی بہت سی تفصیل دی ہے۔ اس پرکار چہرے کو دیکھ کر گیان پراپت کر لینا قیافہ شناسی کہلاتا ہے ❖

کئی حکیم ہوتے ہیں۔ جو صرف چہرے کو ہی دیکھکر روگ کا سب ورتانت جان لیا کرتے ہیں۔ روگ کا برتانت وہ نہ روگی سے پُوچھتے ہیں۔ اور نہ ناڑی وغیرہ دیکھا کرتے ہیں [1]

پریہ ورت ۔ یہ پردکش گیان پرتیکش کے سدرش بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے اُپدیش کیا ہے۔ تو اس میں اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن مخفی گیان کی حالت یہ ہے۔ کہ جتنے پردکش (مخفی) گیان بتلانے کے دعویدار ہیں ان سب کی الگ الگ ڈفلی اور الگ الگ راگ ہوا کرتا ہے۔ اس کا سبب کیا ہے؟

[1] انوپ شہر کے پنڈت گوپال بھا اور اس کے پُتر بھولادت ویدیہ اسی پرکار کے ویدیہ تھے۔ صرف چہرہ اور آنکھیں دیکھ کر ہی چکتسا کرتے تھے۔ ان کی اسطرح کی چکتسا کا حال انوپ شہر میں مشہور ہے ❖

آتم وِدیا۔ جیسا کہ کہا جا چکا ہے۔ اس کے دو کارن ہیں۔ ایک تو پردکش گیان بتلانے کا دعوےٰ کرنیوالے ہیں۔ ابھیاس اور گیان کی کمی دوسری چھل کپٹ جس کی تفصیل آگے دی جائے گی۔ اس ہئے رُوحوں کے بلانے وغیرہ کا طریقہ مغرب سے چلا ہے اس لئے اس بات کو دیکھا جائے گا کہ وہاں یہ طریقہ کیسے چلا؟

پرتیکش سدھانتوں میں اختلاف

مغربی ادھیاتم وادرا اپنے آتمک اندرونی بحث کا جنم میسمر[1] سے ہُوا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس وقت سے جتنے بھی اصول اس رُوحانی کے متعلق بنے۔ اُن میں ہمیشہ گیان کی کمی سے باہم اختلاف رہا۔ اور وہ کبھی ایسے نہیں ہوئے۔ کہ مشتبہ نظروں سے نہ دیکھے جاتے رہے ہوں۔ انسان کی خامی کی وجہ سے عام طور پر ان اصول میں جو پردکش کہے جاتے ہیں۔ اختلاف ہی رہا کرتا ہے۔ مثال کے لئے جان بوُوی ڈاڈ کے بجلی کے اصول کو دیکھیں۔ جن میں گھن آتمک اور رناتمک رکت پر وچار ہُوا ہے۔ تو ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جب اس واد پر وچار ہوا تو کئی استری پُرش اُسے ماننے لگے۔ اور کئی طرح سے اس کا سمرتھن کرنے لگے تھے۔ یہی حال بریڈ کے اصول کا تھا۔ کہ منش میں کوئی چیز

[1] میسمر (MASMER) جرمن کا ایک ڈاکٹر تھا۔ جس نے ۱۷۷۸ء میں ایک اصول نکالا کہ ایک انسان اپنی طاقت سے ایک دوسرے شخص کی خواہش کی طاقت اور تنتو جال (NEREOUS SYSTEM) پر اثر ڈال سکتا ہے۔ میسمر کا واد مسمریزم // (MESMERANIMALMAQ NOTISM) کے نام سے مشہور ہے۔

ایسی نہیں ہے جس کی تول نہ ہو سکتی ہو۔ اُس کا بھی بڑا مان ہوا لیکن یہ اصول زیادہ دیر تک نہیں رہے۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اپنے اپنے موجدوں کے نام کاغذ کے صفحات پر چھوڑ ہمیشہ کے لئے دنیا سے وہ اصول نیست ہو گئے۔

اس زمانہ میں کئی مُنش میسمر کے اصول کو ہتھنا ٹک کا روگ سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اس کا جو کچھ بھی اثر ہوتا یا ہو سکتا ہے اس کی تشریح علم الاجسام سے کی جا سکتی ہے۔ مسمریزم روگ ہو یا نہو لیکن یہ اور اس طرح کے کئی واد آسانی سے سمجھے جا سکتے ہیں۔ اگر آدمی اپنی طاقتوں کو اچھی طرح سمجھ لے۔ اپنی طاقت کی لاعلمی سے مُنش سے جو کام خود ہوتا ہے۔ اُسے وہ بھُوت پریت یا بلائی ہوئی فرضی رُوحوں کا کیا ہُوا سمجھ لیا کرتے ہیں ÷

مسمریزم ایک روگ ہے

سوم دیو۔ وہ طاقتیں کونسی ہیں جنہیں آدمی نہیں جانتا؟ اور جن کے نہ جاننے سے شک میں پڑ جاتا ہے؟ ÷

آلم وِتیا۔ طاقتوں کے خزانے انسان کے من میں پوشیدہ رہتے ہیں انہیں نہ جاننے سے آدمی شک میں پڑ جاتا ہے۔ ان کی تفصیل اس طرح ہے۔ انتہ کرن چار ہوتے ہیں۔ اور اسی لئے انتہ کرنوں کو انتہ کرن چتشٹے بھی کہتے ہیں۔ وہ چار انتہ کرن یہ ہیں:-

انتہ کرن (من) اور اینک نام

(۱) من۔ (۲) بدھی۔ (۳) چت۔ (۴) اہنکار۔

ان کے کاموں کی تفصیل اس طرح ہے۔ من کو اندریوں کا راجہ

من کا کام } کہتے ہیں۔ اس کا کام اندریوں سے کام لینا ہے۔ دسوں گیان اور کرم اندریاں اس کے اختیار میں رہتی ہیں ❖

بدھی کا کام } بدھی کا کام ترک (دلیل) سے سچ اور جھوٹ کی تحقیق کرنا ہے

چت کا کام } چت کے تین کام ہیں۔ (۱) یادداشت سے حاصل کی ہوئی باتوں کو اپنے اختیار میں رکھنا۔ یہاں پر یہ دھیان میں رکھنا چاہیئے کہ یادداشت تین صورتوں میں چت میں رہا کرتی ہے۔ اس کی پہلی صورت معمولی یادداشت (کسی مضمون کا یاد رکھنا) ہے۔ دوسری صورت سنسکار (اثر) ہے۔ آدمی پر اپنی کارروائیوں سے اور دنیا میں ہوئے کئی حالات سے جو اثرات پڑا کرتے ہیں۔ انہی کا نام سنسکار ہے۔ تیسری صورت کرم جنیہ باسنا ہے۔ جس کا پہلے دیاکھیان ہو چکا ہے۔ یادداشت ان تینوں صورتوں میں چت کے اندر رہا کرتی ہے۔ اور وہ نہ صرف پرچلت جنم کا ہی مجموعہ ہوتی ہے۔ بلکہ جنم جنمانتروں میں حاصل اور مجتمع ہوا کرتی ہے ❖

(۲) چت بدھی کو وکہ ریانزدیک بھیج کر دشیوں کا گرہن کرنا ❖

(۳) چت چھوبھ رہا چپل ساشانتی) ❖

اہنکار کا کام } اہنکار کا کام یہ ہے۔ کہ اس کے آنے سے آدمی میں ممتا پیدا ہوتی ہے۔ یا اسمیں اپنے من کے بھاوؤں کی جاگرتی ہوتی ہے۔

ریمارک۔ مغربی شریر شاستر میں ان انتہ کرن کا بیان اس طرح کا نہیں دیکھا جاتا ❖

آتم ودیا - یہ ٹھیک ہے مغربی شریر ودیا بہت نامکمل ہے۔ اس میں صرف
کثیف جسم کا بیان ہے - لطیف اور کارن شریروں کو وہ نہیں جانتی ہاں
پشچمی منووگیان میں کچھ بیان انتہ کرنوں کا ہے۔ لیکن جہاں چیت کے
کاموں کی بات آتی ہے - تو اُسے وہ بھی الوگک کہکر ٹال دیا کرتے ہیں۔
بیشک اب مغرب کے کچھ وِدّوانوں نے انتہ کرن کے سمجھنے کی کوشش کی ہے
ایک ودوان نے بتلایا ہے - کہ دماغ دو پرکار کا ہے - ایک کا نام ہے
تارکک دوسرے کا نام ہے چیتنک منستشک - اُس نے دونوں کے کاموں کی
تفصیل اس طرح دی ہے :-

تارکک مستشک کا کام —
اس مستشک (دماغ) کے کام کا میدان بیرونی سنسار ہوتا ہے
کام کے سادھن پنچ گیان اندریاں ہوا کرتی ہیں -
انسان کی جسمانی حالتوں کی پورتی کے لئے دماغ کی پیدائش ہوئی ہے - اور
اسی لئے یہ اپنے پراکرتک سادھنوں سے اس معاملہ میں آدمی کی رہنمائی
کیا کرتا ہے - اس کا سب سے بڑا کام دلیل کے ذریعہ اُلجھنوں کا
سُلجھانا ہے - انتہ کرن کے حصے ہیں سے من اور بُدھی دونوں کے
استھان میں اس دماغ کی کلپنا پشچمی منووگیان میں کی گئی ہے - شریر
شاستر میں اسی کو خاص دماغ کہتے ہیں ❖

چیتنک مستشک کے کام —
یہ مستشک اپنے کاریہ کشیتر میں حواسوں کے سوائے سادھنوں
سے کام کرتا ہے - اندریوں سے اس کا کچھ بھی تعلق
نہیں ہوتا - اس کے کاریہ گیان پراپتی کا سادھن اندرونی نظر ہے - یہ

چت موکش یادداشت کا بھنڈار ہے - یہ مستشک اپنے اُچیہ اور مہان کاریوں کو اس وقت کیا کرتا ہے - جب تارکگ مستشک کا کام بند ہؤا کرتا ہے - نیند کی حالت - حالتِ غشی میں - وہ غشی چاہے مسمریزم کے ذریعہ پیدا کی گئی ہو - یا دیگر کنہیں اسباب سے - یہ مستشک اپنے کو اچھی طرح سے ویکت (اسپلسٹ) کیا کرتا ہے - اور ایسی حالت میں اُسکے کام غیز ہوا کرتے ہیں - وہ بنا آنکھ کھولے دیکھتا ہے - اپنی چت برتیوں کو دُور دُور بھیج کر وہاں کے سچے حالات دریافت کر لیا کرتا ہے - دُوسروں کے دلوں کے حالات بھی جان لیتا ہے - پردکش گیان کا حاصل کر لینا اُس کے لئے ویسا ہی آسان ہے جیسا تارکگ مستشک کے لئے ظاہر اکا - اسی کا نام پردکش درشن (پوشیدہ بات دکھلانا) ہے +

دونوں مستشکوں کا صاف فرق سمجھ لینے سے ہی مُنش اُن کے

دونوں مستشکوں کا فرق } کاموں کی حدود کو دھیان میں رکھ سکتا ہے - اس لئے ان کا فرق سمجھ لینا چاہیئے - تارکگ مستشک کا کام جسمانی ہے اور جسم سے باہر ہؤا کرتا ہے - اور اس کے کام کے میدان کی حد اندریوں کی حد سے محدود ہے - لیکن اس کے بالکل برعکس چیتک مستشک کثیف جسم سے علیحدہ ایک جُدا آزاد ہستی ہے - اور اس کے کام کے وسائل بھی اندریوں سے علیحدہ آزاد اور اندرونی ہیں - ہڈسن نے اس دُوسرے مستشک (دماغ) کو soul (روح) کہا ہے - لیکن روح تو جسم اور دماغ سبھی کا مالک ہے - ایک کو ایک مستشک

کہنا واجب نہیں۔ انتہ کرنوں میں سے چِت، کا قائمقام اس چیتنک مستشک
کو کہہ سکتے ہیں۔ یہ چیتنک مستشک کب اپنے تعجب خیز کاموں کا عمل کر
سکتا ہے۔ جب دھارنا کا ابھیاس کر کے چِت کو یکسو کر سکنے کی سدّھی
حاصل کر لیتا ہے ؎

ایک اور خاص فرق

ان دونوں مستشکوں میں ایک اور بھی بڑا فرق ہے۔ اور وہ یہ
ہے کہ جب تک تارکک بدھی کام کرتی رہتی ہے اور
منش ہوشیار رہتا ہے۔ اُس وقت تک اُس پر مسمریزم یا ہیپناٹزم کا کوئی
اثر نہیں پڑتا۔ یا کوئی استری پرش یہ چاہے۔ کہ اس پرش کو جس
کی بدھی طاقتور ہے۔ اور اپنا کام مضبوطی کے ساتھ کرتی ہے۔
مسمریزم سے اُسے بیہوش کر دے۔ تو یہ ناممکن ہے۔ ہاں وہ پرش
ضرور بیہوش ہو سکتا ہے۔ جس کی بدھی کمزور اور دِل پاور مضبوط
بنانے میں ناقابل ہے تارکک بدھی کا کام بند ہو جانے پہ چیتنک
مستشک غیر اثرات کو چاہے وہ کتنے ہی نکمے ہوں بلا چوں و چرا
گرہن کر لیا کرتا ہے۔ اس حالتمیں اس سے اگر کوئی کہے۔ کہ تم بندر ہو
گئے ہو یا بلی ہو۔ تو وہ اسے فوراً اگر مگر کئے بنا قبول کر لیگا وغیرہ +

انتہ کرنوں یا مستشکوں کے کام اُن طاقت اور ان کے فرق
کو اچھی طرح دیکھ لینے اور دھیان میں رکھنے سے منش کبھی غلطی میں
نہیں پڑ سکتا ؎

چیتو ندھی = رد ہو نکمے بلانیکا عمل کرنیوالے کیا صرف ان انتہ کرن کی طاقتوں

کو نہ جاننے ہی سے بھُول میں پڑ جایا کرتے ہیں؟

آتم ویتا - ایک سبب اس کا اور بھی ہے - اور وہ ہے - مُنش کے شریروں کا صحیح اور اصلی علم نہ ہونا - اگر یہ دونو سبب دُور کر دیئے جائیں - تو پھر رُوحوں کے بُلانے اور اُن کے سندیش لینے کے بھرم میں نہیں پڑ سکتا *

تونِدھی - شریروں کا شُدھ اور اصلی علم کیا ہے؟

آتم ویتا - اس کا کچھ ذکر تو اس سے پہلے کیا جا چکا ہے[1] - ان شریروں کے بندھن میں ایک خاص بات جسکو پہلے نہیں کہا گیا ہے - وہ یہ ہے:-

تینوں شریر مل کر کام کرنے کیلئے بنے ہیں { ۱ - کثیف ۲ - لطیف اور ۳ کارن جسم علیحدہ علیحدہ یا ایک دوسرے سے بالکل الگ ہو کر کچھ کام نہیں کر سکتے - اس کاریگر (پرمیشور) نے اس کی سرشٹی (پیدائش) مل کر کام کرنے کے لئے ہی کی ہے - کارن شریر قابل اعتراض نہیں - اس لئے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے *

لطیف اور کثیف جسم کے تعلق میں یہ اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہئے کہ

لطیف اور کثیف جسم ایک دوسرے سے آزاد ہو کر کام نہیں کر سکتے { یہ دونو ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر کرما تمک جگت میں کچھ نہیں کر سکتے - لطیف جسم میں اندریوں کی اصلی طاقت ہے - اور کثیف جسم میں اندریوں کے گولک ہیں - گولک اور شکتی - جب دونو ملیں - تب ہی کام ہو سکتا ہے ورنہ نہیں *

کہا جاتا ہے کہ نیند میں کثیف جسم نہیں لطیف جسم ہی کام کیا کرتا ہے *

[1] دیکھو اسی کتاب کے دوسرے باب کا دُوسرا حصّہ

آتم وتیا۔ نیند کی حالت کریا تمک جگت نہیں ہے۔ کریا تمک جگت کا تعلق صرف جاگرت اوستھا ہی سے ہے۔ اور جاگرت اوستھا میں دونوں شریر مل کر ہی کام کیا کرتے ہیں۔ مثلاً آنکھ کو لو۔ اگر لطیف شریر کی خُفیہ طاقتِ بینائی میں کچھ فرق آچکا ہے۔ تو آنکھوں کے گولکوں کے اچھے خاصے ہونے پر بھی منش دیکھ نہیں سکتا۔ اس کے خلاف اگر طاقتِ بینائی ٹھیک ہے۔ لیکن گولک خراب ہیں۔ تب بھی دیکھنے کا کام بند ہی رہے گا۔ یہی حالت انتہ اندریوں کی سمجھنی چاہیئے ❖

لطیف شریر کی تا

لطیف شریر کیا چیز ہے؟ اس کے سمجھنے میں دو قسم کی بھولیں ہُوا کرتی ہیں۔ ایک قسم کی بھُول کرنے والے سمجھا کرتے ہیں۔ کہ لطیف شریر کثیف شریر کا اسی شکل والا لطیف شریر ہے۔ اس کے ہاتھ۔ پاؤں کان۔ ناک وغیرہ سب کچھ ہیں۔ لیکن بہت چھوٹے پیمانے ہیں۔ اور یہ کہ جب منش پیدا ہوتا ہے۔ تو اس میں مُنہ کے راستہ سے یہ لطیف جسم داخل ہوتا ہے۔ جب وہ مرتا ہے۔ تو ننگے بالک کے مانند اس کے جسم سے مُنہ ہی کے راستے سے نکل جایا کرتا ہے [1] و [2] ❖

دوسری قسم کی بھُول کرنیوالے اس کو کثیف جسم کے خول کی طرح کثیف جسم کے چاروں طرف تنا کرتے ہیں۔ اور اسے تاروں سے جکڑا ہوا جسم کہا کرتے ہیں۔ اس خیال کا شروع تو یورپ کے ایک سائنسدان پیر سے

---

[1] ... یا آتم درشن [illegible] پہلا سنسکرن

[2] آتم درشن صفحہ ۱۸۰، ۱۸۹ ❖

سیل سین نے پیدا کیا تھا۔ لیکن اب کچھ سمپردائیوں میں عام طور پر اسے مانا جانے لگا ہے[1]

بسنتی دیوی - میں نے یہ سُنا ہے۔ کہ یہ تینوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور آزادی سے ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ ہو کر اپنا اپنا کام اپنے اپنے لوک میں کیا کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ لوک تین ہیں۔ (۱) استھول جگت (۲) اچھا لوک (۳) بالو لوک۔ یہ تینوں علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں۔ بلکہ تینوں ایک دوسرے میں سماوشٹ ہیں۔ اسی طرح جسم بھی تین ہیں۔ جن میں سے ایک ایک جسم کا تعلق ایک ایک لوک سے ہے۔ جسم ایک قسم کا اعلے ہے۔ جس کا کام ہے۔ کہ وہ چیتنا کا تعلق اُس لوک سے کرا دیوے۔ جس سے اس کا تعلق ہے مثلاً کثیف جسم کو دیکھئے اس کا کام ہے کہ کثیف سنسار کا علم جیو کو کرا دینے کا ملد صیم بنے۔ اس طرح دوسرا لطیف جسم دُوسرے لطیف جگت کی جانکاری کرا دینے کا ذریعہ بنے یہ دوسرا جسم ابھی پورا وکاس پراپت نہیں کر چکا ہے۔ اسی طرح جس پرکار پانچ گیان اندریوں سے کثیف جگت ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح لطیف جسم سے لطیف جگت ظاہر ہو جاتا ہے۔ ان پانچ گیان اندریوں کے سوا اس قسم کی دو اندریاں مستشک میں اور ہیں۔ (۱) پیٹ یوٹیری شریر

تین لوک اور تین جسم

---

[1] ان روحوں کے اس پرلوک تو اس کی حالت میں ہست بادی (ہاتھ پیر) وغیرہ اوبیو رہتے ہیں۔ (ان کا لطیف جسم کثیف جسم کی پرت چھپایا ہے (رومی ڈی رشتی کرت سھید (صفحہ ۵۰)

(PINEAL GLAND) [1] [2] پی نیل گرنتھی ان کو
( ) [3] ان کو ماہر علم اجسام کہتے ہیں۔ کہ یہ اندریاں
تھیں۔ لیکن اب یہ بیکار ہیں۔ لیکن کچھ لوگوں کا خیال ہے۔ کہ ضرور پی نیل آنکھ
کا کام نہیں دیتی۔ لیکن وہ کہتے ہیں۔ کہ اس کا وکاس ہو جانے کے بعد اس
اعضا کا کام یہ ہوگا۔ کہ اس کے ذریعہ ایک مستشک سے دوسرے مستشک
میں وچار تبدیل ہوا کریگا۔ اور اسی طرح وکاس کے پی ٹو یوٹری شریر کا
( ) کام یہ ہوگا۔ کہ اس سے دوسرا سوکشم (لطیف)
جگت کثیف جگت کی طرح پرتیکش ہو جایا کریگا۔ اس وقت ہمارا دوسرے
جگت سے نیند کے ذریعہ تعلق ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس اندری کے وکست
ہونے پر جاگرت اوستھا میں بھی تعلق ہو سکیگا۔ لطیف شریر دن اور
رات برابر کام کیا کرتا ہے۔ رات برابر کام کیا کرتا ہے۔ رات میں سوکشم (دوسرا)
جگت اس کے کاریہ کا چھیتر ہوا کرتا ہے۔ جبکہ ہم نیند کے ذریعہ جانا کرتے ہیں۔
اور دن میں وہ اچھا لوک میں کام کرنے کے لئے کثیف جسم کو جوش دلایا کرتا
ہے۔ تیسرا لوک مانس لوک ہے۔ ہم پہلے کے دو لوکوں کی طرح اس

[1] مستشک کی ایک گرنتھی ہے جسے ( ) کہتے ہیں۔ پی ٹی
یوٹری شریر ( ) ایک کامپیت شریر ہے۔ جسکی اسو ذیت کوئی
ہستی نہیں ہے۔ کارن کو ٹھیک نہ سمجھنے سے شاید یہ تیسرے شریر کی کلپنا کیگئی۔

[2] مستشک کی یہ ایک گرنتھی رکاوٹ ہے۔ پرسدھ دارشنک ریکارٹ نے اسکو جیو آتما کا واس
استھان بتلایا ہے (آتم درشن صفحہ ۱۹۱-۱۹۲ فٹ نوٹ)

تیرے لوک میں بھی رہا کرتے ہیں۔ جب ہم وچار کرتے۔ تو اس وقت ہم لطیف
شریر والی پرکرتی سے بھی زیادہ لطیف پرکرتی کو پریوگ میں لاتے ہیں۔ جیسے
پروفیسر کنگڈن کلی فورڈ نے مالنس دربیہ کا نام دیا ہے۔ جس طرح آکاش میں
ترنگ کے اُٹھنے سے پرکاش کا گیان ہوتا ہے۔ اسی پرکار منو بھاوؤں
کے پریورتن (تبدیلی) کا گیان مالنس دروبیہ میں اُٹھی ترنگوں کے ذریعہ ہوا
کرتا ہے۔ یہ مالنس دربیہ بھی جیسے چیتنا کا نیتر (آلہ) کہہ سکنے میں بہت
کم یکت ہے۔ لیکن اُس کا بھی وکاس ہو رہا ہے۔ اور پورن یکت ہو جانے
پر اس لطیف شریر کو بھی پیچھے چھوڑ سکیں گے۔ اور اس سے ہمیں
الس مگیت کا پورا پورا گیان حاصل ہو سکے گا۔ یہی وہ جگت ہے۔
جسے مرنے کے بعد سُرگ کہا کرتے ہیں۔ انہیں تین لوک کو بھولوک بھوہ
لوک۔ اور سوہ (سورگ) لوک بھی کہتے ہیں ۱؎

جو مثال بیان کیگئی ہے۔ اُس میں خود سویکار کیا گیا ہے۔ کہ
لطیف پی لو ہوٹیری ہد نوشریر ابھی اویکت بلکہ ناتمام ہیں۔ اور اُن کے تتھا
اُن کے متعلقہ لوکوں کے جاننے کے وسائل پیتل گرنتھی اور پی ٹو یوٹیری
گرنتھی تو ابھی بالکل ناترقی یافتہ ہیں۔ ایسی حالت میں ان آرزو اجسام
اور اُن سے متعلق تین لوکوں کی کلپنا محض غلط ہے۔ ۲؎ اصلی۔ اور

۱؎

۲؎ پلیٹو نے بھی ایک ترتوار اکی کلپنا کی تھی۔ ان کے نام
اس نے (۱) جیو آتما (۲) آتمک شریر (۳) پارمنک۔

بوہارک جگت سے اُنکا کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔لطیف جسم کے متعلق اسطرح کی کلپناؤں نے ہی رُوح بلانے کی کلپنائیں پرچلت کر دی ہیں۔ ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ لطیف اور کثیف اجسام کے ٹھیک تعلق کے جاننے اور سمجھ لینے سے منش بھوت پریت رُوحوں کے بُلانے وغیرہ بھرم جال سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اور اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ رُوحوں کے بُلانے کے متعلق جو طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کا سمادھان کسطرح مذکورہ بالا گیان پرایتی سے کیا جا سکتا ہے +

دوسرا حصہ

رُوحونکے بُلانے کے وسائل کی تشریح

رُوحوں کے بلانے کے لئے مندرجہ ذیل طریقے استعمال کئے جاتے ہیں (۱) پلین چٹ۔ (۲) سیلم پر یہ رت لیکھ (۳) میز کا ہلنا (۴) اُجل رُوحونکے سندیس لینے کے وسائل (۵) سوپن (صاف ستھری خواب (۶) پرچیت

بقیہ حاشیہ ۱۶۵ ۔ شریرار کھے تھے۔ سویڈن ورگ جو اپنے آپ کو الشیور کا نبیت کیا ہوا یروشلم کے لئے پیغمبر سمجھا کرتا تھا (آتم درشن صفحہ ۱۹۰-۱۹۸) اس نے بھی تین اور اجسام کو ایک اور طریقے سے بیان کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہر ایک آدمی کے لئے تین شریر ملے ایک انترک پرش (۲) سنیو کتک پرش۔ اس نے جیون کو بھی تین حصوں میں تقسیم کیا ہے +

گیان - (۶) بھوت پریت - اب ان میں ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان دیا جاتا ہے :-

پلین چٹ کا کام } پلین چٹ ایک دل کی شکل جیسا لکڑی کا ٹکڑا ہوتا ہے جس کے نیچے دو چھوٹے پہئے اور ایک پنسل لگے ہوتے ہیں - اور انہیں کے سہارے وہ زمین سے اٹھا ہوا رہتا ہے۔ اُس کے اوپر دونوں کناروں پر دو آدمی اپنا اپنا ایک ایک ہاتھ رکھتے ہیں - اس طرح ہاتھوں کے رکھنے سے کوئی طاقت پیدا ہوتی ہے - جس سے پلین چٹ نیچے رکھے ہوئے کاغذ پر گھومنے لگتا ہے - اور اُس کے اس طرح گھومنے سے کچھ لفظ یا نشان کاغذ پر بن جاتے ہیں - روحوں کو بلانے والوں کا کہنا ہے۔ کہ پلانچیٹ سے کاغذ پر جو کچھ لکھا جاتا ہے - وہ بلائی ہوئی روحوں کی پریرنا کا نتیجہ ہوا کرتا ہے - لیکن یہ ان کا بھرم ماتر ہے :-

اس کے متعلق ڈوکیٹ کی رائے } ایک عالم ڈوکیٹ نے پلین چٹ کے کام کے لئے رائے دی ہے کہ اُس کے لیکھ شراؤں پر کام کرنے والے سوبھاو اور خود اپنی حرکت کی حالت کا پھل ہوتے ہیں :-

اس کا اصلی سبب } منش اپنی طاقتوں کو جانے اور اُنہیں کام میں لا سکے ایسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے مہا منی پتنجلی نے یوگ کی شکشا کا وستار کیا تھا - ابھی تک ہم تھوڑا بہت گیان پہلے مستشک کا رکھتے ہیں - جو خواہش کی طاقت کا مرکز ہے - اور جس کے ذریعہ ارادہ کر کے کام کئے جایا کرتے ہیں - لیکن دوسرے مستشک کے کاموں سے

جس کا تعلق انیشچت پر بھاووں کے انگمت کرنے سے ہے۔ عام طور پر منش انجان دیکھے گئے ہیں۔ جیسا کہ کہا جا چکا ہے۔ ہمارے انتہ کرن میں چت ایک ایسی شے ہے۔ جس میں ہمارے جنم جنمانتروں کے کئے ہوئے کاموں کے باسنا اور حاصل شدہ گیان کی یادگار رہتی ہے۔ عام طور پر ہم اُن سے انجان ہوتے ہیں۔ لیکن موجود ہونے پر چت اپنی باسنا اور یادداشت کے بیشمار خزانہ سے انہی طرح کے خیال دل میں پیدا کر دیا کرتا ہے۔ ان وچاروں سے صرف موٹی یا کم سمجھ رکھنے کے سبب ہم ناواقف ہوتے ہیں۔ اس لئے اُن کو اپنے ہی دماغ سے نکلا ہوا نہ سمجھ کر کسی نہ کسی باہری مانی ہوئی (ACENCY) اس کا سبب ٹھہرانے کی کھوج کیا کرتے ہیں۔ اور انہی کھوج کئے ہوئے غلط اسباب میں سے ایک سبب روحوں کے بُلانے کا بھی ہے۔

پلین چِٹ سے کیا لکھا جاتا ہے

پلین چِٹ سے کئے ہوئے سوالوں کے جواب جو لکھے جایا کرتے ہیں۔ وہ وہی ہوتے ہیں۔ جو ہاتھ رکھنے والوں میں سے کسی نہ کسی کے دل میں مذکورہ بالا کی طرح پوشیدہ ہوا کرتے ہیں۔ لیکن یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی سوال اس قسم کا ہو۔ جس کا جواب ہاتھ رکھنے والوں میں سے کسی کے دل میں بھی نہ ہو۔ اگر ایسا ہو تو اُس کا جواب پلین چِٹ سے بھی لکھا جائیگا۔ ہاتھ رکھنے سے پلین چِٹ میں حرکت ضرور آ جاوے گی۔ لیکن اُس سے کاغذ پر سوائے اُلٹی سیدھی لکیریں کھینچنے کے لکھا کچھ بھی نہ جائے گا۔

جیسا کہ رُوحوں کے بُلانے کا عمل کرنے والے کہا کرتے ہیں۔ کہ اگر

کیا روحیں پلین چٹ کے ذریعہ جواب دیتی ہیں؟

پلین چٹ پر ہاتھ رکھنے کے پلین چٹ خود اُن رُوحوں کی خواہش سے حرکت میں آکر جواب لکھ دیتا ہے۔ لیکن دیکھا یہ جاتا ہے۔ کہ جب تک اُس پہ ہاتھ نہ رکھے جاویں۔ وہ غیر متحرک ہی رہتا ہے ؛

ایک مثال

ایک مثال یہاں دی جاتی ہے۔ جس سے ظاہر ہو جاوے گا۔ کہ رُوحوں کے نہ رہنے پر بھی پلین چٹ کچھ لکھ دیا کرتا ہے ؛

انگلینڈ کے ایک وِدوان ہینیں نے لکھا ہے۔ کہ اس کی ایک رشتہ دار کی لڑکی مرگئی۔ یہ عورت پلین چٹ کے ذریعہ عمل کیا کرتی تھی۔ ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے۔ کہ ہینیں نے پلین چٹ کے ذریعہ اُسے بُلایا۔ وہ اپنے ساتھ ایک امریکن آدمی کی رُوح کو بھی لیتی آئی۔ جو ہینیں کا دوست تھا۔ اور امریکہ کی مغربی سرحد کے لیف روئے نام کے پہاڑ سے گر کر ۱۸۹۶ء میں ۳۰ برس کی عمر میں مرچکا تھا۔ ہینیں، قول ہے۔ کہ عورت سے اُسے مردہ شخص سے شناخت کرائی۔ شناخت ہونے پر ہینیں نے اس پُرش کی رُوح سے پُوچھا۔ کہ جب وہ پہاڑ سے گر کر مرا تھا۔ اس کی عمر کیا تھی؟ جواب ملا۔ کہ ۳۲ برس کی۔ لیکن جب ہینیں نے کہا۔ کہ مرتے وقت اُس کی عمر تو ۳۰ برس کی تھی۔ تو رُوح نے جواب دیا۔ کہ اس کا مطلب اُس وقت کی عمر سے ہے۔ لیکن ہینیں نے کہا۔ کہ اس وقت کی عمر تو ۳۶ برس کی ہونی چاہیئے۔ تو اس قسم کی جرح کرنے سے دونو رُوحیں ناراض ہو گئیں۔

اس کے بعد ہنیں نے پُوچھا۔ کہ اچھا اس پہاڑ کا نام کیا تھا۔ جس سے گر کر موت ہوئی تھی؟ تو پلین چٹ نے لکھ دیا۔ کہ دونو روحیں ناراض ہو کر چلی گئیں ✦

مثال سے ظاہر ہے۔ کہ پلین چٹ سے صحیح جواب نہیں ملا۔ اور یہ بھی کہ یہ الفاظ کہ دونوں روحیں ناراض ہو کر چلی گئیں۔ پلین چٹ نے رُوحوں کے چلے جانے کے بعد لکھے۔ تو بتلانا چاہیئے۔ کہ یہ الفاظ کس کی تحریک کا نتیجہ تھا۔؟ وہ خود تو یہ نہیں لکھ سکتا تھا۔ اور روحیں دال۔ فے۔ عین ہو چکی تھیں۔ ماننا پڑے گا۔ کہ یہ جواب اسی کا تھا۔ جس کا ہاتھ پلین چٹ پر رکھا ہوا تھا۔ اور اس طرح کے جواب عام طور پر اُس وقت دیئے جایا کرتے ہیں جب عمل کرنے والا پوچھنے والوں کے سوالات سے تنگ آ کر اپنا پیچھا چھڑانا چاہا کرتا ہے۔ اس لئے یہ تو ہوا عملی پہلو۔ لیکن دوسرا پہلو ہے کہ اپنے سوالات کے صحیح جواب ملتے ہیں۔ تو بھی جتنی زیادہ اس معاملہ میں کھوج کی جاوے گی۔ نتیجہ یہی نکلے گا۔ کہ جواب چاہے صحیح ہو یا غلط وہ ہوتا وہی ہے جو پلین چٹ پر ہاتھ رکھنے والے کے دل میں ہُوا کرتا ہے۔ اس نتیجہ کو صاف کرنے کے لئے دو سنگوں کی تفصیل دیجاتی ہے ✦

دو سنگوں کی تفصیل } ان سنگوں میں رُوحوں کے بُلانے اور اُن کے سندیش کی اصلیت ظاہر کرنے کے لئے ہی ایک ایک شخص نے سوال کئے تھے۔ ان میں سے پہلے سنگ میں آریہ سماج کے بانی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کی رُوح کو بلایا گیا تھا۔ اور اُن سے اکثر سنگ میں جمع شدہ اشخاص کی طرف

ے خاص خاص ٹائپ کے عام سوالات کئے اور جواب حاصل کئے ۔ یہ سب
سوال ایسے ہی تھے ۔ کہ جن کے جواب پریوگ کرتاؤں کی طرف سے دیئے
جا سکتے تھے ۔ لیکن ایک شخص نے رگوید کے اُس حصّے کا ایک منتر پڑھ کر جس
کا بھاشیہ سوامی دیانند جی نہیں کر پائے تھے ۔ اس کے ارتھ پوچھے
یہ بات سمت پرشوں کی لیاقت اور علم سے باہر تھی ۔ اس لئے پلین چیٹ
سے منتر کے ارتھ نہیں لکھے گئے ۔ یہ حالت اکثر ہر ایک سنگ میں اپستھت
کی جا سکتی ہے ۔ اگر سوال کرتے وقت احتیاط رکھی جاوے ۔ اور سوچ
لیا جاوے ۔ کہ ایسے ہی سوال کئے جاویں گے ۔ جن کے جواب دینے
پریوگ کرتاؤں کی لیاقت اور علم سے باہر ہو ۔ اگر سچ مچ سوامی دیانند کی
رُوح آئی ہوتی ۔ تو سوامی جی وید کے اعلیٰ درجہ کے پنڈت تھے اُنکی رُوح
کو کسی منتر کا ارتھ کر دینا کیا مشکل تھا ۔ ایک دوسری سنگ میں سوال
کرتا نے اُسی سنگ میں اپستھت ایک جیتے جاگتے ویکتی کو مرا ہوا
ظاہر کر کے اُس کی رُوح کو بُلانے کی خواہش ظاہر کی ۔ ست پُرش اس
چالاکی سے واقف نہیں تھا ۔ جو اُس کے ساتھ کی گئی تھی ۔ اس لئے اپنے
نیموں کے انوسار اُنہوں نے تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا ۔ کہ روح آگئی
اس سے کچھ سوال کئے گئے اور جواب بھی پراپت کئے گئے ۔ جواب اس
سے بالکل مختلف تھے ۔ جو وہ زندہ پُرش جس کی روح کی طرف سے جواب
دیا جانا ظاہر کیا گیا تھا ۔ دنیا ۔ بھید کھول دینے پر عامل شخص بہت
ناراض ہو کر چلے گئے ۔ اس سے دوسرے سنگ کا طریق عمل سے

صاف ہو گیا۔ کہ کوئی رُوح کہیں سے نہ آتی اور آسکتی ہے۔ یہ کیول بھرم ہی بھرم ہے۔ یہ پہلا جب ایک پُرش سنگ میں موجود ہے۔ اور مرا بھی نہیں ہے۔ تو پھر اُس کی رُوح کہاں سے آگئی۔ پلین چِٹ کی اور سے سچائی۔ تو یہ ہوتی۔ کہ کتنی بار بھی پرارتھنا کرنے پر اس زندہ پُرش کی رُوح نہ آتی۔ لیکن جیتے پُرش کی رُوح کے بھی آجانے سے رُوح بلانے کی اصلیت سدیروشن کی طرح کھل گئی +

اس کے سوا ایک بات اور بھی وچار کے لائق ہے۔ کہ یہ آنے والی رُوحیں بولتی کیوں نہیں؟ } رُوحیں لکھوا کر ہی کیوں اُتر دیا کرتی ہیں۔ منُہ سے بولتی کیوں نہیں۔ اگر اپنی صُورت نہ دکھادیں۔ نہ سہی۔ لیکن بول کر جواب کیوں نہیں دے سکتیں۔ جب رُوحیں پرلوک میں ان کھاتی ہیں بستر (پوشاک) پہنتی ہیں۔ تعلیم پاتی ہیں۔ گورُو کی دیکھ ریکھ میں رہتی ہیں۔ جب وہ وہاں آپس میں ہنسی مذاق کرتی ہیں۔ جب وہ وہاں چوری چغلی بھی کرتی ہیں۔ جب وے وہاں جھوٹ بولتی ہیں۔ جب اُنہیں ڈنڈ بھی بھوگنا پڑتا ہے۔ جب ان کی بھُوتوں کے موافق آواز بھی چیں چیں کرنے یعنی دھیمی بربراہٹ کی طرح ہوتی ہے۔ جبکہ اُنکی آواز آجکل کے آتم وادیوں کے اونسکار الزسار کا ناپھُوسی کی طرح ہے۔ جب اُن کا وزن

۱۔ دی ڈی۔ رشی کرت سوبھدرا صفحہ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۹

۲۔ " " " " " "

۳۔ " " " " " ۵۸

۴۔ " " " " " ۵۷

۵۔ " " " " " ۷۳

بھی ۳ - ۴ - اولس کا تبلایا جاتا ہے - تو پھر وہ سنگوں میں آکر کیوں نہیں بولتیں
یہاں آکر وھیرے دھیرے ہی بولا کریں - کانا پھوسی ہی کیا کریں - جب اُن
کے ہاتھ پاؤں ہوتے ہیں - تو یہ کوئی خیال ہی نہیں کر سکتا - کہ منہ نہ
ہوتا ہوگا - جب مُنہ ہوتا ہے - تو پھر اُن کو اُس کے کھولنے اور زبان
ہلانے میں کیا سنکوچ کرنا چاہیئے - جب اُن کے اس طرح چپ رہنے
سے اُن کی ہستی ہی میں شک کیا جا رہا ہے - تب تو انہیں مُنہ کھول کر
کم سے کم اپنی ہستی تو ثابت ہی کر دینا چاہئے - ایک اُردو کے کوی نے
لکھا ہے ؎

کم بولنا ادا ہے ہرچند پر نہ اتنا　　منہ جلائے چشم عاشق تو بھی وہ منہ نہ کھولے

مارس نے اس قسم کے لیکھ کو ایک طرح کا خود تحریک کردہ (A
(FROM OF AUTOATISM) بھیڑ ایا ہے اور قبول کیا ہے
خود تحریک کردہ لیکھ کہ لکھ کر جواب دینے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ لیکھ
سے حاصل شدہ پیغام خود لیکھک کے مستشک سے نکلے ہوئے نہیں
ہیں - ہاں اُس نے اس بات کو ضرور مانا ہے - کہ کئی صورتوں میں پیغام
ٹھیک اُترتے ہیں +

ایک اور مغربی لیکھک نے لکھا ہے - کہ اگر اس طریق تحریر کا اچھا
خاصہ ابھیاس کیا جاوے - عامل کامل بن سکتا ہے - اور اس کے
پیغام بھی ٹھیک اُتر سکتے ہیں - اس نے ایک اس کی مشق بھی شروع کی
تھی - مشق اس طرح کی - کہ وہ اپنی آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا - اور اپنے ہاتھ

کے قلم کو چھوڑ دیا۔ کہ جس طرح چاہے کاغذ پر گھومے۔ قلم گھومنے لگا اور کچھ بے جوڑ خیالات لکھے۔ عامل مانتا ہے۔ کہ اس کا من بالکل یکسو نہیں تھا۔ اور نہ یہ بھی کہ جو فقرے لکھے گئے وہ اُس کے دماغ کے اندرونی پردے کے اثرات کے نتائج تھے۔ اس نے یہ بھی لکھا۔ کہ اس نے صرف ۱ منٹ اس کا ابھیاس کیا تھا۔ اگر وہ اس میں پورا دل لگاتا۔ تو شاید بہت کچھ قابل یقین نتیجہ نکلتا ؛

مثال لیکن یہاں ہم ایک مثال دیتے ہیں۔ جو خود مارس کے متعلق ہے اور جس سے وہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ خود تحریک شدہ لیکھ ہمیشہ ٹھیک نہیں ہوا کرتے۔ مارس نے ایک چٹھی لکھی۔ اور اس کو دو تین لفافوں میں بند کر کے مہر لگا کر ایک بنک میں محفوظ رکھنے کے لئے دے دی۔ جس سے اس کا مضمون ظاہر نہ ہونے پائے۔ اس کے بعد خود محرک کردہ لیکھ کی ایک مجلس جمع کی گئی۔ کہ اس چٹھی کا مضمون معلوم کیا جاوے ایک ویرال دلیوی نے جو عامل تھی خود محرک تحریر کے چٹھی کا مضمون کاغذ پر لکھ لیا۔ اور اس لیکھ کو انہوں نے مجمع میں ظاہر کر دیا۔ اس کے بعد ۱۳ دسمبر ۱۹۰۴ء کو وہ لفافہ بنک سے منگا کر کھولا گیا۔ اور چٹھی پڑھی گئی۔ تو ظاہر ہوا۔ کہ چٹھی کا اصلی مضمون اور وہ مضمون جو اس طریقہ سے حاصل کیا گیا تھا۔ ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھے۔ اس طریق تحریر کی مشق بہت آسانی سے ہو جاتی ہے۔ جس کا طریقہ اس طرح ہے ؛

مشق کرنے والے کو شانت چت ہو کر ایک میز کے پاس بیٹھنا چاہیئے

خود تحریک شدہ تحریر کی مشق کس طرح کیجاتی ہے — پنسل ہاتھ میں ہو اور کاغذ میز پر رکھا ہوا ہو اور دماغ تمام خیالات سے خالی اور یکسُور کھنے کی کوشش کرنی چاہیئے

پنسل ہاتھ میں اس طرح رکھنی چاہیئے۔ گویا یہ کچھ لکھنا چاہتا ہے۔ آغاز میں ہاتھ میں کپکپی سی محسوس ہوتی ہے۔ تب پنسل لکھنے لگتی ہے۔ اور اُس کے بعد آغاز ہو جاتا ہے۔ کل مشق میں چند ہفتے لگتے ہیں۔ عاملوں کو ہفتے میں دو چار ابھیاس کرنا اچھا ہوتا ہے ؛

اُوپر جو مثال دی گئی ہے۔ اس سے اس طرز تحریک کا تاریک پہلو ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن بات ایسی نہیں ہے۔ کہ اُس کا ایک ہی اندھیرا

اس میز کے لیکھ ٹھیک بھی ہوتے ہیں — پہلو ہو۔ سر آور۔ لاج نے اپنی ایک کتاب میں کئی مثالیں دی ہیں۔ جن سے اس کا دُوسرا پہلو ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی اگر اس کے لیکھ اگر کبھی جھوٹ ہوتے ہیں۔ تو کبھی سچے بھی۔ اسی کتاب میں سے دوسرا پہلو ظاہر کرنیوالی مثال دی جاتی ہے ؛

ایک بار سٹین ٹن موسیز مہاشہ ڈاکٹر سپیر کے کُتب خانہ میں بیٹھے خود

ایک دوسری مثال — محرک آلہ کے چھپے یا غیر حاضر محرر سے بات کر رہے تھے۔ وہ غیر حاضر پوشیدہ محرر پہلے فنیوٹ لیکن اب ریکٹر اپنا نام بتاتا ہے۔ ان کا ایک سوال و جواب اسطرح ہے :-

موسیز مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ آپ پڑھ سکتے ہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے اور کیا آپ کوئی پُستک پڑھ سکتے ہیں ؟

نوٹ :- موسیز اپنا پرشن منہ سے کہتے تھے۔ ریکٹر کا جواب خود محرک

آلہ سے لکھا جاتا تھا۔ موسیئر کا قول ہے۔ کہ اس خود محرک آلہ کا طریق بدل گیا کیونکہ پہلے کوئی اور لکھتا تھا۔ اب اس کا آوشیہ لیکھک ریکٹر ہے۔

ریکٹر۔ ہاں مشکل ہے۔

موسیئر کیا آپ مہربانی کر کے اے نٹیلڈ (AENEILD) کی پہلی پستک کی آخری سطر لکھیں گے؟

ریکٹر۔ امتحان کرو۔ اپھر اس نے لکھدیا)

OMNIBAS ERRANTEM TERRIS AT

FLUCTIBUS AESTAS.

موسیئر۔ یہ ٹھیک تھا۔ ٹھیک ایسا ہی ہے۔ کیا آپ کتب خانہ تک جائیں گے اور دوسرے خانہ کی آخری کتاب کے ۹۴ صفحہ کا آخری فقرہ پڑھینگے موسیئر نے لکھا ہے۔ کہ انہوں نے یہ سوال اتفاقیہ کر دیا تھا۔ ان کو معلوم بھی نہیں تھا۔ کہ وہ کونسی کتاب ہے۔ جس کے پڑھنے کو انہوں نے کہہ دیا تھا۔ تھوڑی سی دیر کے بعد آلہ نے یہ لکھدیا۔

I WIL CURTLY PROVE BY A SHORT

HISTORICAL NARRATIVE, THAT PROPERTY

IS A NOVELTY, AND HAS GRADUALLY

ARISEN OR GROWN UP SINCE THE

PENI TIVE AND PURE TIME OF CHRIS

TINUANETY, NOT ONLY SINCE THE

APOSTOLIC AGE, BUT EVEN SINCE THE LAMENTABLE UNION OF KIRK AND STATE BY CONSTANTIVE.

نوٹ :- کتاب نکال کر مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ ریکٹر کی تحریر صحیح ہے۔ صرف ایک بھول اُس میں یہ تھی۔ کہ تحریر میں (ACCOUNT) کی جگہ NARRATIVE لکھا گیا تھا۔ جس کتاب کی یہ تحریر تھی۔ اس کا نام تھا۔

(ROGERS ANTI FOPRIESTIAN)

لاج مہاشہ نے اس آلہ کے متعلق اپنی رائے اس طرح لکھی ہے۔

وہ ادشتشٹ جیو جو ماضی قریب میں اس زمین پر تھے۔ اور اب مر چکے ہیں کبھی کبھی اور بلکل ایسے مدھ ورتی آلہ کے ذریعہ جو اُن کے اختیار میں دی جاتی ہے۔ ہم سے بات چیت کرتے ہیں۔ یہ نیتر رچنا نمت پورس (مادھیم) کو مقامی طریق سے اپنے دماغ سے کام لینا بند کر دیتی ہے۔ تب وہ ادشتشٹ اس سے کام لیتے ہیں۔ اس مقصد سے کہ اپنے خیالات اس میں بھریں۔ اور وہی اُن کے اس طرح بھرے ہوئے وچار مادی دنیا میں بات چیت اور تحریر کے ذریعہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ادشتشٹ جیووں کا۔ اس طرح ایسے مادی ذرائع دماغ وغیرہ کے کام میں لانے ہی کو جو اصل میں اُن کے نہیں ہیں خود چلنے والا آلہ کہتے ہیں۔

لاج کی اس رائے کے خلاف ایک دوسرے عالم نے اس خود متحرک تحریر کا سبب اس طرح ظاہر کیا ہے۔

گھوا چھوٹا۔ دوسرا دماغ (SUBJECTIVE MIND.)
تنتروں پیشیوں ہاتھ اور بازو پر اپنا ادھیکار کر لیتا اور وہی پنسل کو آگے چلاتا
ہے۔ اور اس درمیان میں پہلا من بالکل مطمئن۔ بغیر حرکت اور اکثر یکسو
ہوا کرتا ہے۔ پہلے کہا جا چکا ہے۔ کہ چت میں جنم جنمانتر کے وچار چھپے
رہتے ہیں۔ اور مضمون اُپستھت ہونے پر جاگرت ہو جاتے ہیں چت
کا یکسو ہو جانا اس کے لئے ضروری ہے۔ یکسمئی کا دھیان اور سمادھی
کے ساتھ جوڑ دینے سے اور پھر اس ملی ہوئی طاقت کو کسی پوشیدہ وشے
پر دینے سے وہ شے ظاہر اور واضح ہو جاتا ہے۔ یوگ کی پربھاشا میں اسی
کا نام سنیم کرتا ہے۔ موسیر کو جواب ریکٹر سے حاصل ہوا ہے دراصل میں
وہ جواب اُسی کے اپنے دل کے دبیٹے ہوئے تھے۔ اگر دل کی یادداشت
کے خزانے میں گیان ہوتا۔ تو پھر دوسروں کی طرح اس کا بھی جواب نہ ملتا
میز کے ذریعہ بھی رُوحوں کے بلانے کی بات کہی جاتی ہے۔ اُسکا

میز کا ہلنا اور جھکنا } عمل اس طرح کیا جاتا ہے۔ ایک گول میز لو۔ اور چند لیک
استری پُرش اور اس کے چاروں طرف بیٹھ جاویں۔ اور اپنے ہاتھوں کی
ہتھیلیوں کو میز پر ہلکے پن کے ساتھ رکھو۔ اور امتحان کریں کہ وہ کسی حالت
کو محسوس کرنے والے ہیں ؛

تھوڑی دیر میں ایک قسم کی جنبش محسوس کرنے لگینگے جس کا بھاؤ

ہلنے کا احساس } اس عمل کے کرنیوالے یہ بتلایا کرتے ہیں۔ کہ یہ کسی روح
کے وہاں حاضر ہونے کی آگاہی ہے۔ اس کے بعد کچھ منٹ گذر جانے

پر میز کے چاروں طرف بیٹھنے والوں میں سے کوئی ایک میز سے اسطرح
کہے یا پوچھے مانو وہ کسی شخص کو مخاطب کر کے کہہ یا پوچھ رہا ہے ۔

سوال کنندہ کو جواب دینے کے طریقے رُوح کو تبلادینے چاہئیں جن

جواب دینے کے طریقے

سے وہ سوال کر رہا ہے ۔ وہ طریقے کچھ اس قسم کے ہونے
چاہئیں کہ اگر تین بار میز جھکے یا ہلے یا کھٹکا ہو تو نہیں ۔ اگر دو ہوں تو شکیہ
اگر چار ہوں ۔ تو اچھی بات سمجھی جاوے گی ۔ اور میز کے انہیں جھکاؤ یا تعداد
سے سوال کا جواب لیا جایا کرتا ہے ۔ میز کے چاروں طرف بیٹھنے کے بھی
کچھ طریقے مُقرر ہیں ۔ اور وہ یہ ہیں ۔ کہ ایک پُرش ۔ اس کے بعد عورت پھر
پُرش اور پھر عورت وغیرہ ۔ کبھی کبھی اس قاعدے کا اُلٹ بھی کیا جاسکتا
ہے ۔ اندھیرے کمرے میں بیٹھکر یہ عمل کرنا بہتر اور کامیاب سمجھا جاتا ہے
دوپہر کے بعد شام یا رات کا آغاز اس مطلب کے لئے اچھا سمجھا جاتا ہے ۔
یہ بھی کہا جاتا ہے ۔ کہ کبھی کبھی زیادہ مشق کرنے کے بعد عمل کرنیوالوں
کو کمرے میں روشنی ۔ کبھی کبھی تارے ۔ کبھی کبھی آدمیوں کے سر وغیرہ

روشنی اور مانوس کا نظارہ

بھی دکھائی دیا کرتے ہیں ۔ اسلئے اسطرح میز کے
ہلنے اور کھٹکوں سے روح کا جواب سمجھ لیا جاتا ہے ۔

لیکن میز کے ہلنے اور کھٹکا ہونے کے سبب میز پر عاملین کے

میز کے ہلنے کا سبب

ہاتھ ہوا کرتے ہیں ۔ اگر ہاتھ نہ رکھے جاویں ۔ تو کتنے
ہی یقین اور شردھا سے کیوں نہ کسی روح کو بلایا جاوے ۔ وہاں کوئی پھٹک
نہیں سکتا ۔ جب میز پر ہاتھ حرکت کے احساس کا خیال کرتے ہیں ۔ تبھی

دوسری لگھو مستشک کے پربھاو سے ہاتھ میں حرکت آتی ہے۔ اور وہی حالت میز کو بھی ہلنے جلنے کا سبب ہو جاتی ہے۔

پشچمی ادھیاتمک واد کا ایک الگ اُجل خواب بھی ہے۔ جس کے ذریعہ اس کے معتقد الوکک ریتی سے گھٹناؤں کے گیان پراپتی کی سمبھاونا سویکار

اُجل سوپن کرنے میں سر الور لاج نے لکھا ہے۔ کہ گیان تو ضرور ہی کسی بیچ والے کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن اُس (ماھیم) کا گیان ہم کو کچھ بھی نہیں ہے۔ اور کس طرح وہ الوکک گیان ہم تک پہنچتا ہے۔ یہ بات بھی ابھی تک پوشیدہ ہے۔ سر آلور لاج اور دیگر ادھیاتمک وادیوں نے واد کے قائم کرنے کے لئے کئی حالتیں مقرر کی ہیں۔ جس میں سے مثال کے طور پر لاج مہودے کا بیان کردہ ایک واقعہ یہاں لکھا جاتا ہے۔

پادری ای کو الیر جب بحیرہ اعظم میں ایک جہاز پر سفر کر رہے تھے۔

ایک مثال جہاں تار اور خطوط نہیں پہنچ سکتے تھے۔ انہوں نے ۱۴ ار جنوری ۱۸۸۰ء کو اپنی روزنامہ میں لکھا ہے۔ کہ پچھلی رات مجھے خواب آیا کہ میرے چچا ایچ ای کا خط آیا ہے۔ جس میں مجھے میرے پیارے بھائی کی ۳ جنوری کو موت ہو جانے کی اطلاع دی ہے۔ اس سے مجھے بڑا دکھ ہوا میرا بھائی سوئٹزرلینڈ میں بیمار ضرور تھا۔ لیکن اس کے متعلق آخری خبر جو انگلینڈ سے مجھے ملی تھی۔ یہ تھی کہ اب وہ اچھا ہے۔ جب میں اپنا سفر ختم کرکے انگلینڈ واپس آیا۔ جیسی کہ مجھے انتظاری تھی مجھے خط ملا۔ جس میں ۳ جنوری کو بھائی کی موت کی مجھے اطلاع دی گئی تھی۔

اس طرح کے واقعات کے خواب میں معلوم ہونے کا اصلی سبب اندرونی طاقت ہے۔ اندرونی دماغ کہا جا چکا ہے۔ کہ نیند میں کام کیا کرتا اور پوشیدہ نظارہ اُس کے اختیار میں ہے۔ اس لئے اس کو اسی پوشیدہ طاقت کی قابلیت کے لئے ذریعہ اس قسم کا علم ہو جایا کرتا ہے۔ اس علم کے حاصل ہونے میں کسی باہری ذریعہ کا ذرا بھی تعلق نہیں ہے۔ یہ اپنی ہی طاقتوں سے ملے علم ہونے کا باعث ہے۔ کہ ہم اس کا سبب باہر ڈھونڈھا کرتے ہیں ؛

بھوت پریت کی ہستی موہوم کی طرح ہے۔ مغرب کے اکثر وِدوان اس بھوت پریت واد کو ایسا ہی مانتے بھی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ نظر کی کمی اور شک سے آدمی کچھ کا کچھ دیکھنے لگتا ہے۔ ان کی پربھاشا میں اسطرح کچھ کا کچھ دیکھنے کو اندر حال کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک انگریز پُرش یہ دیکھنے کا عادی تھا۔ کہ اس کے کھیت میں ادھر سے ادھر فوجی سپاہی گھوما کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک عورت کہا کرتی تھی۔ کہ وہ اکثر اوقات اپنے مردہ شناسا پرشوں کو دیکھا کرتی ہے کہ اس کے کمرے میں گھوما کرتے ہیں۔ ڈکیٹ کہتا ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے ایک ممبر کو یقین تھا۔ کہ اس نے پارلیمنٹ کے ایک مرے ہوئے ممبر کو پارلیمنٹ بھون کے برآمدے میں ٹہلتے ہوئے دیکھا ہے۔ جس طرح نظر غور سے نہ دیکھنے سے انسان کچھ کا کچھ دیکھتا ہے اسی طرح غور سے نہ سننے سے کچھ کا کچھ یا کچھ نہ ہونے پر بھی کچھ نہ کچھ سنا بھی کرتا ہے۔ پروفیسر ڈے ریٹ نے بھوت واد کی تشریح اس طرح کی ہے

اور بھی مثالیں دی جا سکتی ہیں جن سے پہلے دو کی طرح یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ بھوت دیکھنے کے واقعات جو خاص خاص اشخاص پر عائد ہوتے ہیں۔ مادی ڈھانچوں اور مقامات پر جن سے اُن اشخاص کا تعلق تھا۔ کچھ اس قسم کی اپنی نشانی چھوڑ جاتے ہیں کہ ان کی چھایا کچھ ان پرشوں کو محسوس ہونے لگتی ہے۔ جو اب بیدار رہتے ہیں۔ اور جو کمزور اعضاء اور نازک مزاج والے ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ خیال اکثر یقین کے ناقابل ہے۔ لیکن بھوتک شریر یا آتمک کھوج کی حد میں اس کے خلاف مثالوں کی کمی نہیں ہے۔ ایک سکے کو ایک کانچ کے ٹکڑے پر کچھ وقت کے لئے چھوڑ دو۔ اس کے بعد ہٹانے پر اس کا نشان کانچ پر رہ جاتا ہے۔ اور کانچ پر کے نشان کو ہلانے سے دکھائی دینے لگتا ہے۔ لکڑی کے کوٹے اور کئی مادی چیزوں کے ٹکڑے فوٹوگرافی کے پلیٹ پر رکھنے اور کچھ وقت کے بعد ہٹانے سے ان کے نشان پلیٹ پر رہ جاتے ہیں۔ جس چیز کے وہ نشان ہوتے ہیں۔ پلیٹ کو حسب قاعدہ فوٹوگرافی ڈیولپ (نمایاں) کرنے سے وہی چیز دینے لگتی ہے۔ اور یہ اسی طرح کے دیگر نظارے بھوتک وگیان سے پرگٹ ہوتے ہیں۔ لیکن آتم جگت ہیں اس طرح کی کسی مثال کی تائید نہیں ہوتی۔

ایک مغربی عالم کی رائے

ایک مغربی ودوان کا قول ہے۔ کہ نگاہ کی غلطی سے ایک اور تو بھوت دیکھا جاتا ہے۔ اور پھر دوسری طرف پرچیت گیان واد کے ذریعہ اس پر دوسری رنگت چڑھ جاتی ہے اور

ایک اور ودوان کی رائے

اس طرح خیالی بھُوت پھر خیالی نہیں رہتا۔ بلکہ اصلی کہلانے لگتا ہے۔

سر آلور لاج اس پکش کے موید ہیں۔ انہوں نے اپنی ایک کتاب میں

لاج اس کے موئید ہیں | لکھا ہے۔ کہ بھُوت پریتوں کی کوئی مادی ہستی نہیں

ہے۔ وہ خیال کا اثر یا سایہ ہے۔ جو گر ایک کے دماغ میں پڑا ہے۔ اور جو

اس اثر اور چھایا کے موافق ہے۔ جو کسی دوسرے آدمی کے دماغ میں پیدا

ہُوا ہے۔ اور ایک تیسرے شخص کے ذریعہ پہلے شخص کے دماغ میں تبدیل

کیا گیا ہے لاج مہاشہ نے اپنی اسی کتاب میں تھوڑے حصہ سے مرے ہُوئے

پُرشوں کی چھایا کے دکھائی دینے کا سمرتھن کیا ہے۔ انہوں نے صفحہ ۹۶

پر اسی کے ثابت کرنے کے لئے ایک مثال بھی دی ہے۔ جسکا خلاصہ یہ ہے

"میڈن مرتھے بلی۔ جو ہنسوراج دُوت کی بدہوا سٹاک ہولم نگر میں تھیں

ایک مثال | ان کے خاوند کی موت پر ایک سُنار نے چاندی کے دام مانگے۔

جو اُن کے خاوند نے خرید کی تھی۔ میڈم کو یقین تھا۔ کہ روپیہ ان کے خاوند

کے ذریعہ ادا کیا جا چکا ہے۔ لیکن سُنار کی رسید نہیں ملتی تھی۔ میڈم نے

سویڈن ورگ مہاشہ کو اپنے گھر بلایا۔ اور اُسے اس معاملہ کی اہمیت تبلاتے

ہوئے گذارش کی کہ جیسا مشہور ہے۔ اگر آپ مرے ہوئے انسانوں کی رُوح

سے بات چیت کر سکتے اور بُلا سکتے ہیں۔ تو ان کے مُردہ خاوند کی رُوح سے اس

چاندی کی تفصیل پوچھیں۔ تین دن کے بعد سویڈن ورگ نے مُردہ خاوند

کی روح سے پوچھ کر میڈم کو تبلا دیا۔ کہ اُن کے خاوند کا جواب ہے۔ کہ

چاندی کا روپیہ چکایا جا چکا ہے۔ اور رسید اُس کی اوُپر کے کمرے

کی الماری میں ہے۔ اس میڈم نے کہا۔ کہ الماری تو صاف کر کے
دیکھ لی گئی ہے۔ اس میں رسید نہیں ملی۔ اور کاغذ ضرور ہیں۔ سوئیڈن برگ
نے کہا۔ کہ ان کے خاوند نے تبلایا ہے۔ کہ الماری کی بائیں دراز کھینچنے
کے بعد ایک تختہ دکھائی دے گا۔ اسے بھی کھینچ لینا چاہیئے۔ تب ایک خفیہ
خانہ نکلے گا۔ اس میں ڈچ راج کے متعلق کچھ کاغذات ہیں۔ اور رسید بھی۔
اس خفیہ خانہ کا حال کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ میڈم اور دیگر لوگ جو اُس
وقت موجود تھے۔ سب کے سب اُوپر کے کمرے میں گئے۔ اور الماری مذکورہ
بالا طریقہ کے مطابق کھولی گئی۔ تو اس میں خفیہ خانہ نکلا۔ اور اس میں تبلائے
ہوئے کاغذ اور وہ رسید بھی نکلی۔ ایسے ہی دیگر مثالیں دے کر لاج صاحب
نے اس بات کو ثابت کیا ہے۔ لیکن اصل میں یہ سب کرامات اپنی طاقتوں
واستوکتا کی ہے پرچیت گیان سے اس قسم کی کئی باتیں مثلاً میز کے خفیہ خانہ
اور خفیہ باتیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ پرچیت گیان کی ایک مثال دی جاتی
ہے۔ نیویارک کی ایک عالم نے سنیوکت راج کے پیٹنٹ آفس کے
ایک آفیسر کے متعلق کئی باتیں ظاہر کیں۔ جس کا اُسے علم نہ تھا۔ یہ امتحان
صرف اس دیوی کے ذریعہ پرچیت گیانک طاقتوں کی جانچ کے لئے ہی
کیا گیا تھا۔ اور یہ بھی ظاہر کر دینے کے لئے اس طرح کے جوابات دینے کا
تعلق کسی مردہ انسان کی رُوح سے نہیں۔ وہ عہدہ دار خود وہاں موجود تھا
لیکن میڈم اور عہدہ دار دونوں ایک دوسرے سے بالکل ناواقف تھے۔
یہاں تک کہ ایک دوسرے کے نام کا بھی علم نہ تھا۔ اور جب وہاں باہم ایک

دوسرے کو شناسا کرایا گیا۔ تو وہ بھی شکست ناموں سے۔ پرادھیکاری کے سمبندھ میں میڈم کو کچھ تبلاتا تھا۔ سب ٹھیک ہو جانے پر میڈم نے کہنا شروع کیا۔ میں ایک بڑی عمارت دیکھ رہی ہوں۔ جس میں کئی کمرے ہیں۔ انہیں کمروں میں سے ایک میں تم کو دیکھتی ہوں۔ تم ایک بڑے ڈیسک کے سامنے بیٹھے ہو۔ جس پر بہت سے کاغذ پھیلے ہوئے ہیں۔ میں ڈیسک کے درازوں کو بھی دیکھتی ہوں۔ مجھے ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ تم پیٹینٹ کے سوتوں سے سمبندھت کچھ کام کرتے ہو۔ لیکن تمہارا یہی ایک کام نہیں۔ میں تمکو تمہارے گھر کے پستکالے میں بھی دیکھتی ہوں جس میں بہت سی کتابیں اور ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابیں بھی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم ایک پُستک بھی لکھ رہے ہو۔ اس کے بعد میڈم نے لائبریری کی الماریوں کی اور دیگر سامان کی صحیح تفصیل بھی تبلادی۔ اور اس کے بعد کہا کہ) پُستک کے مضمون کے متعلق جس نتیجہ پر تم پہنچے ہو۔ اُسے بھی میں دیکھتی ہوں ؀

عہدہ دار۔ کیا وہ مطلب ٹھیک ہے۔

میڈم۔ یہ میں تبلا نہیں سکتی کیونکہ میں پُستک کے مضمون سے ناواقف ہوں۔ اس کے میڈم نے پُستک تیار کرنے میں جس سے مدد لی جارہی تھی۔ اس کا بھی حال تبلایا وغیرہ ؀

مثال سے ظاہر ہے۔ کہ کس طرح میڈم نے اپنی مشق کردہ سے عہدہ دار کا سارا حال تبلادیا۔ یہاں تک کہ کتاب کے مضمون کا نتیجہ

بھی بتلا دیا۔ اپنی طاقتوں سے ناواقف نرناری اس کو بھی کسی روح کا کام ہی
بتلاتے۔ لیکن یہ سب مشق کردہ طاقت کا ہی نتیجہ ہے ۞

پینچمی ادھیاتم واد کا ایک حصّہ جو خصوصاً بحث طلب ہے رُوحوں کا

روحوں کا فوٹو لینا

فوٹو لینا ہے۔ ادھیاتم وادی اس کریا پر پُورا پُورا یقین
رکھتے ہیں۔ لیکن زیادہ تعداد میں اس کے خلاف ہیں۔ اس کریا کا کچھ
رُوپ جانا جا سکے۔ اس کے لئے ایک مثال دی جاتی ہے:۔

سر آرتھر کونن ڈویل نے خود فوٹو گرافی کا امتحان کر کے اس کا ذکر اس
طرح اپنی ایک پُستک میں کیا ہے۔ ڈویل کا قول ہے۔ کہ ۱۹۱۹ء کی موسم
گرما میں اسی امتحان کے لئے پہلے سے نیت کئے ہوئے وقت پر کریو
گئے۔ مسٹر اوٹن ایڈیٹر نور لڈس۔ اور واکر اور دو ادھیاتم وادی میرے
ساتھ تھے۔ ہوپ اور دیوی وکسٹن مادھیم ہماری انتظاری کر رہے تھے۔
ملاقات ہونے پر ایک مختصر دُعا کے بعد ہوپ اور میں ایک اندھیرے مکان
میں گئے۔ اور وہاں پہنچ کر میں نے پلیٹ کا پیکیٹ کھولا۔ جو میں مانچسٹر سے
سے خرید کر کے ساتھ لے گیا تھا۔ اور ان میں سے دو پلیٹوں پر نشان
کر کے کیریئر میں رکھ دیئے۔ تب کیریئر کو ہوپ نے کیمرے میں لگا دیا۔
اور ہم تینوں ادھیاتم وادی ایک کمبل کا پیچھے سے سایہ کر کے بیٹھے تب
پردہ کھولا گیا۔ اور کیریئر پھر تاریک مکان میں پہنچایا گیا۔ اور وہاں میں نے
خود اپنے ہاتھوں سے ان پلیٹوں کو نکالا۔ اور انہیں ڈیولپ کیا اور
جہاں تک میں انوبھو کر سکا تھا۔ ان سب کاموں میں پلیٹوں کے بدلے

جانے کا کوئی موقعہ نہ تھا۔ فوٹو جو اس طرح کھینچا۔ اس کی یہ حالت تھی۔ کہ ہمارے چاروں طرف گھرے بادل تھے۔ اور ایک گوشے میں ایک نوجوان کا چہرہ اور اس کے بال تھے۔ اور تصویر پر یہ عبارت لکھی تھی:۔

ڈی کولے کی طرف سے میرے نام پیغام تھا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ "مسٹر ڈویل۔ آپ نے بہت اچھا کیا میں کریو میں آنے کے لئے خوش آمدید کہتا ہوں۔ سب کو نمسکار"

یہ کولے مہاشہ اس کریو سرکل کے قائم کنندہ تھے۔ اور پیغام کے حروف کولے حروف سے ملتے تھے۔

ڈوئل نے مذکورہ تفصیل کے متعلق اپنے ایک تجربہ کا حوالہ دیکر دعویٰ کیا ہے۔ کہ رُوحوں کے فوٹو لینے کی بات ٹھیک کہی ہے اس کی اصلیت

لیکن جو اس کریا کے مخالف ہیں۔ اُن کا کہنا یہ ہے۔ کہ یہ مادھیم لوگ پیشہ ور ہوتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی روزی کمانے کا ڈھنگ نکال لیا ہے اور اپنے کام میں اتنے ہوشیار ہوتے ہیں۔ اتنی صفائی سے بدل لیا کرتے ہیں۔ کہ ناواقف آدمیوں کو اس کا علم بھی نہیں ہونے پاتا۔ اور یہ کر یہ لوگ جو فوٹو میں بادلوں کے جھنڈ (نشان) دکھلایا کرتے ہیں۔ یہ نشان اُن ر

اُسکا عکس ہوتا ہے۔ جو

.... جو سامنے رکھنے سے پلیٹ پر پڑا کرتا ہے۔ یہ اختلاف خود ایک معزز ادھیاتم واد کی سوسائٹی کی طرف سے ہوا تھا۔ اس مجلس نے اس کریا کی سچائی جاننے کی کوشش کی۔

اور اس کے لیڈر مسٹر پرائس نے ادھیا تم ہوپ کے ساتھ خط و کتابت کر کے تجربہ کے لئے وقت مقرر کرایا۔ مقررہ وقت پر پرائس مقررہ جگہ پر پہنچے اُنہوں نے اپنے ساتھ لے جانے کے لئے ایک کمپنی سے پلیٹ خریدے اور اُن میں سے چھ پلیٹوں پر ایکس ریز سے اس طرح کمپنی کا بیوپاری نشان کندہ کرایا۔ کہ باہر سے کسی کو پتہ نہ چلے۔ کہ اس پر کوئی نشان ہے۔ لیکن ڈیولپ کرنے سے یہ نشان معلوم ہو سکے۔ اس طرح نشان شدہ چھ پلیٹوں کر لے کر پرائس جہانہ وہاں پہنچے ؛

دوسری مثال پرائس کے ساتھ ایک معزز سجن مسٹر سی ہورا اور ایک اور شعبدہ باز بھی تھا۔ یہ تجربہ ۲۴ فروری ۱۹۳۲ء کو لندن کے سائیکک کالج میں کیا گیا تھا۔ پرائس کا کہنا ہے۔ کہ میں نے اپنے آپ کو بہت خوش ظاہر کیا۔ اور معمولی شروع کی کارروائیوں کے بعد پرائس اور ہوپ دونوں تاریک مکان میں گئے۔ وہاں وہ نشان شدہ پلیٹ کھولے گئے اور دو پلیٹ اوپر سے لے کر کیریئر میں ڈالے گئے ؛

ہوپ نے کیریئر لے کر پرائس سے کہا۔ کہ باقی پلیٹوں کو باندھ لے

مادھیم ہوپ کی چالاکی اسی بیچ میں پرائس نے دیکھا۔ کہ مادھیم ہوپ نے بنا کچھ کہے سنے اُس کو اپنی جیب میں ڈال لیا۔ اور اپنے پاس کا دوسرا کیریئر وہاں رکھ دیا۔ پہلے کیریئر پر پرائس نے سوئی کی طرح کسی نوکیلی چیز سے کچھ نشان بھی کر دیا تھا۔ جس کا حال ہوپ بھی جانتا تھا۔ اس کے بعد پرائس اور ہوپ دونوں اندھیرے مکان سے نکلے اور پلیٹوں

کے ڈیولپ ہونے پر دو فوٹو کھینچے ہوئے دکھائی دیئے - ایک تو صرف پرائس کا تھا - اور دُوسرے فوٹو میں پرائس کے سوا اُس کے کندھے کی طرف دیکھتی ہوئی ایک عورت کا چہرہ تھا - دونوں پلیٹوں کو لے کر پرائس اپنے گھر کو لوٹ گئے - اور دیکھنے سے صاف معلوم ہو گیا کہ پلیٹ اور کیریئیر دونو بدلے ہوئے تھے - نہ پلیٹ پر امپیریل کا نشان تھا - اور نہ کیریئیر پر پرائس کا کیا ہوا نشان تھا - پلیٹ کے رنگ اور موٹائی میں بھی فرق تھا - اس امتحان سے پرائس اور اُنکی مجلس نے یہ نتیجہ نکالا تھا - کہ لوگ چالاکی سے پیسہ کماتے ہیں - اور یہ کہ روحوں کے فوٹو وغیرہ لینے کی بات بالکل غلط ہے - اس امتحان میں پلیٹ بدلنے کی بات ہوپ کے طرفدار ڈوئل کو بھی ماننی پڑی ہے[1] *

[1] ڈوئل نے لکھا ہے :- THIS STATEMENT (OF CHANGING PLATES) HOLDS GOOD. THE PLATS HAVE BEEN EXAMIND AND COMPARED, AND THOSE WHO DESIRED TO GUARD THE INTERESTS OF MR HOPE AGREED THAT HIS COTENTION WAS RIGHT, AND THAUGHT THER HAD ACTUALLY BEEN A SUBSTITION OF PLATES AT.

مجلس کا یہ بھی کہنا ہے۔ کہ مذکورہ امتحان کے بعد اصلی پلیٹوں میں سے ایک پلیٹ (اکیس ریز کے نشان والے) جو امتحان کے وقت ڈارک روم میں بدلے گئے تھے۔ مجلس میں نہایت پوشیدہ طریق سے کسی نے پہنچا دیا تھا۔ جس کے لئے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اسے کون لایا۔ اور کسطرح وہ حاصل کیا گیا۔ ڈوئیل نے اس بات کو بھی ہوپ کے خلاف ٹھہرایا ہے[۱]۔

اس امتحان کے ذریعہ پلیٹ اور کیریئر کے بدلے جانے کی بات کھل جانے سے ایک مہاشہ ڈنگ وال نے بھی ۲۲ء کے مئی ماس میں ہوپ سے امتحان کرنے کے لئے وقت مقرر کرنے کو لکھا لیکن ہوپ نے امتحان کرانے سے انکار کر دیا تھا۔ تب مذکورہ بالا امتحان کی تفصیل کو رد کالج میں مجلس جمع کر کے اُس پر ظاہر کر دیا گیا۔

ماڈیم ہوپ کے لئے یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ڈارک روم میں برابر بےچینی کے ساتھ ادھر ادھر دوڑ دھوپ میں پریشان رہا کرتا ہے۔ اُس کی یہ بات بھی شک کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اڈیم کو ڈارک روم میں کیوں جانا چاہیئے۔ سب کام امتحان کرنیوالے کے ذریعہ ہی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۱ SOME TIME BY SOME BODY.)

(THE CASE FOR SPIRIT PHOTOGRAPHY.

BY MR, DOYAL P. 39.

[۱] ، ۲ دی کیس فار سپرٹ فوٹوگرافی مصنفہ مسٹر ڈویل صفحہ ۴۱ ، ۴۴ —

کیوں نہیں کرائے جاتے؟ تو یہ ہی ایک عامل ہوپ کی بات - اب دُوسری عاملہ
دیوی ڈین کی بات سنئے - یہ دیوی جو کھلے طور سے پلیٹوں کو تجربہ کے دن سے

دوسری عاملہ ڈین کا حال

کچھ دن پہلے اپنے پاس منگوالیتی ہے پیچھے سے ادلنے
بدلنے کا جھگڑا ہی نہیں رکھتی - اور کہتی ہے - کہ پلیٹوں کو وہ چار پانچ دن اپنے پاس
رکھ کر میگنائزنگ کر دیتی ہے[1] اُس کا نتیجہ یہ ہے - کہ امتحان کنندگان کو تسلی نہیں
ہوتی - اور سمجھنے لگتے ہیں - کہ اس فوٹوگرافی میں کچھ چالاکی ضرور ہوتی ہے -
تیسرے عامل مسٹر ویرن کومبے ایک معمولی فوٹوگرافر سے روحانی فوٹوگرافر

تیسرے عامل بیرن کومبے کا حال

بنے ہیں - ڈوئل کا کہنا ہے
کہ اس نے دو بار اُن کے ذریعہ تجربہ کیا - لیکن دونو دفعہ ناکامیاب ہوئے -
ایک تجربے کی بات اُس نے اس طرح لکھی ہے[2]

"ایک چٹھی کو لفافہ میں بند کر کے میں نے ویرن کومبے کے پاس اس
لئے بھیجی کہ پتر کا فوٹو لیوے - لیکن پتر کا فوٹو آنے کی جگہ چھ سات چہروں کا
فوٹو کھینچ گیا - یہی حال دُوسرے تجربہ کا ہوا - ویرن کومبے کی چالاکی کا حال ایک
بار اس طرح معلوم ہوا - کہ اکثر سجنوں نے ایک مہر کیا ہوا پیکیٹ ویرن کومبے
کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ جو کچھ وہ اس کے متعلق کر سکتا ہے کرے -
تجربہ کے بعد پیکیٹ نتیجہ کے ساتھ بیرن کومبے نے ان سجنوں

[1] دی کیس فار سپرٹ فوٹوگرافی صفحہ ۵۴

[2] " " " " ۵۸

کے پاس لوٹا دیا پیکیٹ کھولتے اور دیکھنے کے بعد ان لوگوں نے اطلاع دی - کہ پیکیٹ میں کچھ ادل بدل کر دی گئی ہے - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ویرن کومبے کی بدنامی ہوئی - اور خاص صورتوں کے بعد اس نے فوٹو لینے کے تجربات عوام کے سامنے کرنے چھوڑ دیئے ۔

ان تجربات اور عاملان کی چالاکیوں پر نظر ڈالنے سے ہر ایک سمجھدار آدمی اسی نتیجہ پر پہنچتا ہے - کہ روح کے فوٹو لینے کی بات بالکل جھوٹ ہے - اسی نتیجہ پر خود لنڈن کے سانگھ سنگھ کو پہنچنا پڑا - جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے - اس کے سوا فوٹو کثیف جسم کا کھنچا کرتا ہے - جب روحیں بغیر کثیف جسم کے ہوتی ہیں - جیسا کہ روحوں کے سوسائٹی کہا کرتے ہیں - تو پھر فوٹو کس چیز کا کھنچ سکتا ہے سمجھدار آدمیوں کو اس کا بھی وچار کرنا چاہیئے ۔

روحوں کی فوٹو لینی جھوٹ ہے

تیسرا حصّہ

ایک چت کے دُوسرے چت پر اُن سادھنوں سے جن کا علم اس
پرچت گیان کے وقت عامل کو نہیں ہے۔ کام کرنے کو پرچت گیان[1] کہتے ہیں
مائرس کی رائے ہے۔ کہ انسانی دماغ کا بڑا حصّہ تاریک ہے۔ اور وہ تاریک
ہے اور وہ تاریک حصّہ نہ صرف اپنی بلکہ اولین کی بھی یادداشت کا خزانہ ہے
اس کو اُس نے اعلیٰ آگاہی کا نام دیا ہے۔ مائرس کا یہ واد سوئل ٹیلر کے
اگیات سمرتی واد سے ملتا جلتا ہے ۔

مائرس نے اس واد کی تفصیل اس طرح دی ہے[2]۔ سالوں سے
مائرس کی رائے کہ یہ بات زیادہ غور سے سوچی اور سمجھی جاتی رہی ہے۔ کہ
کس طرح ایک شخص کا جیون پُوروجوں کے تجربات کا اگیات پریورتن
ایکت وشِشٹ رُوپ ہے۔ پیدا ہونے سے مرنے تک رنگ۔ روپ کاریہ
اور پرکرتی وغیرہ میں ہم اعلیٰ جیوں کا جو پرتھوی پر کروڑوں برس
سے ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ روپانتر (تبادلہ اشکال) ہیں۔ زنیتہ

[1] یعنی دو زندہ اشخاص کے چت میں بنا کسی بیرونی جانے ہوئے
سادھن کے وچار پریورتن کی ودھی (تبدیلی خیالات کا نیم) پرچت
گیان (TLEPATHY) کہلاتی ہے۔

[2] HUMAN PARSONALITY BY MAYRS VOL. I-16

وسترت پر سہتی کے ساتھ سمبندھت ہونے سے کرمشہ چیتیا کا دوارا اپنا استھان چھوڑنا سا گیا۔ جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ چیتیا کی وہ دھارا جو ایک بار ہماری ستا کے مکھیہ بھاگ میں پیدا ہوتی تھی۔ اور زیادہ تر بندسی ہو گئی۔ ہماری چیتناؤ کا اس کا ایک دریچے پر پہنچے ہوئے اسار سنسار سمدر میں ایک لہر کی مانند ہے۔ اور لہر کی ہی مانند وہ نہ صرف بیرونی ہستی رکھتی ہے۔ بلکہ بہت سی تہوں والی بھی ہے۔ ہمارا آتم سنیوگ نہ صرف اس سمہ کی چہل پہل ہے۔ بلکہ استھر بھی ہے۔ اور غرضیکہ مزید کی بے قاعدگی کا نتیجہ ہے۔ اور اب تک بھن بھن ادیوؤں کے سمیت شرم سے نیکت ہے ٭

دماغ کا ٹھیک علم نہ ہونے سے دماغ کے نام اور کام کے متعلق جو بات بھی کہی جاتی ہے۔ کوئی دوسرا پرش جو اس بات کو بھی نہ مانتا ہو یقینی طور پر اس کا منڈن نہیں کر سکتا۔ یہی مہتو ہے۔ جس سے پرچت گیان سمبندھی وشواس پشچم میں بڑھ رہا ہے۔ اس مضمون کے متعلق کئی کتابیں جن میں پرچت گیان کے پرتیکھشنوں کا ذکر ہے۔ شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں کے آدھار پر دو ایک پریکشن یہاں لکھے جاتے ہیں۔ ویریٹ کی پستک[1] میں ایک گھٹنا جو اس واد کی معاون ہے۔ درج ہے۔ اور اسطرح ہے

فروری ۱۹۰۸ء میں ایک امریکن کاشتکار گھر سے ۱۰۰ میل کی دوری ایک مثال کمی "پرڈوریک" نام والے شہر میں اچانک مر گیا۔ پر انسے ...

[1] فزیکل ریسرچ مصنفہ پروفیسر بیریٹ صفحہ ۱۳۰

کپڑے جو پہن رہا تھا - وہیں پھینک کر اُس کا پُتر لاش کو گھر لے آیا - اپنے باپ کا دُکھدائی موت کا حال سُن کر اس کی بیٹی بیہوش ہو گئی - اور کئی گھنٹے اسی حالت میں پڑی رہی - جب اُسے سُدھ ہوئی - تو اُس نے کہا - "کہاں ہیں میرے باپ کے کپڑے ؟ وہ ابھی میرے پاس آئے تھے - سفید کرتی اور دیگر کالے کپڑے اور سٹین کے سلیپر پہنے ہوئے تھے - انہوں نے مجھ سے کہا - کہ گھر چھوڑنے کے بعد بلوں کی ایک لمبی فہرست تیار کر کے انہوں نے جیب میں رکھ لی تھی - جو اپنے خاکی کرتے کے اندر لال کپڑے کے ٹکڑے سے سلی تھی - اور روپیہ بھی اسی میں ہے - دفن کرنے وقت جو کپڑے لاش کو پہنائے گئے تھے - وہ وہی تھے - جن کی تفصیل لڑکی نے دی تھی - اور لڑکی کو ان بستروں کے پہنانے کا کچھ بھی علم نہ تھا - اس کے علاوہ کرتے کے اندر والی جیب اور روپیوں کا حال اسے اور نہ اور کسی کو معلوم تھا - لڑکی کو سنتشٹ کرنے کیلئے اس کا بھائی کمرے میں گیا - جہاں اس کا باپ مرا تھا - وہاں اس نے پرانے کپڑے پائے جو ایک چھپر میں رکھے تھے - کرتے کی اندر کی جیب میں - وہ لمبی فہرست بھی بلوں کی ملی جو ۳۵ ڈالر کے تھے - اور اسی طرح لال کپڑے کے ٹکڑے سے ملے تھے - جیسا لڑکی نے تبلایا تھا - جیب کے ٹانکے بے ڈھنگے سے لگے ہوئے تھے - جیسے کسی پرش نے سیئے ہوں - پروفیسر ویریٹ نے اس گھٹنا کے آدھار پر بھوت گیان" کی سینتا پر یقین کیا تھا -

سلہ ہیومن پرسنیلٹی جلد دوم صفحہ ۹۳ مصنفہ میرز -

میٹرس نے بھی اس واقعہ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے اس خیال کی تصدیق کی ہے ۔

ایک اور تجربہ

ایک دوسرے تجربہ کا بھی بیان کیا جاتا ہے۔ یہ تجربہ سر آلیور لاج نے کیا تھا۔ اور انہوں نے ہی اسے اپنی ایک پستک[1] میں درج کیا ہے:-

دو آدمی اپنے وچار ایک تیسرے پُرش میں جس کی آنکھیں اچھی طرح کپڑے سے باندھ دی گئی تھیں پہنچانے کے لئے بیٹھے۔ ایک موٹے کاغذ کی ایک طرف ایک شکل مربع اس قسم کا بنا دیا گیا تھا۔ اور کاغذ کی دوسری طرف دو لکیریں اس + قسم کی کھینچ دی گئی تھیں۔ وہ دونوں آدمی ایک میز پر آمنے سامنے بیٹھے۔ اور دونوں کے بیچ میں وہ کاغذ اس طرح رکھا گیا ہے۔ کہ ایک آدمی اپنی طرف والی شکل کو دیکھتا رہے۔ لیکن ان دونوں کو بھی یہ جاننے کا موقعہ نہیں دیا گیا تھا۔ کہ کاغذ کی دوسری طرف کیا ہے۔ تیسرے پُرش کو جو اثر حاصل کرنیوالا تھا۔ اور جس کی آنکھوں سے پٹی بندھی تھی۔ وہیں میز کے پاس بٹھلایا گیا۔ اور تینوں کے بیچ میں کوئی دو فٹ کا کھلا فاصلہ رکھا گیا تھا۔ دونوں آدمی اپنے اپنے سامنے کی چیزوں کو پوری لگن کے ساتھ اس خیال سے دیکھنے لگے۔ کہ انہیں معمول کے دل میں نقش کر دیں تھوڑی دیر بعد اس معمول نے اس طرح کہنا شروع کیا۔

کچھ ہل رہا ہے۔ اور میں ایک چیز کو اوپر اور دوسری کو نیچے دیکھ رہا

[1] دی سروائیوال آف مین۔ مصنفہ سر آلیور لاج صفحہ ۲۸ - ۲۹ ۔

ہوں۔ صاف صاف دونوں کو نہیں دیکھ سکتا۔ تب وہ کاغذ جس پر چتر کھینچے تھے۔
چھپا دیا گیا۔ اور معمول کی آنکھوں سے پٹی کھول کر کے جو چیز اس کے وچار میں
آئی تھی۔ انہیں کاغذ پر لکھ دیوے۔ اس نے ایک چتر اس قسم کا کھینچ
دیا۔ لاج کا کہنا ہے۔ کہ یہ تجربہ کئی آدمیوں کی حاضری میں کیا گیا تھا۔ ان پرشوں
میں کچھ ایک وگیانک بھی تھے۔ اور یہ کہ تجربہ نے آسانی سے سدھ کر دیا۔ کہ ایک
ہی وقت میں نہ صرف ایک بلکہ دو پرشوں کے وچار بھی ایک تیسرے پرش میں
ڈالے جا سکتے ہیں۔ سر آلور لاج نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ وگیانک ہونے کی حیثیت
سے وہ اس پرتیکش گیان کا کوئی سبب نہیں دے سکتے۔ ممکن ہے۔ کہ اس
کا سمبندھ ایتھر آکاش سے ہو۔ اگر یہ سدھ ہو گیا۔ تو ضرور یہ آدھبھوتک وگیان
کی سیما میں آجاوے گا۔ مدرح نے اس کے وگیانک ہیتو دینے کا یتن کیا
ہے۔

وگیانک ہیتو

اور وہ اس طرح ہے[1]۔ ایک آئینے کو ایک اکشاگر (دھوری) میں اس
طرح جڑ دو۔ کہ جس سے وہ ہل جل سکے۔ اس سے کچھ دوری
پر فوٹوگرافی کا کاغذ اور اسی کا مدھیو نتت (بیچ میں موٹے) کانچ رکھو۔
اگر سورج کی کرنیں آئینے پر پڑیں گی۔ اور کاغذ وغیرہ سب دیوستھا کے
ساتھ رکھے ہوئے ہونگے۔ تو نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ اس کاغذ پر ایک ریکھا
کھنچ جاوے گی۔ اور اسی پرکار ہر ایک کھٹکے سے جو آئینے کو

[1] دی سروی وال آف مین مصنفہ سر آلور لاج صفحہ ۶۱-۶۴۔

دیا جاوے گا۔ ریکھا کھنچتی جاوے گی۔ سورج اور اس شیشے کے بیچ میں کوئی ناڑ اور دیگر اسی طرح کا کوئی مادی مادھیم سوریہ کی کرنوں اور آکاش ار اتھرا کے سوائے نہیں ہے۔ اسی طرح دو دماغوں میں سے جن میں مطابقت ہو اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہو۔ ایک کو اتیجنا دینے سے دوسرا پر بھاوت ہوگا یکساں تعلق کا مطلب بھوتک وگیان میں لاج کے کہنے کے مطابق یہ ہے کہ ریل کے سٹیشنوں پر سگنل دینے کے لئے جو کھمبوں میں ہاتھ لگے ہوئے ہیں اور اسی پر لگے ہوئے ایک دوسرے آلہ کے ہلانے سے جس طرح اوپر یا نیچے کرنے کے لئے اسے ہلاتے ہیں۔ اسی طرح کا اجھاو آلہ کی حرکت اس ہتھے میں پیدا کر دیتی ہے۔ اور اسی اثر کے مطابق وہ نیچے یا اوپر ہو جاتا ہے۔ تو اس آلہ یا ہاتھ میں سمجھا جاوے گا۔ کہ یکساں تعلق ہے۔ یہ ہلانے کا کھٹکا جو اس آلہ سے ہتھے تک پہنچتا ہے۔ اور اس کا مادھیم لوہے کی سلاخ یا کوئی رسی ہوتی ہے۔ ایک سیکنڈ میں تین میل کی چال سے جاتا ہے۔ سرآلور نے اپنی پستک میں یہ بھی لکھا ہے کہ انگلینڈ اور ہندوستان کا انرو یہ سمبندھ میں ہارج نہیں ہو سکتا۔ جس طرح انگلینڈ میں تار کی مشین کھٹکھٹانے طہران کی مشین پر بھاوت ہو کر ویسا ہی کھٹکا پیدا کر دیتی ہے۔ اسی طرح مانسک دچار پریورتن (تبدیلی) انگلینڈ اور ہندوستان کے بیچ ایسے ذرائع سے ہو سکتا ہے۔ جو اس وقت تک معلوم نہیں ہوئے ہیں *

پرتیکش گیان اور پردکش درشن (چھپی ہوئی بات دکھلانا) ایسی

پریچیت گیان دو قوتیں ہیں - جن کے قبول کرنے میں کچھ حجر مجر کرنے کی اصلیت کی ضرورت نہیں ہے - اور رُوحوں کے بُلانے کا سبھی معاملہ اُن کے سمجھ لینے سے ختم ہو جاتا ہے۔ سنگ کا سمئہ سماپت ہو چکا تھا - اس لئے آتم وتیا رشی نے سنگ کا کاریہ سماپت کرتے ہوئے کہا کہ ابھی کچھ باتیں اس مضمون میں باقی رہ گئی ہیں - وہ اگلے سنگ میں کہی جاویں گی - سنگ میں بیٹھے ہوئے نر ناری یہ سوچتے ہوئے چلنے لگے - کہ پرمیشور نے انسانوں کے اندر کیسی کیسی بیش بہا طاقتیں بھر دی ہیں - لیکن بدنصیب ہیں ہم سب نہ اُن سے کام لیتے اور نہ اُن کے جاننے کی خواہش کرتے ہیں - اور اب تک جھوٹے دنیاوی جھگڑوں میں پھنس رہے ہیں - انہیں نر ناریوں میں سے ایک پُرش نے گیان بڑھانے کے لئے ایک بھجن گانا شروع کیا - اور سبھی شانتی کے ساتھ اُسے سننے لگے ۔

بھجن نمبر ۱

اب تو ابدھ آلسی جاگو - ٹیک

اُدت[1] بھیو گیان[2] دواکر مند موہ[3] بھاگو

ڈوب گیو درجن تاراگن ودند[4] وشے رساگو

اب تو ابدھ آلسی جاگو ۱۱

ساہس[5] سرمیں کرم کمل بن اب پھر جھولن لاگو

---

[1] نکلا - [2] سورج - [3] جھوٹی محبت -
[4] سمو دیا سمو دائے - [5] تالاب -

پریم پراگ[۱] ہیتو سجن کُل بھر نگ[۲] یو تھ اتو را گو[۳]
اب تو اُبدھ آلسی جاگو ۲
سکھ سمپت چکوا چکوی نے مل[۴] ویوگ دُکھ تیاگو
جائے دُور رہ آلس[۵] اُمباڑ میں دیو اُلوک[۶] ابھاگو[۷]
اب تو اُبدھ آلسی جاگو ۳
سکل کلا کوشل چڑیوں نے راگ کرن پر یہ[۸] راگو
ہل مل کنیل گھو اُدیم[۹] کی پیچھے تکو نہ آگو
اب تو اُبدھ آلسی جاگو ۴

بھجن نمبر (۲)

اُٹھ ری والے اب تو جاگ بھور بھی[۱۰] ہے ندرا تیاگ
اُٹھ ری سجنی بیتی رجنی[۱۱] ۔ بول رہے چڑیا اور کاگ
نکلی کرنیں سب جن جاگے ۔ جاگ اٹھا تو[۱۲] سُپت سہاگ
پرآتہ[۱۳] کال بھجن کر پربھو کا ۔ جس سے ہو پریہ[۱۴] بو سے انوراگ[۱۵]

---

[۱] پھولوں میں جو زیرہ ہوتا ہے [۲] بھونروں کا سمودائے [۳] پریم کیا۔ [۴] جدائی ۔ [۵] چھپا نہ سکا۔ [۶] اُلو۔ [۷] بدنصیب [۸] صنعت حرفت [۹] جوجو کانوں کو پیارا لگے ۔ [۱۰] راستہ [۱۱] کام کاج کا بیوپار ۔ [۱۲] صبح [۱۳] سونا چھوڑ۔ [۱۴] رات ۔ [۱۵] تیرا ۔ [۱۶] سویا ہوا ۔ [۱۷] صبح کا وقت ۔ [۱۸] پیارے سے ۔ [۱۹] پریم ۔

چوتھا حصہ

دسواں سنگ - روحونکا بلانا

سنگ کا وقت آئندہ نزدیک ہی میں آنے والا ہے۔ اس لئے ہر ایک
اعناز کے نرناری سنگ میں جانے کے لئے آمادہ ہے۔ ان کے دلوں
میں نرالا بھاؤ پیدا ہو رہا ہے۔ جب وہ اپنی طرف دیکھتے ہیں۔ تو اپنے
کو کئی افکار سے گھرے۔ نیکیوں سے خالی۔ نافرض شناس پاتے ہیں۔
رونگٹے کھڑے کر دینے والی بدرسوم کے قابلِ نفرت چکر میں
آئے ہوئے۔ کئی قسم کی تکالیف بھوگتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ دل دکھوں
سے پریشان ہے۔ اور اندرونی بے چلنی سے بےچین ہے۔ سوچتے ہیں۔
کہ کب اور کسطرح یہ دھرم کو تباہ کرنے والی موہ کی نیند دور ہوگی۔ کب
ان کے دل میں دھرم بھاؤ پیدا ہونگے۔ اور کب آتم تیاگ پوروک
نڈر چت سے نیک چلنی کے اچھے مارگ میں قدم رکھ سکیں گے۔ لیکن
جب سنگ کے عجیب اثر کی یاد کرتے ہیں۔ کہ کئی مائی کے لال اپنی
کمینہ الوک مالا کے شگفتہ کرنے کے لئے اسی کے اثر سے موثر ہوکر
آمادہ ہو رہے ہیں۔ اور جہالت کی تاریکی کو دور کرنے کی کوشش میں
ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی جب رشی آتم دنیا کی یاد کرتے ہیں۔

کہ اُن کی بیمثال نصیحت - اپدیش - مختصر بیانی - گہرے وچار نیک، اخلاق نیک کلامی کس طرح سے مجتمع بُرے اثرات کے دُور کرنے کے لئے تیز اوزار کا کام کر رہے ہیں - اور کس طرح محبت بھرا دل اعلیٰ اور نیک خیالات والی ذہن پیشانی - روشن چہرہ رنج کے گہرے سمندر میں ڈوبے ہوئے اور گرے ہوئے نیچ کو بھی سکھ اور اطمینان کی راہ کا مسافر بنا رہا ہے - تو دل اُمید اور حوصلہ سے بھر جاتا ہے - اس طرح اعلیٰ خیالات کی لہروں میں بہتے ہوئے نرناری جلدی کے ساتھ سنگ کی طرف جا رہے ہیں - آشرم کی پوتر بھومی آ گئی - دیکھتے ہی دیکھتے رشی آتم دیتا سنگ میں تشریف لائے اور ان کے ساتھ ہی سبھی جمع نرناری مناسب جگہوں پر بیٹھ گئے ◆

آتم دیتا - روحوں کے بُلانے کے متعلق جو طریقے استعمال کئے جاتے ہیں - ان کا بیان ضروری رائے کے ساتھ کیا جا چکا ہے - دو باتوں کا بیان کر کے شکوک رفع کرنے کا موقعہ دیا جاوے گا ◆

اُن میں سے پہلی بات تو یہ ہے - کہ روحیں بلانے کے عامل کہا کرتے

روحوں کے بلانے اور پیغام لینے کیلئے یقین کی کیوں ضرورت ہے

ہیں - کہ اگر اُن کے آنے اور پیغام دینے میں یقین نہ ہو - تو روحیں بلانے سے بھی نہ آتی ہیں اور نہ پیغام دیتی ہیں - فرض کرو ایک مجلس رُوحوں کے بلانے کے لئے لگی ہے - کام شروع ہونے سے پہلے اگر کوئی شکی بن کر نا اُمیدی کے ساتھ یہ کہدے - کہ یہ ہمیشہ ہوتا ہے - کہ جب میں موجود ہوتا ہوں - تو نہ تو کوئی روح آتی ہے - اور نہ پیغام دیتی ہے - تو بہت کم امکان رہ

جاتاہے ۔ کہ روح آوے ۔ یا عمل کرنے والے جو پلانچٹ یا میز پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا کرتے ہیں ۔ اور جو رُوحوں کے بُلانے میں پورا یقین رکھتے ہیں ۔ رُوحوں کے بلانے میں سپھلتا پراپت کر سکیں ۔ دچار یہ ہے ۔ کہ یقین نہ ہونے پر رُوحوں کا آنا کیوں بند ہو جاتا ہے ۔ جب رُوحوں کو اُن کے بلانے والوں کے کہنے کے مُطابق میز کے ہلانے کی طاقت ہے ۔ پلان چٹ کو حرکت میں لانے کی لیاقت ہے ۔ ہزاروں میل سفر کر لینے کی طاقت ہے ۔ اور اسی طرح دیگر بھی کئی طرح کے کام کر سکنے کی طاقت ہے ۔ تو اس کا کوئی سبب ظاہر نہیں ہوتا کہ ایک وشواسی کے سامنے اُن کی ساری شکتیاں کیوں رخصت ہو جاویں ۔ ان کو چاہیئے ۔ تو یہ تھا ۔ کہ یقین نہ رکھنے والوں کو یقین رکھنے والا بنا دینے کے لئے زیادہ اپنی طاقت اور اثر ظاہر کرتے ۔ لیکن بات اس کے بالکل خلاف ہوتی ہے ۔ ہڈسن نے خوب لکھا ہے ۔ کہ نپولین جب زندہ تھا ۔ تو سارا یوروپ اس کا نام سُن کر تھر تھر کانپنے لگتا تھا ۔ وہ یوروپ کے راجاؤں کو کٹھ پُتلی کی طرح ناچ نچایا کرتا تھا ۔ لیکن جب مر گیا ۔ تو اس کی رُوح کا یہ حال ۔ کہ اُس کے سامنے آنے سے ہچکچاتی ہے ۔ جسے روح کے بُلانے وغیرہ کا یقین نہیں ہے [۱] ۔

اس کا اصلی سبب یہ ہے ۔ کہ رُوح تو کہیں سے نہ آتی ہے ۔ نہ

---

[۱] THE LAW OF PSYCHIC PHENOMENA BY HUDSON P 209 AND 210.

جاتی ہے۔ جو کچھ کر تیہ ہُوا کرتے ہیں۔ وہ اپنے ہی دماغ کے اثر کا کام ہوتے ہیں

اس کا اصلی سبب } اور وہ خود اپنی تحریک سے محرک ہو کر کیا جاتا ہے۔ لیکن آدمی

کو اگر شک ہو تو خود مُوثر ہونے کی حالت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور اسی لئے کوئی

کام بھی نہیں ہو سکتا۔ اس بات سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہاں رُوحوں کو

بلانے وغیرہ کی بات بالکل غلط ہے ✤

دوسری بات جس کا اس وقت بیان کرنا ہے۔ یہ ہے۔ کہ رُوحوں

کے بلانے کے تجربات۔ تجربہ کی حدود سے نکل کر تماشا دکھلا کر دولت کمانے

روحوں کے بلانے وغیرہ | کی مجالس میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ اور اس لئے

میں چھل کپٹ کا میل | اس کا طبعی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان مجالس میں چھل کپٹ

کا میل ہو گیا ہے۔ اس کا کچھ ذکر رُوحوں کے فوٹو لینے کے باب میں کیا جا چکا ہے

اور کچھ یہاں کیا جاتا ہے:۔

(۱) میسکے لائن اور ڈسے ونٹ دو عالموں نے جنہیں رُوح بلانے کی مجلس

میں کئی باتیں دکھلائی گئی تھیں۔ اسی مجلس میں انہوں نے ان سب باتوں کو

دوہرا کر دکھلا دیا۔ اور ظاہر کر دیا۔ کہ ان باتوں میں کسی یا کہنیں رُوحوں کا کچھ

بھی دخل نہیں ہے ✤ [۱]

(۲) ڈو کیسٹ ایک عالم نے ایک رُوح بلانے والے پیشے اور اندھا جالی کی

مثال دی ہے۔ جس نے ۱۸۸۰ء میں برلن کے ایک بنک میں یہ صاف

کہہ دیا تھا۔ کہ رُوح بلانے کی مجالس میں جو گھٹنائیں واقعہ ہوتی ہیں۔ ان

[۱] دی بیلیف آف پرسنل امر مورٹیلیٹی مصنفہ ای الیس پی ہینس چیپٹر آن سپرٹ ازم

کی وہ اچھی تشریح نہیں کر سکتا ۔ سلہ

(۳) سلیڈ اور ہوم نے جو رُوح بُلانے کا عمل کیا کرتے تھے ۔ ان مجالس میں جو چھل اور کپٹ کئے تھے ۔ وہ اکثر سب پر ظاہر ہو گئے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ۔ کہ ان مجالس سے لوگوں کو نفرت ہونے لگی ۔ سلہ

نوٹ :۔ ان لوگوں کے بہت سے ایجینٹ تھے ۔ جو ان مقامات کے جہاں مجالس ہونے والی ہوتی تھیں ۔ ایک ایک گھر کا سب حال جان کر انہیں تبلا دیا کرتے تھے ۔ اس کام کے لئے لوگوں نے ایک زبان بھی گڑھ لی تھی ۔ جسے کوئی دوسرا جو اُن کی گُٹی سے باہر ہو نہیں سمجھ سکتا تھا ۔

(۴) ایک بات جو ان مجالس میں عام طور پر حائل کیا کرتے ہیں ۔ اور جو سب کو شک میں ڈالنے والی ہوا کرتی ہے ۔ کہ یہ رُوح بلانے کی مجالس اکثر اندھیرے یا دھُندلی روشنی میں کئے جایا کرتے ہیں ۔ اور میڈیم کو پھندے میں ادھر اُدھر گھمانا پڑتا ہے ۔ جبکہ یہ بات اچھی طرح جانی ہوئی رہتی ہے ۔ کہ میز کے چاروں طرف جو آدمی کھڑے کئے جاتے ہیں ۔ اُن کو ایک دوسرے کا ہاتھ چھوٹنے اور میز کے پاس سے ہٹنے کی اجازت نہیں ہوتی ہے ۔

(۵) ڈاکٹر الفریڈ رسل والیس رُوح بلانے کے حامی تھے ۔ تو بھی انہوں نے لکھا ہے ۔ کہ ایک مجلس میں انہوں نے ایک بلائی ہوئی عورت

سلہ دی بیلیف آف پرسنل اِم مورٹیلیٹی مصنفہ ای ایس پی ہنیس باب سپرٹ ازم

سلہ ″ ″ ″ ″ ″ ″

کی رُوح کے کان یہ دیکھنے کے لئے چھُونا چاہا - کہ بالیاں پہننے کے لئے سُوراخ ہیں - یا نہیں - لیکن اُس اور ایسے ہی دیگر تجربات میں دیکھا گیا ہے - کہ کبھی ایسا موقعہ نہیں آیا - جس میں آئی ہوئی رُوح پکڑی گئی ہو - ہاں یہ تو کئی بار ہُوا - کہ رُوح کے بدلے میڈیم کا شریر ہاتھ میں آگیا ہو۔

(۲) پاڈمور نے لکھا ہے - کہ ان رُوح بلانے والوں کا ایک بڑا مجمع ہوتا ہے - جن کا مقصد یہ ہوتا ہے - کہ ضروری اطلاعات حاصل کرتے رہیں - اور اس طرح جمع شُدہ خبروں سے جمع کے سارے ممبران کو واقف کرتے رہیں سے ۔

(۷) رُوح بلانے کا عمل کرنے والی دو بہنوں کے متعلق جو کسی فوکس نامی شخص کی لڑکیاں تھیں چھل کپٹ کا شک ہُوا - آخر میں دو مختلف موقعوں پر دونوں نے اپنی چالاکی مان لی - اور بتلایا - کہ وہ اپنے ہی گھٹنے اور انگلیاں چٹخا کر آواز پیدا کرتی تھیں سے ۔

(۸) ہل (J. A. HILL) نامی ایک ودوان نے لکھا ہے - کہ رُوح بلانے والوں میں اتنا چھل کپٹ اور اتنی زیادہ اندھی وشواستا ہوتی ہے - کہ جس سے مجھے اتنی نفرت ہے - کہ میں اُن کے ساتھ شریک

لہ اٰی لائف، مصنفہ ڈاکٹر اے آر والیس صفحہ ۳۰۴ جلد دوم

سے ماڈرن سپرٹ ازم مُصنفہ پاڈمور جلد دوم صفحہ ۳۲۹ فٹ نوٹ

سے سپرچو لزم مُصنفہ جے اے ہل صفحہ ۱۵

ابھی نہیں ہو سکتا ہے لہ ÷

(۹) پھر اسی ودوان (رچل) نے ایک دوسری جگہ لکھا ہے کہ روح بلانے کے متعلق جو ثبوت دیئے جاتے ہیں۔ وہ تسلی بخش نہیں ہیں۔ اس نے پھر یہ لکھتے ہوئے کہ یہ سب کام دھوکہ دینے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اور مثال کے طور پر ۳ میڈیمیوں کا ذکر کیا ہے۔ جو تھوڑے ہی وقت میں ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا (TRICK) کرتب کرتے ہوئے پکڑے گئے لہ ÷

(۱۰) ڈاکٹر ورہیم ویل ہپناٹزم کے مشہور عامل کا بیان ہے۔ کہ سکتے یا بیہوشی کی حالت میں صرف گھومستشک ۔ (SUBCANSCIOUS NES OF SUBJECTIVE MIND) کام کرتا ہے۔ اور ان سے سنلاپ وغیرہ کا جواب دینا اس پر اور صرف اسی پر منحصر ہے ÷ سه

(۱۱) فرینک پوڈمور نے بھی پریم ویل کے ہی بتائے ہوئے طریقے کی تقلید کی ہے۔ اور وہ بھی روح بلانے وغیرہ کا سب کام گھومستشک کا ہی سمجھتے ہیں ÷ سه

لہ سپر چولزم مصنفہ جے اے ہل صفحہ ۶

لہ " " " " " ۱۶

سه MASTER WORKERS BY HAROLD BEGLIE P 266

سه DO DO DO P 261

(۱۲) ایک وِدوان منٹر ورگ لکھتے ہیں۔ کہ روحیں بلانے وغیرہ کی باتیں نہ ٹھیک ہیں۔ اور نہ کبھی ٹھیک ہونگی۔ اور اس معاملے میں جتنا بھی بحث مباحثہ کیا جاتا ہے۔ اس سے اتنا ہی یہ معاملہ اور خراب بگڑتا ہے لہ ۔

(۱۳) ایک وِدوان نے لکھا ہے۔ کہ یہ رُوحوں کا بلانا وغیرہ سب چالاکی ہے۔ اگر مرے ہوئے پُرشوں کی رُوحیں زندہ آدمیوں سے بات چیت کر سکتی ہیں۔ تو کیوں نہیں انہیں سے ساکشات بات چیت کریں جو اُن سے بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔ کیوں کسی عامل کے ذریعہ ہی بات چیت کرتی ہیں۔ اُس نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مخلوق ان رُوح بلانے والوں کی بڑی احسان مند ہوگی۔ اگر وہ کوئی ایسی تجویز نکالیں جس کے ذریعہ مرے ہوئے آدمیوں کی گواہی کمیشن کے ذریعہ یا کچہریوں میں ہو سکا کرے سے ۔

لہ THE FACTS AS THAY ARE CLAIMED DO NOT EXIST AND NEVEVIL EXISTAND NO DE BATE MAKES THE SITUATION BETTER" (PHSYCHOLOGY AND LIFE BY MUNSTER-BERT P.254)

سے THE BELIEF IN PERSNAL IMMORTLITY BY E-S-R HAYNESS P.109.

(۱۴) مادھیموں (MEDIUMS) کی دھوکے بازی اور ایسی مجالس کے
طریق کار پر نظر ڈالتے ہوئے پروفیسر ویریٹ کہتے ہیں۔ کہ مرے ہوئے[ل]
رُوحوں کے پیغام اور وہ جوش جو پہلے تھا۔ اب کہیں دکھائی نہیں دیتا ٭

آتم دیتیا ۔ ضرورت نہیں۔ کہ اس کے متعلق اور زیادہ باتیں بتائی جاویں۔
جو کہا جا چکا ہے۔ وہ رُوحوں کے بلانے والی مجالس میں عامل پُرشوں کے
ذریعہ جو دھوکا اور چالاکی کی جایا کرتی ہے۔ اُن پر روشنی ڈالنے کے لئے
کافی ہے۔ عامل دھوکہ دیتے ہوئے مجالس میں بیٹھے اشخاص کے ذریعہ
پکڑے جاتے ہیں اور ایسے بے عزت ہوتے ہیں۔ کہ کیئوں نے تو رُوحیں
بلانے وغیرہ کا کام ہی چھوڑ دیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ یہ مجالس
اب علمی تحقیقات کی حد سے گذر کر دولت کمانے کے پیشوں میں تبدیل ہو
گئے ہیں۔ وہ لوگ جن کا گذارہ اس سے چلتا ہے۔ اگر اُسے چھوڑ دیں۔ تو
پھر کھائیں کیا؟ اسی لئے نہ یہ مجلسیں بند ہوئیں اور نہ ہونے کی
اُمید ہے ٭

چھل کپٹ کا پیشہ کیوں کیا جاتا ہے؟

لوک منی ۔ پھر لوگ ایسا پیشہ کرتے ہی کیوں
ہیں۔ جس میں انہیں چھل کپٹ کرنا پڑتا ہے؟

آتم دیتیا ۔ اس کے دو اسباب ہیں (۱) مغربی تہذیب کا ایک خاص جزو
اُدیوگتا واد ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ اس کا کارن

ل لیسیدیکالوجیکل ریسرچ مصنفہ پروفیسر بیرٹ صفحہ ۲۴۵ ، ۲۴۶ ، ۲۴۷ ٭

کہ اُپیوگتا کی نظر سے ہر ایک بُرے سے بُرا کام کر لینا بھی جائز ہے۔ اُپیوگتا ہو تو رشوت دینا جائز ہے۔ بھوک سے اگر آدمی مرتا ہو تو چوری کرنا جائز ہے[1]
بل کے زیادہ تعداد میں لوگوں کے زیادہ سے زیادہ سکھ کے قاعدے
کے مطابق سجاوک نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ چھوٹے لڑکوں اور پاگلوں کو جواب
دینے کے وقت۔ اسی طرح بیماروں، دشمنوں اور چوروں کو۔ یا بے الفاظی
سے سوال کرنے والوں کو جواب دیتے وقت۔ اور وکیلوں کو اپنی وکالت
کے وقت میں جھوٹ بولنا بیجا نہیں ہے[2]۔ وغیرہ۔ یہاں تک کہ عیسیٰ کے
ایک معزز شاگرد پال نے نئے عہد نامے کی ایک پستک میں لکھا ہے۔
کہ اگر میرے جھوٹ بولنے سے پربھو کے ستیہ کی مہاں اور بڑھتی ہے۔
یعنی عیسائی دھرم کا زیادہ پرچار ہوتا ہے۔ تو اُس سے میں پاپی کیونکر
ہو سکتا ہوں[3]۔ جب ضرورت پڑنے پر چلن اور دھرم پرچار میں

1. THUS TO SAVE A LIFE, IT MAY NOT ONLY BE ALLOWABLE BUT A DUTY TO STEAL (MILL'S UTILITARIANISM CH. V. P 95.)
2. SIDGEVICK'S METHOD OF ETHICS, BOOK III, CH. XI, SEE P. 315, 317 & 335 (7TH ED.)
3. FOR IF THE TRUTH OF GOD HATH MORE ABOUNDED THROUGH MY LIE UNTO HIS GLORY: WHY YET AM I ALSO JUDGED AS. (بقیہ صفحہ ۲۱۲ پر)

بھی جھوٹ بولنا جائز ہے۔ تو دھن کمانا بھی تو اُپیوگتا ہی ہے۔ اُس کے
لئے اگر جھوٹ بولنا پڑے۔ یا چھل کپٹ سے کام لینا پڑے۔ تو پھر اس میں
کیوں جھجک ہونا چاہیئے۔ اگر روح بُلانے کا ڈھنگ رچ لینے سے دھن مل
سکتا ہے۔ تو پھر اس میں ہچر مچر کرنے کی کونسی بات ہے؟

دوسرا سبب یہ ہے۔ کہ بھارت ورش میں انگریزی پڑھے لکھے پُرشوں
نے اپنی روزی پیدا کرنے کا ذریعہ نوکری اور وکالت کو بنا رکھا تھا۔ سو ان
پیشوں میں اب اُن کو کھپت ہونے کے لئے جگہ باقی نہیں رہی۔ محنت یا
بیوپار کرنے کا اُن میں حوصلہ پیدا نہیں ہوا۔ پھر کریں۔ تو کیا کریں۔ ایک
گریجوایٹ کو سات جیون ختم کرنے پر بھی سو ڈیڑھ سو روپیہ سے زیادہ
آمدنی نوکری کر کے نہیں ہوتی۔ یہی حالت وکالت پیشہ کی ہے۔ وہاں اب
زیادہ لوگوں کی کھپت ہی نہیں ہے۔ ایسی حالت میں اگر ایک گریجوایٹ
روح بلانے کے پیشہ میں ۵ روپے ہر ایک سنگ میں وصول کر سکے تو
وہ سمجھے گا۔ کہ اُس کے ہاتھ سونے کا انڈا دینے والی مرغی آگئی۔ اگر ایک
سنگ بھی ہر روز ہو جائے۔ تو پندرہ روپے روزانہ آمدنی ہو گئی۔ اور
ایسے کاموں میں دھن خرچ کرنے والے بیوقوفوں کی کسی جگہ بھی کمی نہیں ہے
خاص کر یہ دیش تو آج کل ایسوں کی کھان ہی بن رہا ہے۔ پھر اسی پیشے
کو کر کے روزگار کیوں نہ حاصل کریں۔ یہ سوال ہے۔ جو ہر ایک انگریزی
پڑھے لکھے لوگوں کے سامنے آتا ہے۔ اور اُن میں سے کئی یہ کام بیکار

A SINNER? (ROMANS 3.7.)   بقیہ حاشیہ ص ۲۱۲

کر لیتے ہیں۔ زیادہ تر انہیں کے سبب یہ بلانے کی چرچا ادھر اُدھر پھیلی ہوئی ہے۔ کچھ دنوں کے بعد جب اس پیشے کی چڑھی ہوئی کمان اُتر جائے گی۔ اور لوگوں کے لئے یہ انجمن پسندیدہ نہ رہیگی۔ تب لوگ اس پیشے کا کرنا بھی خود ہی چھوڑ دینگے ؛

رشی کمار۔ مشہور یہ ہے۔ کہ کسی کو پیغام دینے کے لئے پرلوک سے اس کی استری آیا کرتی ہے۔ کسی کو سندیش دینے کے لئے سر فیروز شاہ مہتہ آتے ہیں۔ کوئی سوامی رام تیرتھ کی رُوح کو بُلاتا ہے۔ تو کیا یہ باتیں سب کی سب جھوٹی ہیں ؛

آتم ودیا۔ یہ سب اچھی طرح سے سمجھایا جا سکتا ہے۔ جو سندیش رُوحوں کے ناموں سے آیا کرتے ہیں۔ اصل میں یہ عمل کرنے والوں کے ہی وچار اور گیان کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

پرلوک کا سندیش اپنے ہی وچاروں کا پھل ہے۔

مثال کے لئے دیکھو ایک دکھن کا رہنے والا جو پورانک مت رکھتا ہے۔ اس کے پاس جو پیغام آتے ہیں۔ ان میں ذکر ہوتا ہے۔ کہ اتوار کو برہمن کو ان دان کرے[1]۔ موت کے وقت اس کے پاس کالے رنگ کے فرشتے آئے۔ اور یم پوری کو لے گئے۔ رستے میں سب دیوتاؤں کی مورتیاں دیکھی تھیں۔ ایک ندی ویترنی کو پار کرنا پڑتا ہے[2]۔ پرلوک میں ان اور کپڑے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے مرے ہوئے کو اناج اور کپڑا دینا چاہیئے[3]۔ پرلوک میں آرتی

[1] سوبھدرا دیڈی رشی کرت صفحہ ۲۲ [2] ایضاً صفحہ ۵۷
[3] " " " صفحہ ۱۵۲

ہوتی ہے۔ جب کرنا پڑتا ہے۔ دو گھنٹے پورانوں کی کتھا ہوتی ہے۔ پراتہ کال دودھ پیتا ہوں۔ سواری پر بیٹھ کر دو کوس گھومنے جاتا ہوں۔ مندر میں جاتا ہوں۔ تینوں کال کی آرتی کر کے تب گھر لوٹتا ہوں تو کال اشنان کرتا ہوں۔ ایک پاؤں پر کھڑا رہ کر تپ کرتا ہوں۔ بھوجن کر کے ایک گھنٹہ سوتا ہوں لہ

شرابی کسی کثیف جسم میں داخل ہو کر شراب پیتے ہیں۔ ہر ایک عیشی اور ویبھچاری وغیرہ کسی کثیف جسم میں داخل ہو کر اپنی خواہش پوری کر لیتا ہے۔ بوڑھے پرانی کی موت کے بعد ہری ہری کرتے ہیں۔ شرادھ ترپن وغیرہ کریا سے ہم (پرلوک باسی) ترپت ہوتے ہیں۔ برہمنوں کے سوائے دوسری جاتی کے لوگ متذکرہ بالا ودھی نہیں کرتے۔ لیکن برہمنوں کو سیدھا سامان دان کرتے ہیں۔ کوئی روپیہ بھی دان کرتے ہیں۔ منش دوبارہ درخت اور حیوان کے قالب میں بھی جنم پاتا ہے۔ پرلوک کو صرف شیو بھگت ہی جانے پاتے ہیں۔ شرادھ آدی کرموں کے نہ کرنے سے ہم بھوکے تو نہیں رہتے لیکن شرادھ کا دن ہمارے لئے بڑائی کا دن ہے۔ پرلوک میں کماریوں کے بواہ ہوتے ہیں۔ بدھواؤں کے نہیں۔ چتر گپت اس یمراج کا قابل اعتماد شاگرد ہے۔ چتر گپت ڈیڑھ کروڑ سیوکوں کا افسر ہے۔ یم راج کے پاس ایک لاکھ دوت ہیں۔ چتر گپت کے سیوک آدھی دنیا کے لوگوں کے پاپ پنیہ لکھتے ہیں۔ اور آدھی دنیا کے وہ چتر

لہ دی ٹوی رشی کرت سو بھدرا صفحہ ۲۸ - ""

گپت اکیلے ہی لکھا کرتے ہیں۔ لیکن ان سیوکوں کے لکھے کی جانچ بھی چتر
گپت کو کرنی پڑتی ہے۔ تب یہ لیکھا انصاف کے لئے یم دُوت کے پاس
جاتا ہے۔ اور وہ انصاف کرتے ہیں۔ گناہ بخشوانے کے لئے رام نام جپتے
ہیں۔ وشنو مندر میں دو سُندر مورتیاں ہیں۔ یہاں پرلوک میں اپر بدری
نارائن کا ایک مندر ہے[لہ]۔

ان پیغاموں پر بغور نظر ڈالو۔ ایک پورانک مت والا جن باتوں کو یہاں
مانتا ہے۔ وہی اُس کے دماغ میں یادداشت کے طور پر رہتی ہیں۔ اور اُسی
یادداشت کے خزانہ سے اپنی تحریک کے اثر کے مُطابق حالات جمع ہونے
پر رُوحوں کے پیغام کی صورت میں نکل آیا کرتے ہیں۔

ترک پریہ۔ ان پیغامات کے مُطابق اگر سچ مچ کوئی پرلوک ہے۔ تو پورانک
دھرمیوں کے لئے ہی ہے۔ بھلا ایک آریہ مسلمان کیوں شیو یا وشنو
کے مندر میں جانے لگے۔ کیوں وہ پورانوں کی کتھا سننے لگے۔ کیا مُسلمان
یا عیسائی جب پرلوک میں مرتے ہیں۔ تو وہ بھی ہری ہری ہی کہا
کرتے ہیں؟

نوٹ:۔ اس پر سب ہنس پڑے۔

میدھاوی۔ پرلوک میں بھی برہمن اور غیر براہمن کا بھید ہے
وہاں بدھواؤں کے بیاہ نہیں ہوتے۔ کیا ایشور چندر ودیا ساگر کی رُوح
نے اپنا ودھوا بیاہ کا قانون وہاں یم راج کی کونسل میں پاس نہیں کرایا۔

لہ دی ڈی رشی کرت موہبدرا صفحہ ۲۰-۷۷۔

لوہٹ :- پھر سب لوگ ہنس پڑے +

جوشی - چتر گپت کے ڈیڑھ کروڑ سیوک کیا کبھی ہڑتال بھی کرتے ہیں؟

پرجاپریہ - جب یم راج کے پاس صرف ایک لاکھ دوت ہیں - اور چتر گپت کے پاس ڈیڑھ دو کروڑ سیوک - تو سمجھ میں نہیں آتا - کہ چتر گپت چپ چاپ کیوں بیٹھا ہے ؟ کیوں وہ رُوس کے زار کی طرح یمراج کو قید کرکے سائبیریا نہیں بھیج دیتا - اور کیوں پرجا تینتر راجیہ قائم کر کے اس کی حکومت سے آزاد نہیں کر لیتا ؟

لوہٹ - پھر سب ہنس پڑے +

سوم دیو - شرادھ کرموں کے نہ کرنے سے ہم بھوکے تو نہیں مرتے یہ کہکر اس رُوح نے ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ آریہ سماجیوں کی کچھ رعایت کردی ہے +

لوہٹ :- اس پر بھی ہنس پڑے +

وگیان پریہ - سپیرزوم بارسوٹ نے تبلایا ہے - اس پرلوک میں رہنے والی رُوحوں کے جسم اسقدر کے ہوتے ہیں - اور ١٢٠٠ سو میل روحوں کے جسم ایک گھنٹے میں چل سکتی ہیں - تو پھر دو کوس چلنے کے لئے یہ رُوحیں کس لئے سواری پر سوار ہوتی ہیں اور کیا ان کی سواریاں

BIOLOGY OF THE SPIRITS BY CESARE LOMBEOSRO P. 326. له

روحوں کے جسم | کے بھی شریر اینھر کے ہی ہوتے ہیں ؛

آتم وِدیا - سر آلور لاج نے جو رُوحوں کے بلانے وغیرہ میں یقین رکھنے والے لوگ یا نک سمجھے جاتے ہیں - ایتھر کا جسم ہونے کے امکان سے انکار کیا ہے - انہوں نے یہ بھی لکھا ہے - کہ اگر ایتھر کے اجسام کا خیال بھی کر لیا جاوے - تو انہیں کوئی دیکھ نہیں سکتا - اسی لئے اس اور پرلوک کے متعلق دیگر باتوں کو انہوں نے ناممکن باتیں کہا ہے[1] - جس طرح کی بات رُوحوں کے جسم کے متعلق لوم وارسو نے کہی ہے - ایڈورڈ کارپنٹر نے کچھ اُس سے بھی بڑھ کر بات کہہ ڈالی ہے - وہ کہتا ہے - کہ انسانی جیو کا تول ایک اونس کا کوئی حصّہ ہے - لیکن اُس کا رُوپ اُس کی لمبائی اور چوڑائی انسان کے جسم کے مطابق ہے - اور جب وہ پُورا جسم حاصل کرے گی - تو اُس کی اونچائی ۳۵ سے ۴۰ میل تک[2] ہو گی[3] ÷ یہ بات یہ ہے - کہ ان سب کو تک بندی سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتے ؛

ہنس مکھ - پریں تین بار (پراتہ کال ۵ بجے - دوپہر ۱۲ بجے -

---

[1] RAYMOND BY SIR OLIVER LODGE CH. ON SPIRITUALISM

[2] یوجن چار موچھ رہی ٹھارسی - تلسی داس جی کے کنبھ کرن کے متعلق لکھا ہے پھر اس میں شک کرنے کی کون سی بات رہ جاتی ہے

[3] ڈرا آف لائف اینڈ ڈیتھ مصنفہ ایڈورڈ کارپنٹر صفحہ ۱۷۲

اور رات میں ۲ ا بجے اشنان کرنے کی کیوں ضرورت ہوتی ہے ؟
اس سے تو پرتیت ہوتا ہے۔ کہ پرلوک ہندوستان کا جیکب آباد ہی
ہے ؛

نوٹ :- اس پر سب ہنس پڑے ؛

ایک الو چک - جب پرلوک میں شراب بھی جاتی ہے۔ اور وبھچار وغیرہ
نیچی ولیسنوں کی سیری کرنے کا بھی لائسنس ملا ہوا ہے۔ تو اس پرلوک
سے تو ہندوستان کے چکلے ہی اچھے ہیں ؛

نوٹ :- اس پر سب بڑے زور سے ہنس پڑے - اور دیر
تک ہنستے رہے ؛

پانچواں حصّہ

رُوحوں کا بُلانا

جگیاسو - اگر روحوں کے آنے وغیرہ کی سب باتیں بے بنیاد ہیں تو پھر معمول اپنے کو کبھی کسی رُوح اور کبھی کسی کی رُوح کیوں تبلایا کرتا ہے؟

بزرگوں کا آنا ٹھیک نہیں تو پھر فلاں کی رُوح ایسا کیوں تبلایا جاتا ہے؟

آتم ویتا - اس میں کچھ بھی حیرانی کی بات نہیں ہے - کسی کو بھی مسمریزم یا ہپناٹزم سے بیہوش کر کے کہلایا جا سکتا ہے - کہ وہ نپولین ہے نیلسن ہے - دیانند ہے - رام تیرتھ ہے - یہی نہیں - اس سے یہ بھی کہلایا جا سکتا ہے - وہ کتا ہے - بلی ہے - گدھا ہے وغیرہ -

دیوودت - یہ بات کہاں تک ٹھیک ہے کہ استعمال کی وستوؤں پر پریوگتا کے آچار بیوہار کے سنسکار انکت ہو جاتے ہیں - اور زیادہ واقفکار ان چیزوں کو دیکھ کر ان آچار اور بیوہاروں کی تفصیل تبلا سکتا ہے -

چیزوں پر اثر

اس وقت تک اس مضمون پر جتنی باتیں کہی گئی ہیں - ان سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے - کہ کچھ ایک موٹی باتوں کو چھوڑ کر باقی باتیں اس فرضی چیز سنسکار کے سیکھنے سے نہیں تبلائی جا سکتی ہیں - اُن کی

تفصیل اس طرح ہے :-

اشیار کے استعمال میں آنے سے اُن میں استعمال ہونے کے نشان یا گھساوٹ وغیرہ آجاتی ہیں - ان گھساوٹوں میں فرق ہوتا ہے کہنیں کے استعمال کرنے سے چیز کا زیادہ حِصّہ گھستا ہے - لیکن اکشر کے استعمال کرنے سے وہ نہیں اور حِصّہ گھِس جاتا ہے - برتنے والے پُرشوں کے مزاج اور ان گھساوٹ کے فرق کو دھیان میں رکھنے سے ایک نتیجہ نکل آیا کرتا ہے - کہ فلاں مزاج والے پرشوں کے استعمال کرنے سے چیز کا فلاں حصّہ گھِستا ہے - اس وستو کے اس حِصّہ کی گھساوٹ سے برتاو کرنے والے پُرش کا سُبھاو تبلایا جا سکتا ہے - ایک اداہرن سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے - مثال میں جُوتے کو لیجئے - جُوتے

ایک مثال

کے تلے کو دیکھنے سے ظاہر ہو گا کہ کنہیں کے جُوتوں کی ایڑی زیادہ گھِستی ہے - کنہیں کے جُوتوں کا اگلا حِصّہ اور کنہیں کے سبھی جگہ سے برابری کے ساتھ گھِستے اب ان پرشوں کے سُبھاو کی جانچ کرو - جس کے جُوتے کی ایڑی زیادہ گھسا کرتی ہے - ایک درجن سے زیادہ پرشوں کی جانچ کرنے سے پتا چلا - کہ جن کے جُوتوں کی ایڑی زیادہ گھِستی ہے - اکثر سبھی بہت ساہسی اور جوشیلے آدمی ہوتے ہیں - اب اس جانچ سے ایک نیم بن گیا - کہ جن کے جوتوں کی ایڑی زیادہ گھستی ہے - وہ اُتساہی اور جوش والے منُش ہُوا کرتے ہیں - اب اس نیم کو دھیان میں رکھتے سے جُوتے

کی ایڑی دیکھ کر اُس کے استعمال کرنیوالے کا مزاج تبلایا جاسکتا ہے۔
اسی طرح کئی چیزوں کی جانچ کرنے سے انیک نیم بنائے جاسکتے ہیں۔اس
عام سی بات کو بھی کچھ ایک پُرشوں نے آتم ودّیا کا ایک انگ بنا رکھا ہے
لیکن اس کا رُوحوں کے بلانے وغیرہ سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ یہ بالکل
الگ مضمون ہے۔اور اس کا گیان اوپر لکھے ہوئے کی طرح حاصل کیا
جاسکتا ہے۔لیکن جو لوگ اس طرح جانچ کر کے اپنے غرور سے کسی وستو
کے دیکھنے ماتر سے پرلوگ کرنے کے سُبھاؤ وغیرہ کے تبلانے کا حوصلہ
کیا کرتے ہیں۔ان کی باتوں کے لئے خود روح بُلانے کی محنت کرنے
والوں کو قبول ہے۔کہ سب سچ نہیں ہوتی ہیں[ل] ۔ وستو سنسکار کی
بات یہاں ختم ہوئی۔اب پھر اصلی مضمون پر پہنچ جاویں۔کہا جا رہا تھا۔
کہ منش اپنے وچار کے مطابق ہی پرلوک کے متعلق کلپنائیں کیا کرتا ہے
اداہرن میں دکھلایا گیا ہے۔کہ کس طرح ایک پوران[۲] دھرمی دکشنی پُرش
پر پرلوک کے سمبندھ وہ ہی پیغام آتے ہیں۔جو اُس کے چت میں یادگار
کے طور پر بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔اگر عامل ایک عیسائی ہوگا۔ تو
اس کے لئے اسی کے خیال کے مطابق پیغام آویں گے۔یا ایک مسلمان
ہوگا۔ تو اس کو بہشت حور و غلمان۔انگوری شراب وغیرہ سے ہی بھرا
ہُوا دکھائی دیگا۔جس سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہو جاتی ہے۔کہ رُوحوں
کے نام والے سندیش اصل میں اپنے ہی دماغ کے سندیش ہُوا کرتے ہیں۔

[ل] دی ڈی رشی کرت سُھدر اصفحہ ۲۵ [۲] پُرانوں کا ماننے والا۔

تتووت - کلپنا کرو - کہ روحیں نہیں آتیں - نہ پرلوک کے نام سے رُوحوں کی کوئی بستی ہی آباد ہے - اور نہ وہاں سے کوئی پیغام ہی آتے ہیں پھر بھی دل خوش کرنے کے لئے ہی اگر رُوحوں کے بلانے وغیرہ کے سنگ ہُوا کریں - کہ جیسے انیک اندر جالی اپنے تماشے دکھلایا کرتے ہیں - جن میں ہاتھ کی صفائی کے سوا کچھ نہیں ہوا کرتا - تو بھی کیا نقصان ہے ؟

آتم وِدیا - تو بھی نقصان ہے - اور وہ اس طرح کہ رُوحوں کے مخفی طور تماشے کے طور پر بھی روحوں کے بلانے وغیرہ کے سنگ نقصان دہ ہیں - پر بھوت پریت بن کر انکے خواب میں پیغام دینے اور دیگر اسیطرح کی کلپناؤں کا یہ پھل ہوتا ہے - کہ عام نر ناری کے دل میں اُن کا ڈر پیدا ہو جاتا ہے - اور وہ بھی اس طرح کا - کہ اُسے کسی ظاہری طریقے یا سادھنوں سے دُور نہیں کر سکتے - اور دل میں اسطرح کا ڈر بنا رہنے سے دل کمزور ہو جاتا ہے - اور دل کا کمزور ہونا منش کی بے وقت اور جلد ہی موت کا سبب بن جاتا ہے - منش کو بے خوف ہونا چاہیئے - اسی لئے ویدؑ میں ایشور سے پرارتھنا کی گئی ہے - کہ انتر کش دلیو ابر کاش لوک سُوریہ آدی ابہ تھوی اپہ کا شک لوک منگل آدی) آگے پیچھے نیچے - اُوپر - متر شترو - گیات اگیات سبھی کے بھئے سے نکمت رہا کر ادیو سے ہ

بھُوت پریت سے ڈرانے والے یا اُن کی ہستی ماننے والے

ل اتھرو وید کانڈ ۱۹ منتر ۵ و ۶

ہمیشہ بزدل اور ڈرپوک ہوا کرتے ہیں۔ اور ڈر اور بزدلی کے سمادیش سے آدمی انسانیت کے سب سے اچھے ادھیکار بے خوفی کو کھو بیٹھتا ہے۔ اور اس طرح اپنے کو پتت کر لیتا ہے۔ اس لئے یہ جھوٹے یقین کسی شکل میں بھی کیوں نہ رکھے جاویں۔ منش کے لئے نقصان رساں ہیں۔ اور اسی لئے قابل ترک ہیں ٭

اس اُپدیش کے ساتھ سنگ کا کام ختم ہوا۔ اور آتم دینا رشی نے ساتھ ہی مطلع کر دیا۔ کہ اگلے سنگ کے ساتھ اس پردے کا کام ختم ہو جاوے گا ٭

چوتھا باب

پہلا حصّہ

گیارہواں سنگھ ——— انتم کرتویہ

آغاز - آج کے سنگ کو آخری سنگ سمجھتے ہوئے پاس کے گاؤں اور شہروں کے بکثرت نرناری خواہشمند ہیں۔ کہ سنگ میں چلیں - اور آتم ویتا رشی سے آخری فرض کا اُپدیش سُنیں -رات کا سہاونا وقت ہے دھیمی دھیمی فرحت افزا ہوا چل رہی ہے ۔ چاند صاف اور نیلے آسمان پر روشن ہو کر اپنی پیاری کرنوں کو پھیلا رہا ہے -رات میں کھلنے والے رجنی[1] گندھا وغیرہ کی بیمثال بہار ہے - ساری پھلواڑی خوشبو سے مہک رہی ہے -سنگ میں حِصّہ لینے کے جوش میں نرناریوں کے جھُنڈ کے جھنڈ ساون کے کالے کالے اور پانی سے بھرے ہوئے بادلوں کی طرح اُمڈے چلے آرہے ہیں - دل تو شگفتہ پھُولوں کی طرح کھلے ہوئے ہیں - خواہش اور پورے حوصلے سے بھرے ہوئے ہیں - متلاشی اور تشنگشا پانے کی بے انتہا خواہش کے خواہشمند

[1] پھُول کی ایک قسم کو کُمودنی کہتے ہیں جو رات کو خوشبو دیتی ہے ❊

ہیں ۔ دیکھتے دیکھتے سنگ، لگ گیا ۔ اور اتنی بھیڑ ہے ۔ کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوتی تھی ۔ آتم وتیارشی آئے اور اپنے مقررہ آسن پر بیٹھ گئے ۔ اس لئے کام شروع ہوا ٭

آتم وتیا ۔ موت کیا ہے ۔ موت کے بعد کیا ہوتا ہے ؟ اور ان کے متعلق کئی مضامین پر اس سے پہلے دس سنگوں میں روشنی ڈالی جا چکی ہے ۔ اور یقین ہے ۔ کہ انہیں سنگ کے پریمیوں نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے ۔ حسب موقعہ اوپر کہے ہوئے مضامین کے ساتھ مختلف جگہوں پر منشوں کے فرائض کا بھی بیان ہو چکا ہے ۔ پھر آج کے سنگ کا مدعا یہ ہے ۔ کہ صاف لفظوں میں انسان کے خاص فرائض کو اکٹھا بیان کیا جاوے ۔ لہذا وہ بیان کئے جاتے ہیں ۔ آج شنکا سما دھان کا کوئی مضمون نہیں ہے ۔ آج تو ہر ایک بات جو بتلائی جاوے ۔ اُسے دل پر نقش کر لینا چاہیئے ۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ ان کے عمل میں لانے سے منش موت کے دُکھ سے آزاد ہو سکتا ہے ۔ جن فرائض کی آج شکشا ملنی ہے ۔ وہ گنتی میں سات ہیں ۔ اب انہیں میں سے ایک کو کہا جاتا ہے ٭

سب سے پہلے جو شکشا دینی ہے ۔ وہ برہمچریہ کی ہے برہمچریہ کا یہ مطلب ہے ۔ کہ منش میں اپنی آستک بدھی کے ساتھ لیاقت پیدا ہو ۔ جس سے منش اپنے من ۔ اور اندریوں

پر قابو پا سکے - من بڑا چنچل ہے - یہی من کی چنچلتا جب اندریوں میں بھی آجاتی ہے - تب منش کا پتن ہو جاتا ہے ٭

نوٹ :- آتم وِدیا اتنا ہی کہنے پائے تھے - کہ سنگ کے نزدیک ہی سے کسی نے ایک بھجن گانا شروع کیا - جس کی طرف سب کا دھیان چلا گیا ٭

بھجن نمبر ۱

من[1] متوارو اندری وش میں ٭ اندری ہیں وشیوں کے بش میں
کان[2] گدھ رس میں شبدوں کے ٭ نیتر[3] روپ کے جکڑے رس میں
بندھا گندھ سے ہے گھران[4] اندری ٭ توچا[5] پھنسی سپرش رس میں
بھانت بھانت کے بھکش[6] بھوج کر ٭ رسنا[7] الجھ رہی شٹ[8] رس میں

اس بندھن سے چھٹکارا ہو
پربھو کرو مم چت نج وش میں

دوسری طرف سے پھر آواز آنے لگی :-

بھجن نمبر ۲

من پچھتیہے اوسر بیتے
دُرلبھ[11] دیہہ پائی - پربھو پد بھج[12] کرم بچن اسہی تے

---

[1] مست - [2] آنکھ - [3] خوشبو [4] ناک [5] کھال - [6] چھونا [7] بھوجن [8] کھا کر [9] زبان - [10] چھ رس -
[11] کمیاب - [12] الیٹو ریگ ٭

سہس[1] باہو دس[2] ودن آدی نرپت[3] بیچھے نہ کال[4] بلی تے
ہم ہم کری دھن دھام سنوارے انت چلے اُٹھ ریتے[5]

من پچھیت ہے اوسر بیتے

ست[6] ونتا[7] دی جان سوارتھ[8] نہ کرہو نیہہ سب ہی تے
انت[9] تجھے ہی تجیں گے پامر[10] تو نہ تجے اب ہی تے

من پچھیت اوسر بیتے

اب[11] ناتھ ہی انوراگ[12] جاگو جڑ تیاگو دُراسا[13] جی تے
بجھے نہ کام اگنی تلسی کہوں وشے بھوگ بھوگی تے

من پچھیت اوسر بیتے

اُتم ودیا - اس لئے سب سے بڑے منش کے یہی دو فرائض ہیں۔ (۱) ایک ایشور پرائنتا (خداپرستی) (۲) اپنے اُوپر اختیار (خود ضبطی) انہیں دو فرائض کا نام برہمچریہ ہے۔ سُت رام (زنتر) برہمچریہ ایک نر ناری کے لئے لازمی ہے۔ جتنے بھی اندریوں کے وشے ہیں قدرے سُکھ دینے والے ہیں۔ اور اس تھوڑے سے سُکھ کے بیتنے سے پرانیوں میں اس وہیپنی ناپائیداری کو جان کر اُس سے ویراگ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن یہ ویراگ (زنک) ابھی وشیوں کے سُکھ کی طرح تھوڑا ہی ہوتا ہے

[1] نام سہسر باہو۔ [2] نام راون۔ [3] راجہ [4] زبردست موت [5] خالی۔ [6] لڑکا [7] استری۔ [8] خود غرضی میں پھنسا ہوا [9] آخر [10] نادان مورکھ [11] اب [12] پریم کر [13] بدخیالات یا بُری اُمیدیں۔

.........اس ویراگ کے بتینے پر پھر منش انہیں وشیوں کی طرف چینے لگتا ہے۔ پس اسی چلیشدرتا کے دوش کے دُور کرنے (ضبطی حواس) کا سادھن برہمچریہ ہے ٭

ستیہ کام ۔ وشے کی نِس سارتا کا مطلب کیا ہے؟

آتم ودیتا ۔ کوئی وشے ہو اُس کا سُکھ بہت تھوڑی دیر، اس کے بھوگنے کے سمے ماتر ہی رہتا ہے۔ اِدھر بھوگ ختم ہُوا ۔ اُدھر سُکھ رُخصت۔ مثال کے لئے زبان کے وشے کو لے لیجئے۔ منش کو کسی خاص چیز کا ذائقہ نہایت عزیز ہے۔ اور اسی ذائقہ کے لئے اُسے کھاتا ہے۔ زبان پر رکھتے ہی اس چیز کا مزا آ جاتا ہے۔ لیکن وہ مزے پیارا منش چاہتا ہے۔ کہ اس چیز کو کھوئے نہیں۔ بلکہ زبان پر ہی رکھا رہنے دیا جائے۔ جس سے دیر تک مزا آتا رہے۔ لیکن اب اُسے ایسا کرنے سے مزا نہیں آتا ۔ اس چیز کے زبان پر رکھتے ہی مزا آ گیا تھا۔ لیکن معلوم نہیں۔ کہ وہ مزا کہاں چلا گیا۔ چیز زبان پر رکھی ہوئی ہے۔ مگر مزا نہیں آتا۔ اب مزا کیوں نہیں آتا؟ اس لئے کہ وہ تو ناپائیدار تھا۔ مزے کا لمحہ گذرتے ہی مزہ ختم ہو گیا۔ یہی حال سنسار کے ہر ایک وشے کا ہے۔ اس لئے ان وشیوں کو محدود اور بے نتیجہ کہا گیا ہے۔ برہمچریہ کے نیموں پر عمل کرنے کی لیاقت پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ منش اُٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے ان سب نیموں کو یاد کرتا رہے۔ اور پوری کوشش کر کے انہیں کام میں لاوے۔ اُنکے کام میں لانیکیلئے دو سادھن ہیں

پہلا ساادھن تپ (ریاضت) ہے۔ منش کو سختی کے برداشت کرنے کا برہمچریہ کے ساادھن (جیون وقتیت کرنا چاہئے۔ دوسرا ساادھن سوادھیائے (مُطالعہ کتب) کا ہے۔ اُتم اُتم گرنتھوں کے پڑہنے سے منش کا دل اور دماغ برہمچریہ کے پوتر نیموں کے حاصل کرنے کے یوگیہ بنا کرتا ہے۔ دُوسری شکشا چت کی یکسوئی ہے۔ سُکھ اصل میں وستیوں میں نہیں۔ بلکہ دل کی یکسُوئی میں ہے۔ اس لئے چت ایکاگر ہونا چاہئے۔ دل کی یکسوئی حاصل کرنے کیلئے اس بات کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ کہ جو کام بھی کرے۔ خوب جی لگا کر کیا کرے۔ اپنے کو خالی کبھی نہ رکھے۔ کچھ نہ کچھ ہمیشہ کرتے رہنا چاہیئے۔ دل کے لئے ایشور کے مکھیہ نام اوم کا سارتھک جپ اس طرح کرنا چاہیئے۔ کہ کوئی سوانس جپ سے خالی نہ جانے پاوے۔ یہ جپ صبح شام اور رات وغیرہ میں اپنی اپنی فرصت کے مطابق کرنا چاہیئے ان ساادھنوں سے چت یکسو ہو جاتا ہے۔ چت کی یکسوئی گویا موہن منتر ہے۔ جس سے ہر ایک کام کی کامیابی ہو سکتی ہے۔

نوٹ:۔ ست سنگی نے رشی کی اجازت لے کر ایک بھجن سُنایا:

بھجن

موہن منتر سکھادے میا۔ موہن منتر سکھادے
آسور گیہ شانتی کی پیاری، اُنوپم پربھا دکھادے
میا موہن منتر سکھادے

۱؎ بے مثال ۲؎ چمک

ہردے[1] تنتری کے تار ہلادے۔ جیون سنکھ بجادے
آشا کا سنگیت[2] سنادے۔ ساہس[3] ساج سجادے
میّا موہن منتر سکھادے

مست بنادے، دیش پریم کی بوٹی ہمیں پلادے
دوِیش ہٹادے، موہ گھٹادے، امرتے جوتے جلادے
میّا موہن منتر سکھادے

پورش[4] دیپ[5] جلادے، جس میں بادھا[6] گھن بھگادے
سوئی ہوئی کلا کوشل کو کوشل[7] ہی! جگادے
میّا موہن منتر سکھادے

آتم وِدیا - تیری شکشا ممتا کا تیاگ ہے۔ ممتا کا ویاکھیان ہو چکا ہے۔ ممتا تیری شکشا دُکھوں کی ماتا ہے۔ ممتا کو چھوڑ دینے سے منش سُکھوں کی حد پار کر جاتا ہے۔ موت اس کے لئے دُکھ دینے والی نہیں رہتی۔ ممتا کا سادھن ویراگ ہے۔ زبردست ویراگ سے ممتا نشٹ ہو جاتی ہے۔ اس لئے کوشش کر کے ویراگ سے ممتا کے پردے کو چت سے ہٹا دینا چاہیئے۔ کام ضرور مشکل ہے۔ لیکن ناممکن نہیں۔ کوشش کرنے سے سب کچھ ہو جاتا ہے۔

اُدے وِیر - تلسی داس جی بھی اس ممتا کے فریادی تھے۔

---

[1] ہردیہ رُوپی باجہ - [2] اُمید کا گیت [3] ہمت کا باجا - [4] چراغ [5] ہماری آفت - [6] صنعت و حرفت کے اوزار [7] کلا کوشل والا پرماتما -

بھجن

ٹیک ۔ ممتا تو نہ گئی میرے من تے

پاکر ناہ جنم کو ساتھی ۔ لاج گئی لوگن تے

تن تھا کیو رنکھ سکرن لاگے ۔ جیوتی گئی نینن تے

ممتا تو نہ گئی میرے من تے

سرون بچن نہ سنت کاہو کے بل گئے سب اندری تے

ٹوٹے وسن بچن نہیں آوت شوبھا گئی مکھن تے

ممتا تو نہ گئی میرے من سے

کف پت وات کنٹھ پہ بیٹھے ست ہی ملاوت کر تے

بھائی بندھو سب پرم پیارے سنیں نکارت گھر تے

ممتا تو نہ گئی میرے من تے

جیسے ششی منڈل بچ سیاہی چھوٹے نہ کوئی جتن تے

تلسی داس بلی باؤں چرنن تے لوبھ پرائے دھن تے

ممتا تو نہ گئی میرے من تے

آتم دیتیا ۔ چوتھی بات جو عمل میں لانی چاہیئے ۔ وہ آتم ادھین (اپنا سبق چوتھی شکشا | ہے ۔ آتم ادھین کا منشا یہ ہے کہ منش شانتی

لہ ہاتھ نہ روشنی سے آنکھ سے کان سے دانت نہ چمک دمک ۔ سے چہرہ سے لڑکوں کو نہ ہاتھ سے نہ چندرمان ۔

کے ساتھ وقت پر اپنے گُن اور دوشوں پر وچار کیا کرے - اور دوشوں کے چھوڑنے کے لئے کوشش کیا کرے - جب تک منش اپنے اُوپر درشٹی نہیں رکھتا - تب تک اُسے اپنے دوشوں اور اپنی تُرٹیوں کا پتہ نہیں چلا کرتا - اس لئے دن رات میں ایک خاص وقت میں اور سب سے اچھا رات میں سونے سے پہلے کا وقت اس کام کے لئے ہُوا کرتا ہے - اسی وقت ایشور کو اپنے دل میں حاضر ناظر سمجھ کر اپنے دن بھر کے کاموں پر وچار کیا کرے جو جو اس میں خامیاں ہوئی ہوں - ان کے لئے عہد کر لیا کرے کہ کل سے یہ نہ ہونگی - اور پھر پُورا پُورا یتن کیا کرے - کہ وہ نقص اس میں نہ رہیں - اسی کا نام آدھین ہے ÷

دوسرا حصّہ

آخری فرض

پہلی چار شکشائیں وہ فرائض ہیں - جن کا تعلق صرف اُن منشوں سے ہُوا کرتا ہے - جو اُنہیں استعمال میں لایا کرتے ہیں - اب دو شکشائیں وہ ہیں - جن کا تعلق غیروں سے ہے - ان میں سے پہلی یعنی پانچویں شکشا وشو پریم ہے - منش کا دل لچکیلا (نرم) ہونا چاہیئے - جس سے اُس میں ہر ایک جاندار کی محبت اور خیر خواہی بھری رہے - ایشور جگت کا باپ ہے - انسان اور چرند پرند

پانچویں شکشا

سبھی اس کے پیدا کئے ہوئے اُس کے پتر اور پتریوں کی مانند ہیں۔ اس لئے جہاں انسانوں کے لئے برادرانہ خیال ہونا چاہیئے۔ وہاں چرند پرند کے لئے بھی اُن کے دل میں رحم کا خیال رہنا چاہیئے۔ اس پریم کی نیک نیتی سے جب منش کا دل بھرا رہتا ہے۔ تب اُس کے اندر ایک غیر معمولی حوصلہ اور اُمنگ کا نور روشن رہنے لگتا ہے۔ اُس کے ہر ایک کام میں اُچوک کامیابی کا سبب بنا کرتا ہے۔ اور منش اسی روشنی سے ہر قسم کے نقائص اور بدیوں سے بچا کرتا ہے۔ جہاں محبت سے دل پاک اور حوصلہ مند ہوتا ہے۔ وہاں حرص و بغض کی میل اور کوتاہ بینی کا مسکن بننے سے بچا رہتا ہے۔ یہی غرض ہے۔ جس کے پورا کرنے سے انسان باہم محبت کے دھاگے سے بندھ کر جاتی اور سماج بنایا کرتے ہیں۔ جو دُنیاوی ترقی کا ایک ماتر سبب ہے۔ انسانوں کی باہم محبت کی بیل اُس وقت پھوٹتی ہے۔ جب اُن کے دل پربھو پریم سے بھی بھرپور ہوتے ہیں۔ اس لئے منش پریم اور ایشور پریم دونو ساتھ ہی نبلا کرتے ہیں ✤

بھجن نمبر ۱

پریم بیج تو اوناشی[1] ہے۔ نش[2] ہو وشو[3] رہے نہ رہے
وشو پریم میں رنگ لے پیارے پھر تن رکت[4] رہے نہ رہے

---

[1] غیر فانی [2] فانی [3] سنسار [4] جسم کا خون۔

ودلوت مے وچار وبھوتا ہو من سے ویہہ رہے یا نہ رہے
کھشت وکھشت ہردے میں منمتا ہو شبد ستیہ رہے نہ رہے
نو انکرو کاس مے الجھے اوپہ کھنڈ رہے نہ رہے
گیان جیوتی جگ میں پرپٹ ہو اگن پر چینڈ رہے نہ رہے
کریہ کر ستیہ تیاگ دے پر دس پیچھے شکتی رہے نہ رہے
ہو بلیدان کرم ویدی پر سوارتھ بھگتی رہے نہ رہے

بھجن نمبر ۲

پریم دھن پربھو ور پرمیک ــــــ پر ان
تاپ تر میں پھر بھٹکتا کرتا انوسندھان
پریم پنتھ پربھو ملا نیترا ہوا انرانش ندان
اہا نا تھ اتنے میں پرکٹا پریم پرکاشے بھانو
دیکھ پڑا اتب پریم پنتھ پربھو ست شانتی سکھ ودان
کنتو ہائے سہسا ودیت سم کہاں گیا وہ بھانو
پرکٹا وہ پرکٹا وہ پھر بھی اس کو پریم ندھان
پریم دھن پربھو ور پرمیک ــــــ پر ان!

---

۱ بجلی ۲ دیا ۳ یک ۴ خاکی جسم ۵ برابری ۶ نیا ۷ کلا ۸ بڑھتا ہوا ۹ نکلے ۱۰ مول لے ۱۱ چنا ۱۲ خود غرضی ۱۳ دکھ کے اندھیرے میں ۱۴ کھوج کرنا ۱۵ محنت کا راستہ ۱۶ امید افزا ۱۷ سورج ۱۸ زندگی جلدی ۔ ۱۹ بجلی کے کان چھپا ہوا ۲۰ دوبارہ ۲۱ محبت کا خزانہ پرمیشور ۔

آتم وِدیا - چھٹا فرض سیوا کا اُچیہ بھاؤ ہے - یہ وہ بہتر فرض ہے - جس سے

چھٹی شِکشا مُنش متر اور ہر دلعزیز بنا کرتا ہے - اس کی آتما میں فراخدلی آتی

ہے - اسی فرض اعلےٰ کے بجا لانے سے منش گرے ہوئے کو پاک کرنے اور اٹھانے والا اور کئی عیوب سے آلودہ پرانیوں کو عیوب سے رہا کرتا ہے۔ ایک مثال دی جاتی ہے - اور یہ مثال وشنو سمپردائے کے ایک آچاریہ "چیتنیہ" کے جیون کے متعلق ہے۔

ایک بار مہاتما چیتنیہ بنگالے کے ایک نگر میں آئے - اور ایک باٹکا

ایک اُداہرن میں ٹھیرے - اُن کے ساتھ کئی چیلے بھی تھے - نگر کے لوگوں

نے باتوں میں ظاہر کیا کہ اس نگر میں ایک شخص شرابی بڑا دشٹ ہے - اُس سے اکثر نگر نواسی دُکھی رہا کرتے ہیں - چیتن نے یہ سُنکر اپنے ایک شاگرد کو بھیجا - کہ شرابی کو بُلا لائے - شرابی اُسوقت اپنے ایک دو متروں کے ساتھ شراب پی رہا تھا - اسی وقت چیتنیہ کے شاگرد نے اُسے گورو کا پیغام سُنایا اور ساتھ چلنے کی پرارتھنا کی - شرابی نے ایک خالی بوتل پیغامبر کو ماری جس سے اس کا سر زخمی ہو گیا - اور خون نکلنے لگا - اسی حالت میں شاگرد نے لوٹ کر جو حالت ہوئی تھی - گورو کو سنا دی - چیتن نے تب اپنے دس بارہ شاگردوں کو بھیجا - کہ اگر وہ خوشی سے نہ آوے - تو اُسے پکڑ لاویں - شرابی اب اُن کے ساتھ چیتن کے پاس جا رہا ہے - سوچتا تھا - کہ اُس سے جرم ہُوا ہے - اور سخت سزا بھوگنی پڑے گی - اسی فکر سے متفکر اور غمگین شرابی چیتن کی سیوا میں حاضر

کیا جاتا ہے۔ چیتن نے اُسے آرام کے ساتھ ایک گدگدے بستر پر لٹوا دیا۔ لیکن
اس سے اُس کا ڈر اور بے چینی دور نہیں ہوئی۔ اسی بیچ میں چیتن اس کے پاؤں
کے پاس بیٹھ کر اس کے پاؤں دبانا چاہتے ہیں۔ پاؤں کے چھوتے ہی شرابی
گھبرا کر اُٹھ بیٹھتا ہے۔ اور بڑی عاجزی سے اپنی غلطیوں کی گنتی کرتے ہوئے
کہتا ہے۔ کہ مہاراج آپ نے میرے ناپاک جسم کو ہاتھ لگا کر کیوں انہیں اپوتر کیا
اُس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بھی چلی جا رہی ہے۔ وہ اپنے گناہوں
کا اقرار چیتن کے سامنے کرتا چلا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ شرابی کی کایا پلٹ
جاتی ہے۔ اور وہ چیتن کا چیلا بنتا ہے۔ اور اُن کے چیلوں میں سب سے
اونچا درجہ پاتا ہے۔ اس کہانی سے ظاہر ہے۔ کہ کسطرح چیتن نے سیوا
کے ذریعہ ایک گرے ہوئے پُرش کو اُٹھا کر اچھے سے اچھا آدمی بنا دیا۔

اُتم ودیا۔ ساتواں اور آخری فرض خاص کر چوتھے آشرمی سنیاسیوں (سنیاس آشرم)
ساتویں شکشا کا یہ ہے۔ کہ وہ اپنے کو ایشور بھگتی اور ایشور پریم سے اس طرح
رنگ لیں۔ کہ اُس کے سوا سنسار کی ہر ایک شے اس سے پیچھے معلوم ہونے
لگے۔ اس کے لئے انہیں نرنتر اُٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے ایشور کی یاد کرتے
رہنا چاہئے۔ اگر وہ سونے سے پہلے جی لگا کر ایشور کی یاد کرتے ہوئے سو جاویں
گے۔ تو یقینی ہے۔ کہ انہیں اگر سوپن بھی دکھائی دیگا۔ تو اُس میں وہ اپنے
کو ایشور کا درشن کرتے ہوئے ہی دیکھیں گے۔ ہر قسم کے جھگڑوں جھنجھٹوں
اور بے چینی کے کاموں سے چت ہٹا کر اس ہی ایک کام میں لگ جانے سے
اشٹ کی سدھی ہوتی ہے۔ اور اس اشٹ کی سدھی کے بعد ودیا اس کے

کاموں سے چت ہٹا کر اس ہی ایک کام میں لگ جانے سے اِشٹ کی سدھی ہوتی ہے - اور اس اشٹ کی سدھی کے بعد ہ یاس کے شبدوں ہیں منش کو محسوس ہونے لگتا ہے :- پراپتم پراپنوئیم -

آتم وتیا رشی نے جونہی اپنا اُپدیش ختم کیا - ہر ایک ست سنگی اپنے کو خوش نصیب سمجھ رہا تھا - اور سمجھنے لگا تھا - کہ اُس کا فرض کیا ہے اور رشی کے لئے احسان مندی کے خیال سے ہر ایک کا دل بھر پور ہو رہا تھا یگنگھ کی سماپتی کی اطلاع ہونے سے پہلے ہر ایک ست سنگی نے صاف طور پر اس احسان مندی کا اظہار کیا - اور چاہا - کہ کسی آخری فرض کے متعلق کچھ ایک بھجن گائے جائیں - رشی کی صلاح سے ان کا پرارمبھ ہوا -

غزل نمبر ۱

جلوہ کوئی دیکھے اگر یکبار تمہارا
ہو جائے ہمیشہ کو خریدار تمہارا

کیوں اُس کا کوئی تار ہو بے تار جو کوئی
چنتن کیا کرتا ہے - لگاتار تمہارا

لولین ہوا تم میں مٹا کر جو دوئی کو
تم یار اُسی کے ہو وہی یار تمہارا

کس طرح زمین چلتی ہی سورج کی سہارے
دیکھے کوئی عالم میں چمتکار تمہارا

بدھی کی پہنچ سے بھی پرے حد تمہاری
ہاں ترک کی سیما سے پرے پار تمہارا

پھولوں کیطرح کھلتے ہیں دالوں میں ستارے
آکاش بنا گلشن بیجار تمہارا

اگیہ ہو تم ہے یہی آخر کو اچھی ازم سے
انکار بھی آخر کو ہے اقرار تمہارا

ع نارسنگ داد

بھجن نمبر (۲)

رہتا ہے تاپ ویتج تپوبل کے ہاتھ میں
جس طرح چاندنی مہہ اکمل کے ہاتھ میں

ملنا نہ ملنا اُسکا تو ہے کل کے ہاتھ میں
پر دُکھ ہے وہ کل ہنیں کل کے ہاتھ میں

کسکی تلاش کے پیچھے لگن ہی لگی ہوئی
بجلی کی لالٹین ہے بادل کے ہاتھ میں

گھبرا لو پھر موہ نے اسطرح جیو کو
جیسے کوئی شریف ہو ارذل کے ہاتھ میں

نرلیپ آتما تو گن سے ہوا ملین
ہیرا سیاہ ہوگیا کاجل کے ہاتھ میں

ابھیاس کرنا پڑتا ہے اشٹانگ یوگ کا
آتا ہے موکش مارگ ست چل کے ہاتھ میں

بھجن نمبر (۳)

اَنت سمے میں ہے۔ جگدیشور تیرا ہی سمرن تیرا ہی دھیان ہو
قابو میں ہوویں اِندری اپنے وش میں پران اور ایمان ہو
خالی ہو چت باسناؤں سے میرے دُکھ کا نہ اسمیں نام و نشان ہو
شردھا سے بھرپور من ہووے اپنا بھگتی کی ہر دے میں اُنکر شٹ کھان ہو
ست ہی پہ نربھر ہوں کام اپنے ست ہی کا ابھیاس ست ہی کی آن ہو
جیتے ہوں ست پہ مرتے ہوں ست پر ست ہی کا گورو ست ہی کا مان ہو
بھولیں نہ یم کو پالیں نیم کو جیون میں اپنے تپ ہی پردھان ہو
لولین ہوں پریم میں تیرے اسیم سکھ کی نہ سُدھ ہو دُکھ کا نہ بھان ہو
انت سمے میں ہے جگدیشور تیرا ہی سمرن تیرا ہی دھیان ہو۔

لہ پورن ماسی کا چندرماں۔ لے کمینہ

آتم وِدیا - اپرسن چِت کے ساتھ اب سَنگھ کا کاریہ سماپت (ختم) ہوا۔ ایشور کرے ۔

سروے بھونتو سُکھینہ۔ سروے سنتو نرامیہ۔ سروے بھدرانی پشینتو ما کشچت - دُکھ بھاگ بھویت

सर्वे भवन्तु सुखिनः सर्वे सन्तु निरामया। सर्वे भद्राणि पश्यन्तु माकश्चत् दुःख भाग भवेत्

یعنی سبھی سکھی اور سوستھ ہوں - سبھی منگل کامناؤں کی پُورتی دیکھیں اور کوئی بھی دُکھی نہ ہو ۔

(اوم استو) (اوم شم)

پرانایام ودھی اُردو
لیکھک مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج
منی کو شُدھ اور شریر کو تندرست رکھنے اور کئی قسم کے روگ اور دُکھ سے چھٹکارا پانے کا ایک ماتر اُپائے پرانایام ہے پرانایام کیا ہے اور کس پرکار کرنا چاہیئے۔ یہی اس پُستک میں بتایا گیا ہے۔ اس میں ایسی موٹی اور سادھارن باتیں لکھی گئی ہیں جنکے انوکول پرانایام کرنے سے کسی بھی پرانایام کرنے والے کو مشکل پیش نہ ہو۔ لکھائی۔ چھپائی کاغذ بہت عمدہ ہے۔ قیمت ہندی ۱۲/ اُردو ۱۲ آنے۔
اُپنشدوں کے راز
لیکھک مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج
اس کتاب میں سوامی جی نے ایش اپنشد کی بڑے ہی سلیس اور سادہ زبان میں ویاکھیا کی ہے۔ کہ عام فہم آدمی بھی سنسکرت کی خاص لیاقت کے اُپنشدوں کے راز بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ جگہ جگہ پر مثالیں دے کر سمجھایا گیا ہے۔ ہمارا وشواس ہے کہ اس کا سوادھیائے کرنے سے آپ کو نہایت آنند آوے گا۔
قیمت اُردو ۸۔

مرکنٹائل پریس چیمبرلین روڈ لاہور میں وشونا تھ پرنٹر پبلشر نے چھپوا کر سوامی آتمانند منیپال روڈ لاہور سے شائع کیا

اُردو بھگتی درپن ہندی

اس وقت تک یہ کتاب ۷۰۰۰ چھپ کر ہاتھوں ہاتھ بک چکی ہے۔ یہ ۴۵۰ صفحوں کا خوبصورت کپڑے کی مضبوط جلد کا سنہری گٹکا آریہ سماج کے کئی ودوانوں کی دماغی محنت کا پھل ہے۔

بھگتی درپن آریوں کا جپ جی صاحب ہے۔ یہ کتاب بچوں بوڑھوں عورتوں و جوانوں سب کے کام کی چیز ہے۔ انعاموں اور شادیوں میں جا رہی ہیں۔ روزانہ پاٹھ کے لئے نہایت عمدہ چیز ہے۔ قیمت صرف دس ۱۰ آنے ؎

بھگتی درپن کیوں آپ کے پریوار کیلئے ضروری ہے
اس مختصر فہرست مضامین سے اس کا جواب لیں ؎

۱۔ جیون کی سپھلتا کے سادھن (۲) نتیجہ کرم (۳) زندگی کا پروگرام۔ ۴۔ بھوجن کرتے وقت پڑھنے کے منتر (۵) سوتے وقت پڑھنے کے منتر (۶) صبح اُٹھتے ہی پڑھنے کے منتر (۷) چار ورن (۸) چار آشرم (۹) آریہ سماج کے سدھانت (۱۰) علمی سدھانت (۱۱) آریہ سماج کے متعلق ضروری واقفیت (۱۲) وید کتنے ہیں اور ان میں کیا ہے۔ اُپ وید براہمن گرنتھ ویدوں کے انگ اُپ انگ اُپنشد۔ دھرم شاستر۔ گرہ سوتر۔ اتہاس وغیرہ

کیا ہیں۔ اور اُن میں کیا کچھ درج ہے (۱۴) آریہ جیون کی پر اپتی کے لئے نیم (۱۵) رشی کرت گرنتھ اور ان کا مضمون (۱۶) سولہ سنسکار اور ان کی ویاکھیا (۱۷) آریوں کے یگیہ اور پرب (۱۸) آریہ پرو پدھتی (۱۹) آریہ سماجک دھرم۔ (۲۰) صبح شام کے بھجن (۲۱) سندھیا کیوں کرنی چاہیئے (۲۲) سندھیا کا طریقہ (۲۳) سندھیا کا ترجمہ اور تشریح (۲۴) پرارتھنا کے بھجن (۲۵) ہون کے فوائد۔ ہون کا طریقہ۔ ہون کا سامان۔ سامگری۔ ہون منتر۔ اور اُن کا ترجمہ (۲۶) ایشور استتی پرارتھنا۔ اُپاسنا (۲۷) پتری یگیہ (۲۸) بھوت یگیہ (۲۹) پیارے پربھو سے ملاپ (۳۰) سوادھیائے کی مہما (۳۱) کن گرنتھوں کا پاٹھ کرنا چاہیئے (۳۲) پربھو کی امرت بانی (۳۳) صحت کے اصول (۳۴) یوگ کے آسن (۳۵) مہرشی دیانند کے اُپکار (۳۶) رشی مہماں کے بھجن۔ (۳۷) آریہ نیتاؤں کے درشن (۳۸) آریہ سماج کے نیم اُپ نیم (۳۹) آرتیاں۔ (۴۰) بیاہ کے چھند (۴۱) شدھی کا طریقہ (۴۲) آریہ سماج کی مختصر تواریخ وغیرہ وغیرہ درج ہیں۔:

اس مختصر فہرست مضامین سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ بھگتی درپن آپ اور آپ کے بچوں کے لئے کس قدر مفید ہے۔ پریوار کے ہر ایک ممبر کے لئے اس کی ایک کاپی ضرور خریدیں:

ملنے کا پتہ

راجپال اینڈ سنز بک سیلرز انارکلی لاہور۔

رگوید آدی بھاشیہ بھومیکا

اس میں سوامی جی نے چاروں ویدوں کا سار دیا۔ جیسا کہ کتاب کے نام سے پتہ چلتا ہے۔ یہ رگوید وغیرہ چاروں ویدوں کی تمہید اور تفسیر ہے جو اشخاص چاروں ویدوں کا اچھی طرح مطالعہ نہیں کر سکتے یا ویدوں کا مطالعہ شروع کرنے والے ہیں۔ انہیں اس کتاب کو ضرور پڑھنا چاہیے اس کتاب کو پڑھ لینے سے ویدوں میں لکھے ہوئے سب مکھیہ سدھانتوں کا پتہ چل جاتا ہے۔ بڑھیا کاغذ۔ عمدہ لکھائی چھپائی بڑھیا۔ قیمت صرف عـہ

آنند سنگرہ

پوجیہ شری سوامی سرودانند جی مہاراج

ادھیاتم آدرش سنیاسی شری سرودانند کے اپدیشوں اور لیکھوں کا مجموعہ سو ادھیائے کے لئے نہایت اعلےٰ کتاب ہے۔ جنہوں نے سوامی جی کے اپدیش سنے ہیں۔ وہ اس کتاب کی قدر کو اچھی طرح جان سکتے ہیں۔ اس پستک کو اگر بھگتی مارگ کے لئے دیپک کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ ایک پاٹھ کو پڑھنے سے بہت آنند ہوتا ہے قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ: راجپال اینڈ سنز بک سیلرز انارکلی لاہور

اُردو ترجمہ بمعہ دیا کھیان لبطرز سوال و جواب۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ مہرشی پتنجل کے یوگ درشن کا اُردو ترجمہ شائع ہُوا ہے مشہور مناظر پنڈت جگدیش چندر جی ودیارتھی آریہ اپدیشک اس کے مترجم ہیں یوگ کے مشکل سے مشکل سوتروں کو ایسی قابلیت اور عمدگی سے واضح کیا گیا ہے کہ پڑھ کر آنند آجائیگا۔ کتاب کو زیادہ مفید بنانے کی غرض سے یوگ درشن کے وہ سب سدھانت جو مہرشی کو زبردست محنت وسیع تجربہ اور بے انتہا روحانی جدوجہد کے بعد معلوم ہوئے دیباچہ کتاب کے شروع میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ خوبصورت مجلد کتاب قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ/)

قومی کہانیاں

یہ کہانیاں کسی زبردست سے زبردست پولٹیکل ناول سے کم نہیں خود پڑھو بچوں کو پڑھاؤ۔ صفحہ صفحہ میں دلیش بھگتی جان نثاری۔ حب الوطنی کوٹ کوٹ کر بھری پڑی ہے۔ اس کا مطالعہ ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ ۶/

ملنے کا پتہ:۔ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز انارکلی لاہور

ستیہ اُپدیش مالا

سوامی ستنیانندجی آریہ سماج کے ان گنے چنے بھوشنوں میں سے ایک ہیں جن کے اُپدیش اور اعلےٰ شخصیت کی بدولت آریہ سماج کو اس قدر ترقی حاصل ہوئی ہے جسطرح ان کے کپڑے گیروے رنگ سے رنگے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان کی آتما بھگتی کے رنگ میں رنگی ہوئی ہوئی ہے۔ ان کی زبان میں وہ تاثیر اور مٹھاس ہے۔ کہ ہزاروں مرد عورتیں اُن کے اُپدیشوں کو سن کر ایک بار مزور مست ہو جاتے ہیں۔ آریہ سماج میں اُن کے ویاکھیان کا نام امرت برسنا رکھا گیا ہے قیمت اُردو ۱۲؍ ہندی ۱۲؍

آتم چکتسا

لیکھک بھگت شہزادہ رام جی

روحانی قلم چلانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ اس کتاب میں آتما کی بابت بہت روشنی ڈالی گئی ہے اور آتم کو کسطرح وش میں کیا جاتا ہے اور درلبھ جنم کیسے سپھل ہوتا ہے کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت صرف ۱۲؍

ملنے کا پتہ:۔ راجپال اینڈ سنز بک سیلر انارکلی لاہور

سدرشن

سدرشن کی نئی کتاب۔ اس کی ہر ایک کہانی کسی بڑے سے بڑے بڑھیا ناول سے بھی زیادہ دلچسپ ہے۔ آپ ایک دفعہ کہانی کو شروع کر لیں پھر یہ ناممکن ہے کہ ختم کئے بغیر اسے چھوڑ سکیں۔ خاتمہ پر آپ کی نگاہ ترسے گی۔ کہ کاش! یہ کہانی اور لمبی ہوتی۔ اس کتاب میں گویا کئی سبق آموز ناول بند ہیں۔ ظاہری شان اتنی کہ دیکھ کر طبیعت باغ باغ ہو جائے گی۔ ان سب خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ

آنریری مجسٹریٹ

اس مذاقیہ ڈرامے میں آنریری مجسٹریٹوں کا خوب مذاق اڑا کر پول کھولا گیا ہے۔ پڑھ کر ہنستے ہنستے آپ کے پیٹ میں بل پڑ جائیں گے۔ کئی بار سٹیج پر کھیلا جا چکا ہے۔ قیمت صرف ۴ر

ویدانت درشن

لیکھک سوامی درشنانند جی

ویدانت کا درشن (مضمون) بڑا ہی مشکل اور پیچیدہ ہے۔ کئی ودوانوں نے اسے آسان بنانے کی کوشش کی لیکن وہ بہت حد تک ناکام رہے ہیں۔ آریہ سماج کے مشہور و معروف عالم سوامی درشنانند جی نے اس کتاب میں ویدانت درشن کی بڑی ہی آسان مزید اردو سلیس زبان میں ویاکھیا کی ہے یہ کتاب پہلے بھی چھپ کر ہاتھوں ہاتھ بک چکی ہے۔ لیکن پہلے ایڈیشنوں میں کاغذ ردی، لکھائی چھپائی بہت حد تک خراب ہونے کے باوجود بھی قیمت بہت زیادہ تھی۔ اب کم کر دی گئی ہے لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے

قیمت صرف سوا روپیہ ۱؎

بھجن سنکیرتن

آریہ سماج کے جلسوں پر نگر کیرتن میں گانے لائق اچھے اچھے بھجنوں کا شاندار مجموعہ یہ بھجن ویدک دھرم پرچار کے لئے بے حد مفید ثابت ہوئے ہیں

قیمت صرف ایک آنہ

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز بک سیلرز لاہور

پشپانجلی کا ہارمونیم ایڈیشن
اس کتاب میں باقی سب خوبیاں تو سادہ پشپانجلی کی ہیں۔ پر اس
میں مشہور ہارمونیم ماسٹر کویراج جے گوپال نے کتاب کے شروع میں مفصل طور
پر ہارمونیم بجانے کا بہت ہی آسان اور بنا اُستاد کے طریقہ بتلایا ہے
پھر ہر ایک بھجن کی سرگم نئی طرزوں کے ساتھ ساتھ دی ہوئی ہے۔
ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کتاب کے خرید لینے پر آپ بغیر اُستاد
کے ہارمونیم ماسٹر بن جائیں گے ؛ اُردو ہندی
پریم پشپانجلی
یعنی پشپانجلی کا دوسرا حصہ۔ پشپانجلی کے بھجن کس قدر مقبول عام ہوئے
ہیں۔ اس کے ثبوت میں یہ بتا دینا ہی کافی ہے۔ کہ پشپانجلی کا اُردو میں اب
سترھواں اور ہندی میں اٹھارہواں ایڈیشن چھپا ہے۔ قیمت اُردو
ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز بک سیلرز لاہور

اس کتاب میں بچوں کے لیئے رشی دیانند جی کا جیون چرتر بڑے ہی دلکش اور بڑے ہی سلیس اُردو میں لکھا گیا ہے۔ اس کے مصنف مشہور جرنلسٹ، اور شاعر مہاشہ نانک چند جی ناز ہیں۔ اس میں سوامی دیانند جی کی زندگی کے سبق آموز پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہر آریہ بچے کو ضرور پڑھنی چاہیئے کئی آریہ سکولوں میں پڑھائی جا رہی ہے۔ اسی سے اس کتاب کی اپیوگتا کا پتہ چل جاتا ہے۔ اس کتاب کے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں قیمت صرف ۶ر

المعروف بن باسی راجکمار۔ بھگوان رامچندر جی کے سپتر لو اور کش کا ناٹک نوجوانوں کے لیے شکھشا دایک اور بہادری پیدا کرنے والا ایسا دلکش کہ ختم کیے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ قیمت صرف ۸ر

ملنے کا پتہ:۔ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز لاہور

شرون کمار کا نام کسی تعریف کا محتاج نہیں ہندوستان کا بچہ
بچہ جانتا ہے۔ کہ اس نیک لڑکے نے ماں باپ کو بہنگی پر اٹھا کر تیرتھوں
کی یاترا کرائی اور آخر کار ماں باپ کی خدمت کرتا ہوا ہی مارا گیا۔ بچوں
کے لئے اس کتاب کا مطالعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ یہ کتاب خاص کر بچوں کے
لئے بڑھیا کاغذ پر عمدہ چھپائی کی گئی ہے کتاب بڑی ہی سلیس زبان
میں لکھی گئی ہے۔ قیمت ہندی صرف ۳ر اردو ۳ر

بال مہابھارت

مہابھارت کی لمبی چوڑی کہانیاں نہایت اختصار کے ساتھ بچوں کی
آسان عبارت میں لکھی گئی ہیں مہابھارت کی کہانی بڑی نصیحت آمیز ہے
اس کے پڑھنے سے لڑکے لڑکیوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ قیمت صرف ۳ر ہندی ۳ر

ملنے کا پتہ:- راجپال اینڈ سنز بک سیلرز لاہور

سٹالن

ڈکٹیٹر روس

ڈکٹیٹر روس کی مکمل سوانحیات مصنف - ایس گراہم روس کے اندرونی پالٹکس کو جاننے کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ اسکے متعلق اخبارات کی رائے ہے۔
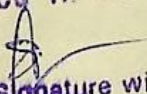
تیج مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۴۳ء اس میں سٹالن کے زندگی کے حالات عمدہ طریقہ پر بیان کئے گئے ہیں کہ سٹالن نے کسطرح غریب کے گھر میں جنم لیا۔ اور بھیڑ بکریاں چراتا چراتا کسطرح روس کی قسمت کا مالک بنا۔

ملاپ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۴۳ء ہماری رائے میں اتنی مفید کتاب آج تک اردو زبان میں شائع نہیں ہوئی اس کو پڑھ کر آپ پر روس اور یورپ کے پالٹکس روز روشن کی طرح عیاں ہو جائینگے ۔

کتاب مجلد کاغذ بڑھیا قیمت عہ

ملنے کا پتہ :- راجپال اینڈ سنز بک سیلرز انارکلی لاہور

سنسکار ودھی اُردو

(لیکھک۔ مہرشی سوامی دیانند جی سرستی)

ہمارے پکھیہ پستک ویدمیں سنسکاروں کی مہما کو اُچیہ مانا گیا ہے۔ سولہ سنسکاروں کو ماننا اور اُن کے بھاؤ کو سمجھ کر اُن پر عمل کرنا ہر ایک ہندو کا کھیہ کرتویہ ہے۔ ہم نے اُردو جاننے والے سجنوں کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے سنسکار ودھی کا اُردو ایڈیشن جس کا ترجمہ امر شہید سوامی شردھانند جی نے کیا تھا چھپوایا ہے تاکہ ہر منش ماتر سنسکاروں سے لابھ اُٹھاتے ہوئے اپنے جیون کو سپھل بنائیں۔

اس اُردو ایڈیشن کی چند خوبیاں:۔ سب منتر پہلے سنسکرت کے موٹے ٹائپ میں دیکر نیچے وہی منتر اُردو میں بھی لکھ دئے ہیں۔ تاکہ اُردو و ہندی [illegible] سجن یکساں فائدہ اُٹھا سکیں۔ ہر ایک منتر و سنسکار کا ارتھ اور بھاؤارتھ (مقصد و مدعا) بھی [illegible] ہے۔ جہاں کہیں شنکا پیدا ہوتی ہے۔ وہاں فٹ نوٹ دیکر مفصل طور پر تشریح کردی گئی ہے۔

دیکھئے اخباروں کی اسکے متعلق کیا را[illegible] ہے۔

روزانہ "پرتاپ" لاہور۔ سنسکار ودھی کے ایک [illegible] رت تھی۔ جس کی مدد سے ہندی سنسکرت نہ جاننے والے سجن بھی سنسکا[illegible] مقصد و مدعا کو [illegible] ارتھ بھاؤارتھ بخوبی سمجھ سکیں۔ یہ کتاب اس ضرورت کو بخوبی پورا کرتی ہے۔ [illegible] ساج اور آریہ بھائیوں سے اسکی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

روزانہ "ملاپ" لاہور۔۔۔۔۔۔ بینظیر [illegible] ۔۔۔ منتروں کو سنسکرت و اُردو دونوں زبانوں میں لکھنے سے سونے پر سہاگہ ہوگیا ہے۔۔۔۔۔ تشریح اور سدھا سماؤدھان عالمانہ ہیں۔۔۔۔۔ قیمت نہائیت واجبی

اس کتاب کی ہر آریہ گھر میں خصوصاً ہر آریہ سماج میں ایک کاپی ضرور رہنی چاہیئے۔

کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی عمدہ۔۔۔۔۔ کپڑے کی سنہری جلد دیدہ زیب

پانچ سو کے قریب۔ قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنے محصولڈاک الگ

شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ لاہور